مرتبہ شیخ حسن ذکی محمد نظامی

کلیاتِ شیخ امام بخش ناسخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل ہوں صحن بستان جنابِ امیر کا — روح القدس ...
بیعت خدا سے مجکو ہی بواسطہ نصیب — دستِ خدا ...
تن پر ہر ایک تیغ زبان سے ... — ...
ایثار دیکھنا کہ ان ... — ...
کیوں ... — ...
... — ...
سلسلہ ہی ... — ...

تاریخ کا ادعا ہی ہی ہو یا

[illegible]

لیسی شکل قلم پای طلب لیلی نہ آیا | بسان شانہ احمد تراشا

شجاعت میں کرم میں عدل میں تیس تہمتن | امام آخر کی [illegible]

عجب ایسا وسکو دیا ہی علم باطن | لیا ہے جنید طاہر [illegible]

نفاق اوس نہی نہاں کیا ہے جو پی کر | [illegible]

انکا جیکہ وہ اتنا [illegible] | زمانہ میں ہی کا نام

ستما ہے [illegible] جہان [illegible] | [illegible]

جو [illegible] ان کا وہ [illegible] | [illegible]

[illegible] ملک [illegible] | [illegible]

بنا ای مہربان [illegible] | [illegible]

[illegible] وہ [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوئی [illegible] نہ فیض صبح لیا — سے اُس کی لیا پایا مرتبہ [illegible] کا

معانی قلمِ اسد اللہ کی ہیں بیانِ تاریخ

برای قافیہ رکھا ہی [illegible] میم احمد کا

[illegible] مشرق آفتاب داغ جگر کا — طلوع [illegible] ب بختی کی [illegible] کا

[illegible] — دل [illegible] [illegible]

[illegible] — [illegible] بیابان کا

[illegible] — [illegible] گلستان کا

[illegible] عالم [illegible] — فلک [illegible] خاک [illegible] کا

[illegible] اور [illegible] — لیا [illegible]

[illegible] خاطر میں سمایا ہے — [illegible] صحرای [illegible]

[illegible] — [illegible] دل میں [illegible]

[illegible] — [illegible] عالم [illegible] شب [illegible]

[illegible] — دہان [illegible] زخم [illegible]

[illegible]

دیا مصر حباب زلیخا کو کا محل وسعت زمینے   کہاں ہی تختہ تابوت ...

ہوا ویرانہ شل آئینہ معمور حیرت سے   یقین ... ہی شہر ...

جنون نے تلی حجر کی سب تہہ و بالا کیا   لیا ہی ... زی ... ریان کا

جو سرخی آئی ہی عکس شفق سے ہی یہ صبح   حسد سی ... آنسو ...

صریر کلک کو اب شیر کا نعرہ سمجھتی ہیں   یقین ہے کہ ہی ... قلمدان ... کا

کسی نے قول اس وحشت سے میں سنی لکھا   نہ او بہایا ... ہی من کی بیابان کا

یہ شمشیر قاتل کس قدر بشاش ہے یا رب
کہ عالم دہان زخم پر ہی وحشی ان کا

جسکی ہی حسن میں زا قدردان آیا   چاہ میں یوسف کی ... کا دان آیا

تخت دل آج ہوا ...   ...

جب تماشا جہان عالم دیکھی   باغ کی طاقت ...

خانہ دل میں چراغ شام آیا صبح دم   عالم پیری میں عشق ...

شیر سی تا نشتر ... کی   غم لگا کھانے ...

فرق وہ دنیا جسمیں آکے [illegible] | بل کی اک لہر جسم [illegible] پیدا

[illegible] بن ہی تنگ وہ [illegible] | [illegible] پیدا ہوا

[illegible] | [illegible] پیدا ہوا

[illegible] | کیا خروس کی [illegible] پیدا ہوا

[illegible] ہستی میں آئی ہی عالم کی اول | [illegible] پیدا

بلکہ کرتا ہی [illegible]

دوسرا دنیا میں اب چنگیز خان پیدا ہوا

گل فشاں عکس [illegible] کا | ہی [illegible] عالم سبد گل چین کا

خاک جو جا میں کی ہم [illegible] | [illegible] آخر [illegible] کا

[illegible] جو جم بادہ پرستوں کی | [illegible] کیا [illegible] کا

[illegible] | شہپر [illegible] کا

آج [illegible] | [illegible] کا

بیٹھے [illegible] جو گل اندام [illegible] | عطر کھینچا [illegible] گل قالین کا

چاند کی مت تجھ پہ صاحب وہ نہ [illegible] | [illegible]

دیکھ لیا [illegible] | [illegible]

اشتیاق گل [illegible] | لیا [illegible]

قبر پر بیٹھ خدا نام تمہوں کی لینا | دو ستو وقت [illegible]

بت پرستی ہی ہی اور خدا آشنا ہے | زاہد الفت [illegible]

شعر ترجیع مالک گل جی ناسخ

[illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

حیرت سے ... جہان میں ہی کہان — سر شام ہی عالم نظر آتا ہی سحر کا

پر ... میں ... ... — نقش قدم ... کا

... ... — عالم میں ... نگہ جو ... کا

دیوان میں ... ... — مضمون ... باندھا ہی ... کا

پیری میں کسی زیست آئے ... ناسخ

نادان کوئی جھونکا ہی نسیم سحری کا

زلف کی ... نہ ... جدا — کاٹ کہاتا ہی جو ہوتا ہی سر یار جدا

... کی ... — قسطرح آبلہ پا سی کرون خار جدا

دلکو ... ابروی ... جدا — غنچہ کو غنچہ سی کرتی ہی نواز جدا

لون جو بوسہ نہ لبون سی ... — ... بلبل ہی جو غنچون سی ہم منقار جدا

عشاق ... شوق ... — تو قاتل ہی جدا ... کا بازار جدا

آدمی آدمی ... — تیری رفتار جدا کبک کی رفتار جدا

لاکھون ... کاٹکی سر رکھدی ... — ... تیغ جو جدا

[illegible]

وادی دل بی تجلی گاه جانان راست دون
اندرون سینه بیمار اطور سینا بوکی

تا فلک موج هوا کاکای ری رنبا بوکی
گون نهوا ابا عوج رتبه می ساتی

بر ادرم گویا سلیمان کاکلین بوکی

تیغ ابروی جوئی قبضه تیغ

ایا دل سبب اسعد

سم قتل ی بی دین وید تیغ جانان

آه جست کبیش سیاهین

[illegible] جیدر کار ہا

[illegible] | [illegible] دیکھا اس [illegible]
[illegible] | [illegible] کی آنکھ [illegible]
[illegible] | [illegible] حباب [illegible] دیدۂ پر خون [illegible]
[illegible] سنگ [illegible] | زیر دیوار حرم [illegible]
[illegible] | ایکدن [illegible]
[illegible] | [illegible] شب [illegible] کا کل [illegible]
[illegible] | [illegible] چرخ میں افلاک [illegible]
[illegible] | [illegible] شب وقت [illegible]
[illegible] خاک اسکی [illegible] | [illegible] کا [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

دل میں درد ... کی

رشتہ میں ... بار میں ... کرتا ہوں

... نی جی میں ... ساں کی خوداری کا

جسم محبوب میں ... ہوں ... کی

... سوار ... جو ... میں ... کاری کا

عاشق ... ہی ... شوق

... کی ... بیماری کا

... میں ... میں جنگاری کا

اردو بھی ... الی ... منظر

کی ... میں جی کی ... انقلاب کا

... انقلاب

... [illegible]

[illegible] دیکھی آپ نی تلوار کی | طائر رنگ حنا بھی طائر بسمل ہوا
[illegible] کبھی آتا نہین | آئینہ تیرا رخنۂ در سینۂ چاک دل ہوا
[illegible] غم جانان کا وہ خال [illegible] | لعبہ مین کا ہین ہو کر سنگ [illegible] ہوا
جو بیابان مطلوب ہی عقبی مین غالب ہی | مرکب مقتول ہی ایکروز جو قاتل ہوا
دھوپ مین [illegible] | آج کو سون تک معطر دامن ساحل ہوا
دل [illegible] سرو قامت کو خیال | عضو عضو اپنا وہین مثل صنوبر دل ہوا
جب خالق نی بنائی [illegible] | آدمی اشرف ہے پیش آدمی سائل ہوا
جب کیا میرا چراغ داغ وصل یار مین | نور مہ نزدیکی خورشید زائل ہوا
جو [illegible] اٹھ سکتا نہین | ابتو نقش بوریا کا خوب مین حائل ہوا
جب [illegible] نہین دیتا فراق | گل بنا جو جسم خاکی آج گل در گل ہوا
[illegible] قاتل [illegible] کی شروع [illegible] | نکلی جب تکبیر اوسکی منہہ سی مین بسمل ہوا
[illegible] دیکھکر | بت پرستی کی سبب قہر خدا نازل ہوا
جب [illegible] آپ [illegible] | سامنی انکھون کی آئینہ ہمارا دل ہوا

سیکڑوں ڈوبیں گے عاشق تجلی حسن کا
خط کی تحریر میں ایک چاہ ذقن ہو جائے گا

عاشق کی نالہ سنج نہ ہی معشوق لب بستہ
سامنے میرے ہا کر تمام ہی حال ما

روح ناسخ بھی کی ق
بارہا جسکے لئے روح القدس نازل ہوا

دیدہ جاناں کا نقشہ جیتے بنا ہوا
دل میں تھا جو داغ حسرت

وہ خانہ نشیں گلیوں میں آن آن ہوا

شب تاریک عاشق کی وہی ناشناک گا
اندر کی بنت کا

اہل محبت جدا

شب میں ... الفی ... وصل ... بیا

[illegible]

[illegible] آتش [illegible] بنا — سنان یا الٹی ہی [illegible] انگارا ہوا

[illegible] — لوٹ ہی اک دست گل میں جو چمن آرا ہوا

[illegible] — مثل آہو دشت میں ہر ایک آوارا ہوا

[illegible] — شمعدان کو بات کی محفل میں فوارا ہوا

[illegible] — [illegible] جھکو گھبرا ہوا

[illegible] — [illegible] دشت میں [illegible] ہوا

[illegible] — [illegible] کا انگارا ہوا

[illegible] — [illegible] ہوا

[illegible] — [illegible] انگارا ہوا

[illegible] — [illegible] ہوا

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوا

[illegible]

سینہ شعلہ تو ری کا لہو نمایاں تیا | [illegible]

آگیا مجکو جو اوس لطف ایتا کا خیال | [illegible]

تھی محفل کی دولت سحر کی تنہا ہی | رات ان [illegible]

منھ لگاتی ہی تری قلمان ہی کی | [illegible] کو نسیم باغ [illegible]

ہو کی ہم تسلیم کرتی ہی کیا مجکو شہید | قد ترا ظالم کمان [illegible]

خود بخود ہوتا ہی پیدا آتی فصل بہار | پیان گریبان [illegible]

[illegible] | جو قلمدان مین قلم تھا [illegible]

[illegible] | ہوگئی [illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible] مغیلاں [illegible] کیا
[illegible] — [illegible] داماں [illegible] کیا
[illegible] — [illegible] شباب [illegible] ہو گیا
کیوں سلاطین زمانہ اکڑے پھریں — تختۂ تابوت سب تخت سلیماں ہو گیا
[illegible] خلق — چاک [illegible] گریباں [illegible] کیا
[illegible] خلق — شیر قالین بھی [illegible] پشیماں [illegible] کیا
[illegible] — [illegible] پنہاں کیا

[illegible] تاریخ [illegible]

جب کھلا غنچہ [illegible] گریباں [illegible] کیا

کیا کہیں [illegible] ہمکو غم ہوا — [illegible] ماتم
بجلی [illegible] — [illegible] ہوا
[illegible] جان [illegible] — [illegible] جام
[illegible] — [illegible]

ناسخ [illegible]

ناتوانی سے اوٹھانی دیکھی ہے بحث کی تب | سنگ [illegible] میں [illegible]
آدمی ہیں آدمی تم کیوں ہو یا ہم طلب | حرف کے دیکھو کہ کیا [illegible]
زیست بھر سو جہانہ مجکو چارہ سوائی عشق کے | باری کا تو [illegible]
ہو گیا کو غریبان میں عبا جاں [illegible] | کاسہ [illegible]
اپنی سر کو ٹھوکریں لگتی ہیں اپنی [illegible] | قد ہمارا ناتوانی سے [illegible]
[illegible] نظا [illegible] کی طرح | وقت جانا نہیں آیا فصل [illegible]
نام ہی دشمن [illegible] میں مرا اشعار | سر جھکا [illegible]
پاؤں میں [illegible] کی [illegible] | جس کی پابوسی [illegible]
چھپ [illegible] کھل گئی [illegible] | پڑ گئی گرات [illegible]
تا بہار عارض گل [illegible] | [illegible]
[illegible] نظا [illegible] | [illegible]

[illegible]

ولہ

وصل کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

خلق کو مارا ہے آلودہ الفت [illegible]

ہو گیا [illegible] مرا [illegible] نام [illegible]

عشق [illegible] آہی کا [illegible] دل [illegible]

جس سے اے ناسخ ہزاروں [illegible]

کیا [illegible] کا نور کا [illegible]

مر گیا ہوں دیکھ کر [illegible]

باغ میں [illegible] [illegible]

اوس پری کے چہرہ کو تشبیہ کس سے دیجئے [illegible]

[illegible] تجھکو [illegible]

[illegible] بیان اوس [illegible]

[illegible] دل [illegible]

[illegible] ساغر کی [illegible] ساقی [illegible]

دل ہمارا [illegible]

بیان تشبیہ رنگی میں تمام مجموعہ کا

روی جاناں پہ ہوا خط معنبر پیدا | ہو گئی حسن کی [illegible]
آتشیں خیمہ ہوا خط معنبر پیدا | دل [illegible] ہوا [illegible]
ہوا دو کریاں کہیں مرگ کی [illegible] | سبزہ [illegible] کی حوض [illegible]
[illegible] کو مقصد نہیں ہوتا حاصل | [illegible] آب [illegible]
زلف کو دیکھی کیا ما[illegible] تشبیہ | سایۂ زلف [illegible] ہو جاتی [illegible]
آتش حسن [illegible] ل [illegible] | جس طرح آگ [illegible] ہو [illegible]
[illegible] کیا [illegible] دل [illegible] | شکل [illegible]
[illegible] کہیں [illegible] | [illegible] اٹھی ہوئی [illegible]
سایہ [illegible] داغ [illegible] بہاری | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] عشق [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

حرف صحت اونکی لبوں سی جو لپٹ کر نکلا　　جا کی حیرت سی ہوی لعل سی تبہ پیدا

گیا تو جو خیال کی تیاری سی نکہت　　ابھی اک سبزہ ایسا ہوا نہ پیدا

دیکھنا ایسی بلا کی کہ جو کاشن مین　　جا کی تپا ہوا فرش گہر پیدا

آتش نکت سا کو دشمن لگا تا ہی　　ہاتہ مین مہلیوں کی حنا ہو سمندر پیدا

ہی ازل ہی سی وہ دا قبلہ ایمان ناسخ
جسکو خالق نی کیا کعبے کے اندر پیدا

ماہ نو ہی جو وہ خورشید مقابل ہوگا　　یہ یقین ہی کہ نظر آئی ہی کامل ہوگا

آپ سے آفت نہین شہ وہ تو آبی ہوگا　　طائر قبلہ نما کا ہیکو بسمل ہوگا

[illegible] مین یہ خال سیاہ　　وہی خورشید یہ ایسا کوئی تل ہوگا

شمس جاتی ہی کی منہہ ترا جو اوسکو　　آئینہ جب سی چہرہ کی مقابل ہوگا

مارڈالا ہی جسی جانکی جو ہی قاتل نی　　آفت شکیب مین یقین ہی کی وہ دل ہوگا

غافلو نشہ دولت ہی نہ اترا ہیکو　　دیکھنا کاسہ سر کاسہ سائل ہوگا

آسمانکو نہ ہنسانی دو یہ کچھ اوظلم　　ابھی ہو یہ شمع الغوش کا حال ہوگا

[illegible]

اُنس ہی جاتی [illegible] ناسخ

داغ حسرت کے سوا خاک حاصل ہوگا

کوئی غارتگر نہیں دیوانوں کی اسباب کا
خانۂ زنجیر کو کچھ غم نہیں سیلاب کا

ساقیا لا جام [illegible] ہی جنگ [illegible]
[illegible]

حلق کی [illegible] ہی مضمون [illegible]
[illegible]

[illegible] کا باعث اک [illegible]
[illegible]

[illegible] انتظار
شوق ہی کیا [illegible]

جس [illegible] دیکھا ہوں [illegible]
[illegible] آنکھوں میں [illegible]

[illegible]
خاک [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

عاشق کو لذت [illegible] | [illegible] تماشا [illegible] کا
[illegible] | [illegible] میں [illegible] کا
[illegible] | [illegible] کا
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] خورشید [illegible] کا
[illegible] | [illegible] کا
[illegible] | [illegible] کا
[illegible] | [illegible] کا
یاد [illegible] کہتا ہی کہا ماہی اوسکا [illegible] | [illegible] کونی جانان [illegible] کا

جو [illegible] کر سکتا نہیں [illegible] وطن
[illegible] آتا ہی [illegible] صبح وقت [illegible] کا

پہر قیامت [illegible] | [illegible] کا

[illegible]

پھر مری سے لیا ہی داغ سو کو کلاہ | پھر لیا کاہ [illegible]
شوق عریانی کی پھر کہیں ہیں وحیاں | پھر ابرو ا یا خون [illegible]
لگ کئی ہی چہ اتے ور دہیں [illegible] | اکیا ہی ہیا [illegible]
نہ وزن جانی کلا رو ہیں [illegible] | [illegible]
چھپا رہتا ہو ہیں بیہوشی مستوری | [illegible]
آل یہ ایام ہرا جیہوا شوق وصال | [illegible]
[illegible] | پھر کوئی [illegible] دیکھا [illegible]
آئی یا جلوہ وصل کی پھر [illegible] | [illegible]
[illegible] | پھر حیال آیا ہی [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

پھر ہوا ضبط فغاں شورِ [illegible] کا مجھ پر
یہ قیامت ہے [illegible] [illegible] کا

دل کی لوکا میں کا [illegible] [illegible] کیا [illegible] جاتی [illegible] کی کھٹ کا

حال لکھتا ہوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا

[illegible] جو یوسف ہوا [illegible] [illegible] کیا [illegible] [illegible] کا

[illegible] دل [illegible] کا [illegible] [illegible] ہو کا [illegible] کا

[illegible] [illegible] اجوال [illegible] [illegible] ہو [illegible] کا

[illegible] کہتی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا

[illegible] [illegible] [illegible] آن [illegible] [illegible] کا

کیوں نہ [illegible] قد موزوں [illegible] [illegible] کا

جلد [illegible] [illegible] [illegible] واسطہ [illegible] [illegible] کا

[illegible] دل [illegible] کا [illegible] جب ہو [illegible] [illegible] کا

[illegible] [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] کا

... عذاب ... مین کیا حصول ... چور ہوگئی

... روز فراق ہی شب دیجور ہوگئی

... نگاہ کا ...

قمری ہی تیری آہ کی ایداں [illegible] ... [illegible]

بجہ مین چاندنی سی کیا خوش ہون ... [illegible]

رشک نہنال پہ ہی کیا اسکو ... [illegible]

جب ہوا گورمین عذب فشار ... دہیان آیا [illegible]

ید بیضا سی ہاتہ آتی ہہ بات ... [illegible]

لائی ہی [illegible] ... آیا ہون ... [illegible]

[illegible] مین ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

یار کی [illegible] ... مین ... [illegible]

فصل گل مین ہو شوق عریان ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

... نقش ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

کافی ہیں اسکو نشے بھی جام شراب کا — [illegible]

ہر ہر قدم پہ ہوتی جاتی ہیں آبلے — [illegible]

لہتی ہیں قامت عاشق کو دیکھکر — بالائی سرو ہول اسکا [illegible]

دیکھی جو اسکی لٹ ہوا ہو داغ دل — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تجلی … زمانہ … بال

دیکھو جواب … الجواب کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

راحت طلب اگر ہو تو ہے ملی آسمانی رنگ ۔ حاصل ہو سوتا ہی جو خیال آنکھ کا

جو ہی حسین اسکو ہی نفرت حجاب سے ۔ ہوتا نہیں ادھر کبھی منہ آفتاب کا

شعلہ اگر نہیں وہ صنم سر سے پاؤں تک ۔ موئی کمر میں کیا ہی سبب پیچ و تاب کا

اٹھ کھل کی مرگیا ہوں میں بائے عشق میں ۔ کافی ہی میری دفن کو گنبد حباب کا

جوہر میں برگ گل کی ترے چہرہ کی عکس سے ۔ بنجاتا ہی آئینہ تختہ گلاب کا

رونی سی ایک دل ہو جو رند و محتسب نہیں ۔ عالم کی زندگی ہی برسنا سحاب کا

صبح فراق میں ہو ہی قدر شب وصال ۔ آیا ہی یاد پیری میں عالم شباب کا

اڑتی ہیں دانت جھڑتی ہیں بال و خزاں کی ۔ فصل بہار عمر ہی موسم خضاب کا

آرایش جمال خداداد ہے ۔ موئی کمر کو ذوق نہیں ہی [illegible]

پیری میں شعلہ رو ہی سی خالی کنارہ ہی ۔ لیو نکر گذر ہکان میں ہو [illegible] شباب کا

[illegible] کو باغ میں ہی قصد [illegible] ۔ ہر شاخ گل میں [illegible] ہی سیخ کباب کا

ناسخ شراب شب تا بہ یک ہی تو کیا
محتاج آفتاب نہیں ماہتاب کا

[illegible]

سخاوت جسکو کہتی ہیں چھپائی ہی ماہیں | بخیلوں کی بدولت دنیا ہی نام حاتم کا
مری آنکھوں میں پڑ جائیں نکونکر اسقدر حلقی | تصور رات دن رہتا ہی تری زلف پرخم کا
ہیں ایسا پاک دامن تیری یقین ہی تعظیم زن بہے | بجائی سبزہ تربت پہ اگیگا نیچہ مریم کا
مسی آلودہ لب کو تو نی جس کی کیسی چہپا ہے | وہ میری زخم دل کی واسطی پہاہا ہی مرہم کا
تماشا جب ہم دیکہی ہیں تری عزلت میں | ہماری بوریا کا نقش خط ہی ساغر جم کا

قطعہ

گذر ناگاہ جو میرا ہوا شہر خموشاں میں | عجب نقشہ نظر آیا وہاں شاہان عالم کا
کہیں آئینہ زانو سکندر کا شکستہ تہا | کسی جانب پڑا تہا کاسہ سر خاک میں جم کا

محب میں سایہ ہ اور عدو میں خار رہ ناسخ
مسافر وادی امکاں میں ہوں گویا کوئی دم کا

ہوا محتاج خلق اپنا کسی خونریز کا | ہر رگ گردن بہاں عالم ہی تیغ تیز کا
دود عنبر سی نہیں کچہ کم ہمارا دود آہ | ہی بہت دل میں خیال اک زلف عنبر بیز کا
ساتہہ آہوں کی درد دل نکل جائی کہیں | اس لئی ہی ضبط مجکو آہ درد آمیز کا
نیل چڑہ جائی یقیناً کہاں گرد بازی نیل | قطرہ میری اشک کی دریائی شور انگیز کا

دن جو اپنا صرف ہوتا ہی تو ... مین | رات بھر رہتا ہی کام ... شب آویز کا

اسقدر رروئی ہین تیری ہجر مین ای ... | نام صفحہ سی جہان کی مٹ گیا چنگیز کا

وصلکی شب یہ ہوی ہی ... | خاتمین نام اسکی کی مل کیا شبدیز کا

عشق کر دیتا ہی سلطان کو گدا ایکدم | دیکہو کس کیطرح خون آخر کیا پرویز کا

مانع رفتار مجہہ وحشی کو ہون کیا خار دشت | تیز رو کو نا خارش کام ہی مہمیز کا

اشک گرتی ہین دل ہوتا ہی جب شیشہ تم | میری انکہون مین ہی عالم ساغر لبریز کا

جوشش مضمونکو خامہ صور اسرافیل ہی | یہان مین شعر مین عالم ہی رستاخیز کا

عشق کی آزار مین تا ہی رہی گر دیا | ہی خدا حافظ دل بیمار بی پرہیز کا

گام اول ہی جہان پڑتا ہی جا کر مین

ناسخ آوارہ ہی اس صحرای آفت خیز کا

سیکڑون آہین لبون پر ذکر کیا آواز کا | تیر جو آواز دی ہی شستِ تیر انداز کا

نازنینو نسی وہ کیا ربط مین نازک مزاج | بوجہہ وہ ٹہہ سکتا نہین مجہہ سی کسیکی ناز کا

رشکسی جلتا ہی ایسا روی جانان دیکہکر | طور ہی مہتاب مین مہتاب تشناز کا

یاد سے کسکی تجلی باتین جلی جاتی ہین عجز | صاعقہ انکو ہوا شعلہ مری آواز کا
آئی مجھکو بلبل کی قفص ہی کمال عجز | درمیان ہی فرق استدراج اور اعجاز کا
جال اے صیاد اپنی اڑنے کا تو روک دے | ہی ارادہ میری مرغ روح کو پرواز کا
محو ایسا چاہیے عاشق خیال دوست مین | غیر اگر بولی یقین ہو یار کی آواز کا
جسقدر جلتا ہی شمع تا ہی سینہ داغ جنون | ہی چراغ اپنا دل روشن کب باز کا
گر کوئی پڑھنی لگی بزم غنا مین میری نظم | کان کا پردہ وہین بن جائی دہ ساز کا
ضبط آہ شعلہ افشان جب ہوا مجکو گران | آسمان بن جائیگا طاؤس آتش باز کا
میری نظرون سے جو تو پنہان ہوا رسوا ہوا | بیقراری مین نہین ممکن چھپانا راز کا
گر پڑی ہین سنگ پشت بر کال اشک کی | ٹیون وہان آجائی موسم سبزی آغاز کا

چلکی یا رب گلشن شیراز کو آباد کر
آشیان ویران پڑا ہی بلبل شیراز کا

رات ایسا انتظار یار مین بیتاب تھا | بستر گل پر نہ تھا مین آگ سیماب تھا
میری اشکون کا فلک تک موج زن سیلاب تھا | ہالۂ مہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا

نرم دل محبوب جتنی تھی ہوئی ہیں سخت دل
سنگ میری جان سے ہی تیرا بیدل جواب تھا

رات مجکو تیری آنی سے جو مایوسی ہوئی
انتظار مرگ تھا یا اشتیاق خواب تھا

شب چمن میں کیں کف پا سے نو افشانیاں
جو ترا نقش قدم تھا سو گل مہتاب تھا

تیری محفل میں جو پاس رازپوشی تھا مجھے
مثل رنگ گل وہاں آنکھوں میں پنہاں خون ناب تھا

تجھ سے جھککر ناتوانی نے دیا ہی خم اسے
قصر تن میں جا بجا جو چھت تھی بی محراب تھا

جلوہ فرما بام پر جو عارض جانان ہوا
چاند اسکی سامنی اک کرمک شب تاب تھا

تیری وحشی آشیان کو دیکھتی ہی اڑ گیا
اضطراب دل جسی کہتی تھی ہم سیماب تھا

ہو گئی بالکل ہماری عمر غفلت میں بسر
عرصہ ہستی زندگانی کا اک خواب تھا

کل کہیں دیکھا نہ ہیں داغ حسرت کی سوا
میری اشکوں سی مگر باغ جہاں شاداب تھا

دل سینہ روشن نے میری نور فانی قدر
شبپرہ تہی خلق میں جو رشک خورشید عالم تاب تھا

قیس لیلی ہر شب یہ ہوتا ہی نقارہ
ہجر میں کیا اپنا مرغ نامہ بر بیتاب تھا

رات دن فرقت میں تہا ہی مجھی رونی کا کام
یاد آتا ہی کہ اک آنسو دریا پایاب تھا

ذبح کرتی ہیں مجھے ناسخ ہوا قاتل کو رنج
پنجہ نازک میں اسکی خنجر بی آب تھا

[illegible]

کھل گیا ہے سینے میں جسم مجھہ یوں کا — ایک عالم [illegible]

جو کہ میں بید دیکھا انکو ہی [illegible] داغ عشق — [illegible]

آئی نالی بزم جانان میں تو یہ بالیدہ ہو — [illegible]

گل نہیں جز داغ حسرت بوستان دہر میں — [illegible]

ہجر میں نالی میں ہو بیٹھوں پر گریبان پھٹ — [illegible]

کافر عشق بتان ایسا ہون کر ہو جاون [illegible] — [illegible]

کھولتی ہیں غنچے میری سامنی [illegible] — [illegible]

ہو نہیں وہ وحشی کہ مثل حلقہ زنجیر پا — شوق ہی [illegible]

جو کہ ادلی [illegible] ہوا طفلی میں — [illegible]

[illegible] طاہر کی جو پابند ہیں [illegible] — [illegible]

[illegible] کو نہیں اعلی و اسفل میں تمیز — ہی [illegible]

خاک جو میری تن پر داغ کی بربادی — [illegible]

ہی ہوں ہر غنچہ و ر آغوش ہی [illegible] — شوق [illegible]

[illegible]

مدتیں گذریں کہ خود سوزی سے اپنی بے خبر [illegible] کس قدر بے شوق [illegible]

ہیچ تری [illegible] بہت

دل [illegible] تا ہوس

پریونکو عمل سے ہی تسخیر نہیں کرتا | جز عشق [illegible] کچھ بھی تاثیر نہیں کرتا
اے عدہ خلاف ایسی ہی تقصیر [illegible] | [illegible] تدبیر نہیں کرتا
لیکن کسی دل سے دل [illegible] | پتھر ہے کہ جو دل کو تاثیر نہیں کرتا
جان بازی تو لاکھوں ہی دی [illegible] | اللہ [illegible] تقصیر نہیں کرتا
یہ خلق کی [illegible] | سیماب کو بھی [illegible] اکسیر نہیں کرتا
لب کا [illegible] | [illegible] عاشق کی توقیر نہیں کرتا

کیوں ظلم عمارت [illegible] دنیا میں [illegible]

ویرانے میں [illegible] تعمیر نہیں کرتا

دل میں [illegible] خیال اک [illegible] | آتش [illegible] میں [illegible] کا
[illegible] | [illegible]

کسکی گیسوئی معنبر ہی طوفان شب | زلف ہی گرداب ہی دریا کا

شجر طور ہی قد اور ہی رخ شعلۂ طور | دست دلدار مین عالم ہی ید بیضا کا

لیون بلین عالم بالا سی مضمون بلند | ہی جو فکر خیال اسکی قد بالا کا

ہو گیا سیلی استاد سی تغییر جو رنگ | چہرہ پایا مین عالم ہی گل رعنا کا

تو وہ خورشید ہی اٹھی جو گلستان مین نقاب | چہرۂ گل مین تلون ہو وہین حربا کا

گیا جنون کم ہو مرا سنگ ملامت سی بہلا | جو پڑا نیل وہ ایک داغ ہوا سودا کا

باغبان اپنی گل و میوسی کہہ خاطر جمع | مین تو مشتاق چمن مین ہون چمن آرا کا

بعد مردن بھی جو ہی کس میکشون کا خیال | گنبد قبر مین ہی جی بس خم صہبا کا

عشق میں یہہ ہی کہ دم میرا خفا ہوتا ہے | گھونٹتا ہی جی کوئی مست گلا مینا کا

پاؤں مژگان مین جو یون تنگ ہی سیل سرشک | تشنہ لب کیا کوئی کانٹا ہی کسی صحرا کا

[illegible] ہی ہاتھونکو ہوا دیوانہ | ید بیضا سی ہوا ہی یہہ خلل سودا کا

جاتی ہین عالم بالا کو جو نالی سید | ہی خیال آج مجھی ایک سہی بالا کا

دین و دنیا کی عبث فکر ہی تجکو ناسخ | وہی ہو گا جو ارادہ ہی مولا کا

[illegible]

رہی کیونکر نہ دل پر دم نشانہ ناوک غم کا
کہ ہی میرا تو [illegible] کا

گیا جو اوسکی کوچہ میں وہ با چشم پر آب آلم
حرم [illegible] کی ہیں [illegible] کا

سلیماں نے ہی پایا اوسنے یکو ملک جبی پایا
تبسم نقش خاتم ہی دہن حلقہ ہی خاتم کا

جواب اُسنے بھیجا اور مجھے خط لکھی اتی
[illegible]

نظر آتا نہیں جیسی کسی کا کعبہ ابرو
ہمارے میں [illegible]

جلا کرتا ہوں میں دن رات لیکن نہیں جاتا
اثر سوز غم [illegible] کا

نہیں ہی عقد میرا اگر حاسد تو کیا غم ہی
[illegible] کیا نقصان [illegible] کا

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

یہان آسرا ہی ساقی کوثر کی ذات کا | ہی ساغر شراب سفینہ نجات کا

زخم دہان خلق کو ہی اس سی التیام | مرہم سی ہی زیادہ اثر میری بات کا

جیتی ہین سوز عشق سی مانند شمع ہم | رتبہ ملا ہی آگ کو آب حیات کا

مضمون جو لکھی ہین تری چشم سیاہ کی | عالم ہی رشک دیدہ آہو دوات کا

وقفہ نہین کہ غنچہ منقار کہل سکے | ہون عندلیب کس چمن بی ثبات کا

جب تک وہ ہی وجہ مری زندگی کی ہی | تار نگاہ یار ہی رشتہ حیات کا

کافر ہون سیر ہم رہین محروم واعظا | گر میکدہ پہ حکم نہ جاری فرات کا

گرمی نہین قصور ہی مستی صلوۃ کی | واعظ یہان بھی شغل ہی صوم و صلات کا

جو ہی کلام شیخ وہی قول برہمن | مطلب ہی ایک فرق فقط ہی لغات کا

خامہ ہی شکر مری شیرین کلام کی | شرمندہ ہی دوات سی کوزہ نبات کا

مجرم ہون اغنیا تو فقیرون پہ ہو عذاب | پڑتا ہی دیکھو قحط نہ دینا زکات کا

آنکھون کی آگ عرش سی تارے ہین سر مری | روز سیاہ ہجر مین عالم ہی رات کا

لب جانبی ہی کر عیادت ناسخ کو ای مسیح | نزدیک ابتو وقت ہی گستی وفات کا

نوجوانی میں ہوا عشق اس سنبل فام کا | عالم ایسی داغ دل میں ہی چراغ شام کا
خاک ممکن ہی کہ کہنی ہی نہ عالی فطرت سے | گو زمین ہی ہیان ہی ... ماہ
سبزۂ بیگانہ باغ حسن سی کرتا ہی دور | نام رکھا باغبان ... ہی جا
ہجر میں می سی جدائی نشہ ہوتا ہی خمار | باعث دوران ... دور ...
کھینچ لائی وادی ہستی میں بیتابی مجھی | رہ گیا ... عدم ... قافلہ ...
آ رہی ہی تن پرستی حق پرستی کی عوض | رہ گیا ... کا ... نشان ...
اپنی کشتوں کی عزا میں ہی سیہ پوش ... | وہ خط شبرنگ ہی یا ... شام کا
اشتیاق چشم جانان میں گئی ہیں جیسی ہم | ہو ... ایسی ...
ای فلک دیکھوں تو کب تک روز وصل آتا نہیں | منتظر بیٹھا ہوں میں ہی گردش ایام ...

جوشش مستی میں ناسخ مطلع ثانی پڑھا
ساقی کوثر سی ہی مجکو سوال اک جام کا

لوح محفوظ اک نگینہ ہی علی کی نام کا | عرش ... ہی ... نام کا
رجعت خورشید و شق قمر ہی ہی عیان | ہی نبی ... کا علی ایام کا

ولہ

دی دوپٹہ تو اپنا ململ کا ‏ ناتوان ہون کفن بھی ہو ہلکا

دردِ سر مین جو سر رگڑتا ہون ‏ تیرا دروازہ کیا ہی صندل کا

آتشِ رخ سی آنکھین سینکتی ہین ‏ کیا زمستان مین کام منقل کا

ہو جو محبوب خوب رو بدخو ‏ صاف عالم ہی اُس مین حنظل کا

کہتی ہین سالکانِ منزلِ عشق ‏ ہی نشان کوی گام اوّل کا

شکم ناف کے قرین ہی لُم ‏ یا ہی مخمل پہ رُو رُوان مخمل کا

شکل برق اُسپہ بیقرار ہون مین ‏ سایہ رہتا تھا جسپہ بادل کا

قیس کی قیس جانتے ہی لیکن ‏ وحشی ہون آدمی کی جنگل کا

آیا اُسی گل کی یہہ سواری ہی ‏ نکہت گل دہوان ہی مشعل کا

ٹہنیا اُس طفل کا دلاتا ہی یاد ‏ پہوٹنا شاخ گل سی کونپل کا

جز صنم کچھ نظر نہین آتا ‏ وہ موحد ہون روز اوّل کا

ایک آئی نظر جو میرا غبار ‏ سرمہ ہو جای چشم احول کا

لکھوں ناسخ جو وصف چشم سیاہ
ہو سیاہی میں طور کاجل کا

کون وہ دل ہے جو محو رخ جانان نہوا — کون آئینہ ہے جو دیدۂ حیران نہوا
پر لگا ئے مجھے وحشت نے اڑا پھرتا ہون — مجھسے پامال کوئی خار بیابان نہوا
پھٹ گئے لاکھ گریبان مری جانب سے — صبح کا پیرہن شب چاک گریبان نہوا
ہون وہ دیوانہ ہوا کہ صحرا مین مجھے — جیب ... سایۂ شجر مغیلان نہوا
جو ہوا چاند تری سبزۂ خط کو دیکھا — اس میں ماہ کوئی جز مہ شعبان نہوا
شب تاریک جدائی نظر آتی ہے پہاڑ — شب چراغ آج جو وہ لعل بدخشان نہوا

لاکھ کافر کو کیا تو نے مسلمان ناسخ
ہے یہ افسوس کہ تو آپ مسلمان نہوا

سر پہ پہاڑ اوٹھا ئے آسمان کا — جو برگ گل کو سمجھیں کہ سنگ ...
ساقی کے ہاتھ سے جو گرا شیشۂ شراب — سمجھا میں ماہ کشتی کہ خم آسمان کا
مٹی وہ ہائے لیکنی عطار بھی عطر — اس تنگ گل کی شیشہ ... بہار

رشک چمن ہوا ہی ہر اک سرو نونہال — لٹ کٹ کی تیری عشق مین لیا جوان گرا

پائی شکست دل نی برنگ شکست رنگ — بالا ہی سنگ شیشہ مرا ہی فغان گرا

آزادہ مین قیود سی افتادگان خاک — اُڑتا پہرا شجر سی جو برگ خزان گرا

عالم کو تیری چاہ زنخدان سی عشق ہے — یوسف بہی اس کنوئین مین مع کاروان گرا

پامال جو کریگا مجہی پاوی کا سزا — شیشہ کی طرح خاک پہ مین ناتوان گرا

لغزش رہ سلوک مین افتادہ کو ہوا — ٹہوکر نہ کہا کی ایکدن آب روان گرا

لیا مال رعب فقر کی کی ہی سلطنت — رویا مین سر سے افسر نوشیروان گرا

ناسخ نگاہ مست سی دیکہا جو یار نی
مانند مست ہر شجر بوستان گرا

جیسی گلدام اسنی دیکہا ہی صیاد کا — ہوش بلبل مین ہی عالم نکہت برباد کا

ہی وہ دل ویران نہین جسمین فروزان داغ عشق — روشنی یعنی نشان ہی خانۂ آباد کا

عہد طفلی سی اسیر عشق مین مجنون ہوا — خانۂ زنجیر تہا مکتب مری استاد کا

ذبح وہ کرتا نہی پر چاہتی ای مرغ دل — دم پہڑک جاتی تڑپنا دیکہکر صیاد کا

جلوہ شمشاد جو دیکھا قد دلدار نے — غش میں اترا زمیں میں سایہ بھی شمشاد کا

تیشہ میں دستہ لگا تھا چوب صندل کا مگر — المتی ہی سلی فنا تھا درد سر فرہاد کا

نالہ ناقوس سمجھو ای بتو اسکو نہ تم — تھرتھرا دی کعبہ کو صدمہ مری فریاد کا

فصل گل آئی نہیں پائی کہ تو یاد آگیا — ای جنون دیوانہ ہوں نہیں اپنی [illegible] یاد کا

از خرام ایسا کہ ہون پامال ناز اہل نظر — [illegible]

ولہ

سرو پر سایہ پڑا تیرا وہ موزون ہو گیا — پیری سایہ کی اثر سی بید مجنون ہو گیا

آنکھہ بھر کر دشت کو دیکھا تو جیحون ہو گیا — ٹھوکرین کھا کھا کی میری [illegible] ہو گیا

تھرتھراتا ہی جو رعب حسن سی جسم نزار — سامنی لیلی کی مجنون بید مجنون ہو گیا

بندش مضمون قامت لکھی چاہی فکر — [illegible] ہو گیا

بعد مردن بھی بہا ری ساتھہ ہی گردش کی — لنبدی قبر کا گردش سی [illegible] ہو گیا

چاہئی معشوق سی عاشق کو ایسا اتحاد — اسکی پہنا طوق منت [illegible] مجنون ہو گیا

مارڈالا مسکون کی قدردانی نی مجھی — مثل [illegible] کہ در [illegible] ہو گیا

کل ہی اٹلید وہ زمین ہی تو بعد قبض روح
آج تو قبضہ مین سارا ربع مسکون ہوگیا

میری قاتل کا فرس اس سی نہ آگی بڑہ سکا
خون میرا کرم رفتاری مین کلگون ہوگیا

عقل سی خالی ہی خمخانہ سی جسکو ہی گریز
خم وہ ہی ناسخ لہ ماوای فلاطون ہوگیا

آج دعوی اسکی یکتائیکا باطل ہوگیا
بحث کرنیکو جو آئینہ مقابل ہوگیا

ایکدل لیکر دیا قاتل نی مجکو لاکھ دل
جو لگا پیکان مری پہلو مین وہ دل ہوگیا

کیون نہ اب عالم ہوا اوسکا تختۂ مشق ستم
وقت بسم اللہ معلم جسکا بسمل ہوگیا

کچھ بھی حاصل با کمالونکو نہین ہی جز زوال
مورد نقصان ہوا جب ماہ کامل ہوگیا

مصحف رخسار جانا نمین نہین ہی خال ایک
بی نقط قرآن بھی دنیا مین نازل ہوگیا

وادی وحشت مین کیون مثل جرس نالان ہی قیس
ایک لیلی کیا یہان کس کس کا محمل ہوگیا

صبح ہوتی کچھ نظر آیا نہ غیر از آفتاب
کون کون اک آنکو یہان شمع محفل ہوگیا

ولہ

رات بھر جو سامنی انکہونکی وہ مہ پارہ تھا
غیرت مہتاب اپنا دامن نظارہ تھا

بلبلی گرد اسپیل اشک جا ہی اڑ باد — ابر تر لپیٹے مین حسد شبنمی دا رہ تھا

تو لی آنکھیں پھیر لین ہاین کام آخر ہو گیا — طائر جان پای بند رشتۂ نظارہ تھا

شب تری پرتو سی ابر لطافت تھا یہین — ہر گل شبو سی جابجا نور کا فوارہ تھا

مجلو دم لینی کی بہی فرصت دنیا مین ہی — روز مولد شادیانہ کوچ کا نقارہ تھا

خرمی ہوتی ہی پیدا درد و مکو سیر غمین — ہمسی جس کل نطق کی کل بلبل سیارہ تھا

خوابین بھی یار تک ممکن تھا دل قریب — چند نون پیا خیال اپنا کا بیچارہ تھا

شب نظر کی مینی فرقت مین جو سوی آسمان — اژدہا تھی کہکشان عقرب کا سیارہ تھا

ای اجل دیتی تی یار جسم سی لکر نجات — لگتی سی پیٹھ پر پیچاک کا بنسارہ تھا

خوف سب جاتا رہا دل سی عذاب ہجر کا — نقد جان دینا گناہ عشق کا کفارہ تھا

کہتی ہین یار کیا ہی جرم تیغ ناز سی

کوچۂ قاتل مین تالاب نام جو بیچارہ تھا

ہی دل سوزان مین طور اسکی تجلی گاہ کا — رو ی تشناک شعلہ ہی اپنی آہ

وصل کیا ہم خاکسار و نکو ہوا اس کی راہ کا — خاکمین آلودہ ہونا کب ہی منظور

نور افشاں صبح ہی دل میں خیالِ اُس ماہ کا
طور کا شعلہ دھواں ہی میری شمع آہ کا

ہی غم و مایوسی پہلی رنج امیدِ نفع میں
ہاتھ بی محنت نہیں آتا ہی پانی چاہ کا

قامتِ موزوں نظر آئی مجھی جا بی الف
تہا شروعِ عاشقی دن میری بسم اللہ کا

سمجھی میکش دیکھکر ابرو تری لا ای جسم
میکدہ بھی تہا علی ہی بیت اللہ کا

آمدِ خط میں تعجب ہولی دی نگاہ ہونکا گذر
دیکھ لی کچھ نہیں پاتا ہی سبزہ راہ کا

جا برابر ہی اُل مادر میں سرفرزند کی
رتبہ زیرِ خاک یکساں ہی گدا و شاہ کا

خلق نی قرآن دیکھا جب میں آیا ہو رہ جب
ہمنی دیکھا مصحف رخسار اپنی ماہ کا

آتی ہی اُس طفل کی روشن سینہ ہو ا
شمع ساں جلوہ ہی اُسکی قامتِ کوتاہ کا

زرد یا گل کو فلوس داغ سودا نی مجھے
ایفلک موسم ہی ہی میری بھی تنخواہ کا

سفلہ ہو جاتا ہی وقتِ امتحان آبرو
ہی ولیل اس ادعا پر ٹوٹ جانا چاہ کا

دیکھکر تجکو نکیو نکر نعرہ زن ہوں رقیب
بیشتر کتو نکو بہونکا تا ہی جلوہ ماہ کا

یار کا ناسخ پہٹا ہی پیرہن تو عیب کیا
ہی کتاں کو چاک کرنا کام نورِ ماہ کا

جو کلمہ ستونکو دیکھون بیان آئی نہ کچھ کا
تصور میں آئینہ میں [illegible] ہی مضطرب ابرو کا

ڈرون تحریر گر مضمون لکھی اُسکی گیسو کا
تو خوشبو کی سی خامہ [illegible] ہو گا

سوال وصل میں ملنا پر رہو تیری ابرو کا
اشارہ [illegible] بات عاشقان [illegible] ہو گا

گیا سجدہ میں دیکھا جسنی تیری مصحف رخ کو
نہیں کم سجدہ [illegible] ہو گا

چڑھاتی ہی دماغ افلاک کو انسانکی کم ظرفی
اڑی مل میں [illegible] ہو گا

اٹھی غم مجکو ہوتا ہی فاقہ درد ہجر آتی
تصور [illegible] ہو گا

نظر آتی ہین کیا یہ درد مضمون فکر کرتی
دکھاتا ہی مجھی [illegible] ہو گا

جو کچھ ٹوٹی ہوی بال اسنی کہو نسی لف مشکین کی
تو عالم [illegible] ہو گا

نظر آتی ہی صاف اُسمین مجھی انجام کی صورت
جو گورستان میں دیکھا [illegible] ہو گا

یہہ بیٹھا انتظار یار مین ٹیہ لگا کر مین
[illegible] ہو گا

اگر لب ریخ مین تو نسی آنکھین ہی کلک [illegible]
[illegible] ہو گا

مین ان عالم کی دیوانون مین [illegible] ہوا
[illegible]

دوا زنجیر تو نکی مٹی مین طوق گردن [illegible]
[illegible]

[illegible]

مژہ جو ہی وہ گویا الف ہانکا کام ہی
یہہ عالم ہمنی دیکھا ہی چشم سحر گو کا
یقین ہی سنتی ہی اسکا سر پہ ہی بلکی ناسخ
بیان مین سامنی جسکے کرون اپنی نگہو کا

اگر نہ جانسوز غم گیسوی جانان ہوتا
نکبھی یہ دم اژدر شرر افشان ہوتا

زندگی کا کوئی دم مجکو مزا مل جاتا
مری جمونیہ جو قاتل نمک افشان ہوتا

تو وہ بت ہی کہ اگر دیر مین جاتا اکدم
مثل ناقوس ہر اک بت وہین نالان ہوتا

ہی بلا سلسلۂ زلف بتان کا ای دل
یہہ جہان کیون مسلمانو نکو زندان ہوتا

نکبھی کسی یوسف کو پہنچتا آسیب
پاس اسکی جو ترا سیب زنخدان ہوتا

ہو گیا دامن تر تو حقیقت کو حجاب
اسطرح ابر مین خورشید نہان ہوتا

سد راہ کس و ناکس ہی مرا شہرۂ فقر
ورنہ کب مجکو میسر کوئی دربان ہوتا

سایہ ہر کنج یہہ ہوتا ہی کبھی او قاتل
سایۂ زلف سر کنج شہیدان ہوتا

دل سخت اس بت کا ہرگز کا ہی اوسکی جو
کار گر خاک ہی اشک کا طوفان ہوتا

شغل ماتم کی سوا کچھہ بھی نہوتا ہرگز
مری اشکو نسی جو سرسبز گلستان ہوتا

[illegible]

خط ٹھہرتا نہیں پہیر تری آنکہوں تک — سبزہ لیوں آ کے چراگاہ غزالاں ہوتا
ہنسکی کہتا ہی وہ گل میری رُلانیکی لئی — لطف تہا گلستان میں جو گریان ہوتا
بیکسی میں ہیں ہوا تیغ محبت سی شہید — کون جز زخم مری لاش پہ گریان ہوتا
پشت خار اُس کفِ رنگین میں جو رہتا ہم کام — کیا تعجب ہی اگر پنجۂ مرجان ہوتا

دُر و یاقوت سی ہی درجِ دہن بھرتا
خوب ناسخ سی جو یوسف لبِ خندان ہوتا

پوچھتا اشک اگر گوشۂ داماں ہوتا — چاک کرتا نہیں ... میں جو گریبان ہوتا
مال ملتا جو فلک سی ضررِ جان ہوتا — سر نہوتا جو میسر بھی ساماں ہوتا
منہہ کو دامن سی چھپا کر جو وہ عریان ہوتا — شعلۂ حسن چراغِ تہِ داماں ہوتا
استرا منہہ پہ جو پھرنی نہیں دیتا ہی بجا — محو دیدار ہی کیونکر خطِ قرآں ہوتا
اپنی ہونٹھوں سی جو ایکبار لگا لیتا تو — ہی یقین تا غرمی چشمۂ حیوان ہوتا
نازک ایسا ہی وہ کافر وہیں مو تابد — لذا ... کہی زیرِ مغیلان ہوتا
سنگ چقماق بھی بنتا تو مرا ضبط ... — نہ مری قبر کا پتھر شرر افشان ہوتا

[illegible]

[illegible]

ہون وہ وحشی کہ اگر دشت مین پھر پائے تو | آگ سے شعلے کی وہ بھی غول بیابان ہوتا
نکہت کاکل پیچان سے جو دیتی تشبیہ | عطر مجموعہ کا ہر جزو پریشان ہوتا
لی مکافات شب وصل خدائی ورنہ | کس لیے مجھپہ عذاب شب ہجران ہوتا
اپنی صورت کا وہ دیوانہ نہوتا تو کیون | پاؤن مین سلسلۂ گیسوی پیچان ہوتا
ایکدم یار کو بوسون سے ملتی فرصت | گر دہن دیدۂ عالم سے نہان ہوتا
کے پریان شہ جنات کو بھی اتنی | ہی یہہ حسرت کہ سگ کوچۂ جانان ہوتا
خون لاتا وہین ناسور بنا کر دو | زخم بھی گر مری تن پہ کبھی خندان ہوتا
ای اجل ایکدن آخر تجھی آنا ہی ولی | آج آتی شب فرقت مین تو احسان ہوتا
کون ہی وہ نہین ناجو تری قامت | کیون نہ ہر سرو چمن قالب بیجان ہوتا
گیا قوی ہی یہہ دلیل اسکی پرادیکی | ربط انسان سے کرتا جو وہ انسان ہوتا
ای بتو ہوتی اگر مہر و محبت تم مین | کوئی کافر بھی نہ واللہ مسلمان ہوتا

حسرت دل نہین دنیا مین نکلتی ناسخ
ہاتھہ شل ہوتی میسر جو گریبان ہوتا

[illegible]

تری رخسار کا مضمون جو لکھا ہی جہاں [illegible] — [illegible]

دم فکر سخن اکثر ہماری طبع روشن سی — [illegible]

کبھی عشق بتاں میں ہم نی کیا مضمون بتخانہ — تو کبھی [illegible] خط کعبہ کو سنگ آستانہ [illegible]

زمیں پر مثل طفل اشک تو ٹا بیقراری سی — تصور [illegible]

ہوا جو چاند ای خورشید تاباں ہی فرقت میں — [illegible]

نکلی بات منہہ سی کی اک بلا قاتل [illegible] — [illegible]

جہاں ہیں [illegible] — [illegible]

جو ہم بھی لکھا سینہ کی [illegible] — [illegible]

نہیں لگایا تاریخ [illegible]

ہماری کشتی عمر رواں [illegible]

[illegible] اسکی [illegible] — [illegible]

دکھائی دیکا [illegible] — [illegible]

[illegible] اگر ایک [illegible] — [illegible]

[illegible]

جو آنکھیں نشے سے ہیں تیں سرخ پُر خون ہیں — فراق یار میں کیا ہای انقلاب ہوا

جو یاد بزم میں آئی وہ کس سے کیون نہ — نظر میں ساغر مے دیدۂ پُر آب ہوا

نجات ہو گی عذاب حساب سے سب کو — جو پہلے روز قیامت مرا حساب ہوا

جلا نہ آتش سودای عشق سے جو یہان — تو واجب اُس پہ جہنم کا بن عذاب ہوا

یہہ رنگ عارض گلرنگ ہے کہ نام خدا — پڑا جو عکس تر آب میں شہاب ہوا

نگہہ ٹھہرتی نہین اپنے عکس پر اُسکی — شعاع حسن سے آئینہ آفتاب ہوا

خلل پذیر ہمیشہ ہے کارخانۂ عقل — کبھی نہ خانۂ زنجیر یہان خراب ہوا

یہہ حسن و عشق ہین ہر حال مین بکاہم — کہ آیا غش مجھے اُسکا جو وقت خواب ہوا

یہہ رنگ عجب ہوا میری آہ گرم سے ہے — ہر ایک مرغ ہوا سیخ کا کباب ہوا

جہان نظر میں یہہ تاریک تھا کہ ای ناسخ

سواد گور مجھے رشک ماہتاب ہوا

سرو منزل جادہ ہے پامال تیری چال کا — صید ہے کبک دری نقش قدم کی جال کا

ہے طلب سے اسقدر نفرت کہ رہتا ہے سدا — آنجہانی لفظ لب باب استفعال کا

سروی باغ جہان مین وہ صنم نام خدا | ہی بجا اسکو پسند آئی جو تیرا جہال کا
بو کبھی کافر کی زلفوں سی جدا ہوتی نہین | طائر نکہت بھی پھنسا ہی اسی جال کا
طوق ہر گرداب ہی ہر موج ہی زنجیر پا | ہی ہر اک آب وان دیوانہ تیری چال کا
تو شراب آتشین پیتا ہی وہ کھاتا ہی لچی | بس یہی ہی ہو کا منظر کسکت ہی حال کا
ہو گیا ثابت کہ ہی حرف شق و نکتہ دہن | تیری قامت کی الف تیری نقطہ خال کا
رو نکلتا ہی مینی سر سی پانون تک دیکھنا | افترا تیری ہی [illegible] کمر کی بال کا
ہون ہجو لو مین جو مین مجنون چشم مست یار | کھینچتی ہین بادہ کا رنگ اسکی جہال کا
حادثات دہر سی محفوظ ہین ارباب فقر | غم نہین ہر گز زمین شیر کو بھونچال کا
عالم حیرت ہوا عالم دکھا اپنا جمال | منتظر آئینہ خانہ ہی تیری تمثال کا
پھر نہ میری پاس آیا جا کی ای جان جہاب | طور کیا سیکھا ہی تو نے عمر رفتہ کی چال کا
ایسی ہی لاشہ سوزان سی مانی ہین | بتلیا کعبہ سیاہی ہی قبر تجال کا
جنک مین غالب سیرو تیر کیونکر لیتی | زور جل سکتا نہین گل کی نازک نال کا
ای قوی دست ناسخ جو دشمن ہی | ساتھ [illegible] ہی کی ہون مین پہ غم نہین

میں اگر رووں تو ہو سر بردانہ جال کا
ابر تر آگی خشک ہوتا ہی مری رومال کا

بعد مردن جال کی اُسکی بنتی ہی یک دان
ای پری رو جو کہ ہی وارفتہ تیری چال کا

لیا قناعت عشق کی دولت سے حاصل ہی
لا الہ عاشق تو ہی کافی ایک دانہ خال کا

سیم زر کی دیکھی ہی خواہش نکیون انسان ہو
تو تیا ہی چشم ہوتا ہی دہوان ٹکسال کا

رو ہی جاتا ہے پر یہ ہنستا ہی ہو نگا ہجوم
سبزۂ خط مین ہی عالم سبزۂ پامال کا

فقر و فاقہ جسکو ہو وہ جان لیتا ہی عیش
بعد روزونکی مقرر غرہ ہی شوال کا

بار دنیا ہی فقیر و نیز امیر و نسی نہ یاد
بوجہہ کم ہوتا ہی کل سے نہایت شال کا

سبزۂ خط ہر دم آنکھون سے حق آتا ہی نظر
دو دو قلیا نمین ہی عالم طوطیونکی چال کا

اپکو مردہ سمجھتا ہون فراق یار مین
دیدۂ گریان یہ ہوتا ہی یقین غسال کا

لوگ سمجھی ہین غبار خط جسے دن ہوا
آتش رخسار سے جلتا ہی دانہ خال کا

ناتوان ایسا ہوا ہی دام زلف یار مین
مرغ دل سے اٹھ نہین سکتا ہی دانہ جال کا

ہی کہین وہین سے نازک تر میری کمر
باندہتا اسپر ستم ہی شال کلی رومال کا

وصل کی شب ہو چکی ہی اشک بجتا ہی گجر
ہمنشین گھڑیال اب ہو پانی کی گھڑیال کا

تنہائی میں لُٹن لُٹن کی وہ رسی قیامت ہے آج
انتظار ایسا ہی طلوع شوال کا

جیسے تو مرتا ہی بہ وہ سی وہ برد مرتے
دمبدم ناسخ تجدد ہی بہان اِشکال کا

دو رحسن یار نی عالم دکھایا کال کا
سیکڑوں عاشق ہیں سائل اک پیالہ کا

ہی تصور جیسی آنکھوں میں کسی کی چال کا
میری پلکوں میں ہی لخت جگر پامال کا

آدمی کو عشق نا زیبا ہی لف و خال کا
جانور ہوتا ہی قیدی ہی دانہ و جال کا

ہی بہن میں اسقدر خوشبو کہ سب ہی بہا ہم
عطر کی شیشی تری ہی بلوہ رومال کا

جیسی نظر و مجلس ساقی ہی بی کمر آئینہ رون
تیغ دیتا ہی بہت آنکھوں میں پامال کا

بیٹھی ہیں عشاق ہو کر تیری آنکھو نفیر
ورنہ کیون بستی تو ہوتی ہیں ملی

حیلہ ہی تم کی ہمہ کی پارت کا نہیں
زاہدو نکو عشق تیری کمر کی بال کا

کیون نہ اوکا ورد سجدہ میں تری پا یہ
صورت محراب ہی حلقہ تری نعال کا

ہی کرو دیدہ تر سی جلی آتی ہیں اشک
ہوئیں دیوانہ کی وہ تیری و اطفال کا

وصل سی یہان آج ہی عید کل ہی عید ہے
کیا شب قدر میں طلوع ان ... کا

وہ کلی لگتا ہی اُس دل سی لگی تی ہین عید
سارے غم و نسی کرینہ غرہ ہی شوال کا

چہرۂ تابان نظر آتا ہی جین زلف سی
چشمۂ خورشید ہی چشمہ ہر اک سجال کا

ہی کہین کف غلط اُسی تلخ تر ترک شراب
ست صائم سی ہی افزون منتظر شوال کا

دین و دنیا سی تبرا شُکل ناسخ ہی مجہی
بس ولاکافی تولا ہی نبیؐ کی آل کا

تو نی شہباز نگہ کو جو ادہر چہوڑ دیا
ہمنی ہی طائر دل بن کی پر چہوڑ دیا

اُس ستمگر کو یہان تک تو مری آہ نہ تہی
مینی کہر ہونڈہ نکالا تو وہ کہر چہوڑ دیا

قفس تن مین ہی کانہ مرا طائر روح
دام کاکل سی مجہی تو نی اگر چہوڑ دیا

الّغیا کچہہ جو زبان پر اثر زہر فراق
غمنی چکہتی ہی مرا خون جگر چہوڑ دیا

سایہ سان اب پس دیوار کرونگا جا کر
مینی کو کیئہ در بانسی یہہ در چہوڑ دیا

اثر زہد و قناعت نی بنایا اخگر
ہاتہہ مین لیتی ہی بس مینی تو زر چہوڑ دیا

ذبح کر ڈالونگا گر ایکی تو بولا شب وصل
مینی سو بار تجہی مرغ سحر چہوڑ دیا

خط نکلنی سی ہوا اور بہی بہو کا چہرا
حُسن نی کاہ کو شعلہ پہ مگر چہوڑ دیا

تو لی بس وہ نی قاتل مری جی کا لی ٹ بوالہوس نی ... چھوڑ دیا

قتل کرتا رہا اغیار کو قاتل ناحق

نکولی ہاتھ سر وہی کا اور چھوڑ دیا

جب خرام ناز کو تو اي پري پیکر اٹھا | ہر قدم پر جاتی گرد اک فتنہ اٹھا
آب میں پروانہ ہو ڈوبی الٹا ہوں ... | دست نازک نی ... آتش ...
طرفہ گل اس باغ میں ہیں اے ستم گر عجب | جسکی ...
ہو صفائی دل کی آگی خاک سینہ کی ... | میری محفل ہی ... سکندر
یا وہ اٹھ سکتی نہیں کیا جاوں ... | ہاتھ ... اب دل ...
دشمن ... تری گردش مانند شمع | از شوق ... اپنا سر اٹھا
گر دیا ہی یار جشم و گردن جانان ... | ساتھ ہی ساقیا اب شیشہ ساغر اٹھا
مجھسی ملوا تا ہی ... خنجر کا | اور کوہ عشق ... اٹھا
زندگی میں صرف کرتا ہو ... | قتل ... اٹھا
چاہی تعمیر ... ساتھ اٹھا لیجانی کا | یوں خدائی کی لئی ... اٹھا

ہون وہ بیخود اڑائی خاک وحشت مین تبھی
تو ہی سمجھا غبار توسن لیلا اٹھا

بات جن نازک مزاجون سی اٹھتی تھی کبھی
بوجھ انسی سیکڑون من خاک کا کیونکر اٹھا

مصحف رخ کا جو بوسہ لینے مین منکر ہوا
مجھسی کہتا ہی کہ اب قرآن تو سر پر اٹھا

خاک مین ملتی ہی غیرت مدتین مجکو ہوئی
اس کلیسی بس ہماری خاک اے صرصر اٹھا

کیا سخن سنجی سی حاصل جب سخندان ہی نہین
زانو ہی فکرت سی اے ناسخ تو اپنا سر اٹھا

ماجرا ہر بحر مین ہی چشم دریا بار کا
کیا عجب ڈوبی سفینہ مری اشعار کا

کر دیا موقوف خط لکھنی جو زلف یار کا
خط نہ سمجھو یہ لکھا ہی کوئی افسون مار کا

عاملون نی اسپہ آسیب پری ثابت کیا
پڑ گیا جس شخص پہ سایہ تری دیوار کا

آئی رحمت طالع ازونکی قسمت مین تھی
لی کیا ہی خواب میری دیدۂ بیدار کا

خوف کیا مجکو ہو آسیب بلائی ہجر سی
ڈنڈ پر تعویذ کی بدلی ہی نامہ یار کا

پیوٹے لکھ شکلون سمانکو اندرون ناتوان
آبلی کی شکل اس مین مجھ مین عالم خار کا

دستگیری سی افتادون کی ہی منظور طبع
خاک پر گرتا نہین سایہ مری دیوار کا

رات بھر آیا نہ خوابِ راحت مری آنکھ میں | تھا تصور لحظہ لحظہ تیری چشمِ شوخ کا
تیری زلفوں کا جو سایہ پڑ گیا مجنوں ہوا | داغ سودا ہی فقط سوا تیری مار ناز کا
تلخیٔ حسین نہ تھی دیکھ کر دیوانہ ہوا | نقشِ افسوں کرم ہی اک تباہی ہی کلاہ کا
چہرہ اتنی ہی تجھ بن بلا کس قاتل کی آج | ہی تصور دل میں کسکی ابروئے خمدار کا
دوریٔ منزل دکھائی وحشتی جانِ سودا | یادِ کعبہ قاصد نشان ہی دیارِ یار کا
مانع صحرا نوردی پاؤں کی اپنی نہیں | دل کو کہا دیتا ہی میرا ٹوٹ جانا خار کا

بیکھا ہی بدکی آزار سی تار نگاہ
دیکھنا ممکن نہیں ناسخ کی چشم زار کا

وحشتِ دل ہوں میں دیوانہ تری تاثیر کا | چشمِ آہو بنگیا حلقہ مری اک زنجیر کا
دو ٹکڑے کی سر کئی جسکی قتل میں قلم | چشمِ مینا ہی مرا اک جوہری شمشیر کا
میری قسمت میں ہی بربادی عجب کیا ہی اگر | کاغذ بادی بنی کاغذ مری تصویر کا
گلشنِ ہستی تماشا گاہ ہی جز رنگ نہیں خیال | نغمۂ بلبل ہی ہر نالہ مرے زنجیر کا
کچھ نہیں پروا مجھی دشمن اگر ہی عشق | خوف کیا شیر نیستاں کو ہی آہو گیر کا

نیک یا بد کوئی دنیا میں ہو سبھی کا کام — سادہ کاغذ ہے گویا نامہ مری تقدیر کا

پہنچے ہم آتش زبانوں کو ضرر دشمن سے کیا — شمع کو کرتا ہے دشمن تیر ستم گلگیر کا

لاغر ایسا ہوں کہ میں اک پر ہوائی اُڑ لیا — میری پیکر میں ہے عالم کاغذ تصویر کا

اہل حاجت کی بدولت ہے منعم کی قدر — مرتبہ لیکن ہی یکسان ہی خاک و اکسیر کا

برسوں گذری ہیں صیاد آیا نہ پکل سکتی نہیں — ہے ہمارا ضعف دربان خانۂ زنجیر کا

ناتوانی ہے پناہ اے ظالمو ناکارو — دیکھ لو اک بال ہے بازو شکن شمشیر کا

شمع سان جلتی ہیں بعد از مرگ اپنی ہڈیان — کام منقار ہما کرتی لگی گلگیر کا

شکل اُسکی ایسی ہی دل پہ چھپ کر رہ جاتی ہے عکس — تا قیامت آئینہ میں شبہہ ہو تصویر کا

وہ تصور پیشہ ہوں آئے ہو مری بت نکل — ہو ورق ہر برگ کی جا یار کی تصویر کا

کون عالم کی مرقع میں ہی مجسا بی ثبات — رنگ اُڑ جاتا ہی کھنچتی ہی مری تصویر کا

لکھتی ہیں مضمون سوز داغ دل ہم اندر ان — کام کرتا ہی ہمارا خامہ آتشگیر کا

بتلیا بت جو لکھا عشق تیا نہیں مجکو سنگ — نالہ ناقوس ہر نالہ ہوا زنجیر کا

کیا ہی کبر مدعی میری تیغ اضعع کی حضور — سرکشی دم میں مٹا دیتا ہی خم شمشیر کا

ای مصور سوز غم کی بھی عنایت چاہیے
خال کلخن سی بنا گردہ مری تصویر کا

کھیلتا ہوں اس سی مثال معانی کا شکار
کام وقت فکر لیتا ہوں قلم سی تیر کا

ہی دلیل مرگ انسان قبضی موی سفید
تو بہ کن کی موت ہی انجام جوی شیر کا

جسکی عارض کی تصور میں ہوں نالان آہ گرم
ہی ہوا مہتاب میری نالہ شبگیر کا

لاغر ایسا ہوں کسیکو میں نظر آتا نہیں
چاہیے مانی ورق سادہ مری تصویر کا

اسطرح کی ہیں بنایا جسنی گھر دیوانہ ہی
دیکھ ہر دروازہ پر ناسخ نشان زنجیر کا

خضر کو اسی راہ مردگی کی لنگ ٹھہرایا
کہ جسنی ہر نفس کو قاطع و سنگ ٹھہرایا

ملاقات در روزہ کو یہاں آئے تھے ہم لیکن
سرائی دہر کو سب نے مقام تنگ ٹھہرایا

اجل سی ہو گی غافل جنکو ہی عوای سلطانی
تو گویا تختہ تابوت کو اورنگ ٹھہرایا

فلک نی جبکہ تیری حسن عالم سوز کو تولا
تو لوہ طور کو میزان میں پاسنگ ٹھہرایا

کدورت ہی جو چہرہ کی نظر آتی ہی لوگو کو
تماشا ہی کہ الٹی آئینہ میں زنگ ٹھہرایا

بنی ہیں صاحب غیرت تہمکر آبرو پیشانی
رہی غیرت سی عریان انہیں بیننگ ٹھہرایا

[illegible]

وہ برق کہ برق بھی جسکو لہہ نہیں سکتی — اُسی بھی سب نے اپنی ہم میں الٹ کے ٹھہرایا

چراغ کور کو غفلت سی میں سمجھا چراغ روشن — شب تار لحد کو گیسوی شبرنگ ٹھہرایا

مجھے پردہ بسمل تڑپتی ہی محفل میں جو آئی تا صبح

مگر تیغ نگاہ ناز سی جو رنگ ٹھہرایا

تو نزاکت سی گلستان تک جو رخصت مانگتا — رنگ وہی گل سی اُڑنی کی اجازت مانگتا

آگی کشت آرزو کی آبرو میری بہی ہی — برق ہی ٹپکتی جو مین باران رحمت مانگتا

اس گنہ پر سقم دوزخ مین مجکو ڈالتا — اُٹھ چہ جانا کی ہوتی گر مین جنت مانگتا

جو تری انگلی ہی فندق سی وہ شمع طور ہی — تو اگر ہوتا ید بیضا سی بیعت مانگتا

یہہ تڑپنی مین مزا مجکو ملا ہی بعد ذبح — ہو تسی ملتی تو اور اک دم کی مہلت مانگتا

ہی یقین مر ملا ہل مجکو دیتی آشنا — گر مین حال نزع مین بھی جام شربت مانگتا

غیر حسرت لے گیا پہانسی کو کیا اپنی نہ تہا — آسمان سی کس توقع پر مین دولت مانگتا

ہاتھ اُٹھا کر دو نو عالم سی جو آگی بسنے — گیا مین اس وحشت آباد مین غیر حیرت مانگتا

اُڑ طلب موج و نشان کرتا تو ملتی اشک آہ — ہاتھ آتی سینہ کوبی گر مین نوبت مانگتا

[illegible]

ولہ

[illegible]

ہون وہ عریاں شوق لکھنی کا اگر ہوتا مجھی
حرف بھی استادی پیراہن خلعت مانگتا

موج آب زندگی سی کام لیتا تیغ کا
خضر بھی ملتا تو مین جام شہادت مانگتا

گر نہوتا سرخ رو اشک غم شبیر سے
حشر مین کس منہہ سی ناسخ مین شفاعت مانگتا

پس جنازہ لیلی یہہ کہتا ہی جرس دل کا
ہمارا پردۂ غفلت ہی پردہ ہی محمل کا

یہہ لفظ کل تو رسم خط مین نقطہ سی مبرا ہے
کل خسار پر خالق نی کیون نقطہ دیا تل کا

لگی جو تیر سہہ پا بر نکلی عشق مژگان مین
بنا ہی کوئی تیر انداز کر تودہ مری گل کا

لیا اڑتا ہی کتنی بجتا ہوں کا لیا ہی خون
جو اُسکو مشغلہ ہی ان دنو عقد انامل کا

نہ دہشت محتسب کے ہی نہ منت مے فروشوں کے
یہان ہی نشہ آنکھوں مین شراب شیشۂ دل کا

نظر آتا ہی جو کوئی طلب کرتا ہی دل اُسسی
تری مستانہ خوبی مین ہی عالم دست سائل کا

کہان ہوتی ہی دنیا مین تمیز خواب بیداری
یہان ہی اہل غفلت سی معما حق و باطل کا

تڑپکر ایکدم آرام آجاتا ہی گھایل کو
کبھی کرتا ہی بسمل شہر ہونا فرغ بسمل کا

وہ کرتا ہین یقین ہی لہذا آبہی ساحل کی جھوتی
بنا مین کر کھلو لی الٹی آوارہ مرے گل کا

سداین سینہ لوبی مین ہی یہا زنجیر زلفی | سماں ذوق فی مین جو آئی آواز جلاجل کا

ہی جلوہ سی ایسا ہر کتابی وکا منہہ آترا | لہ گویا صحفون مین بھی کیا عالم حمائل کا

یقین ہی ایکدن باندھ مضمون بالہی جا بیٹھے | نہیں دیوان مضمون خط سلطان عادل کا

ارسی عشق کی دولت ہی دیوانوکی قسمت مین | ملی ہی عقل لیکن بخت برگشتہ ہی عاقل کا

نزل مین ترقی ہی ترقی مین تنزل ہی | تماشا دیکھہ غافل ماہ نوکا ماہ کامل کا

ملی کا رزق تقدیری کرون تدبیر کیا ناسخ
وہ ہرزہ ہی ارادہ جو کری تحصیل حاصل کا

پڑا عکس آبجو مین خنجر ابروی قاتل کا | دکھائی کا ابھی گل تڑپنا مرغ بسمل کا

رقم کرتا ہون مضمون خنجر ابروی قاتل کا | صریر کلک نالہ ہی گلوی مرغ بسمل کا

بلا ہی جان ہوا ہی عشق اک زن شمائل کا | کہون جا کر فشان لعل تو فی جا بابل کا

نہیں کچھہ آج مین پابند زلفوں کی سلاسل کا | ازل سی خانہ زنجیر مین آیینہ ہی دل کا

تصور بندہ کیا ایسا خط رخسار قاتل کا | لہ جوہر بنگیا گویا مری آیینۂ دل کا

اثر میری جنون کا اسقدر ہی بعد مرنی کی | ٹہلو فی والی سب مجنون بناتی ہین کل کا

عیاں ہے شان سے گیسو کی یہ لو طلوع عالم
برنگ صاعقہ ہے شرارہ تیغ قاتل کا

حضور گردن ساقی ہے اک شیشہ کی گردن
نظر آنے لگا عالم گلوی مرغ بسمل کا

جنہیں تقطیع شعر آتی ہے یہہ مصرع سمجھتے ہیں
ہی مہ زدن یہہ سینہ تو مطلع ابروی قاتل کا

جہاں میں جو حسین ہے تجلی کسب نور کرتا ہے
چراغ آگے تیری آئینہ جبیں کا سائل سا ہے

برنگ لالہ اس گل کا نہیں کچھ آج دیوانہ
اگر سے داغ سودا ہے یہ داغی ہے دل کا

کبھی رنگ حنا کی ہو نہ حاجت پائے جاناں کو
ہی گر سنگ پا میرے دل خون گشتہ کی گل کا

خیال اس قامت کا جو آیا کنج مدفن میں
برنگ طوق قمری ہے اک حلقہ سلاسل کا

تری رخسار کا بانکا کبھی جو عکس پڑتا ہے
قریم آئینہ کی مٹی میں ہالہ ماہ کامل کا

گیا دروازہ بند اُس نے سنا جو ور سے نالہ
مری آواز میں بھی ہے اثر آواز سائل کا

دل اپنا جا غافل ہے تن ضعف سے نالاں ہے
جرس کو کچھ نہیں پروا ہے لیلیٰ تم سے محمل کا

ملی جب خاک میں لیلیٰ کہا مجنوں نے حسرت سے
تمنا ہے غبار اپنا بلا گرداں ہو محمل کا

تپ غم کی اتر سکتی ہے کم ہو جاتا ہے لی آتش
جو مفلس ہے بنا تی ہے آ جائے بلکہ مشکل کا

محبت گلشن عالم میں جنسیت سے لازم ہے
بلبلوں اُس در پہ عاشق صنوبر پیوند دل کا

تعجب کچھ نہیں ہی انقلاب دہر سی کا　　بنا ہیں کاسۂ سائل اُرسلطانی کل کا

ہوا ہر گل چمن میں تیغ ہی آتی ہی مجھی دیوانہ　　کہ آواز شکست رنگ ہی نالہ سلاسل کا

لب ساقی کی بوسوں کی کرک ہو کر اے ناسخ

شراب زندگی میں ہی مزا زہر ہلاہل کا

باغ میں روندی بہت پھولوں کی جز زیر پا　　لا کبھی اپنی شہیدوں کی بھی مدفن زیر پا

اثر تیری حنا کا ہی کہ کان لعل ہو　　ایکدم آ جائے کر ہیری کی معدن زیر پا

ہاتھ دوڑائی ہیں سی سو شہید ناز نی　　آ گیا چلنی میں قاتل کا جو دامن زیر پا

گلشن تصویر قالی تیری اُٹھ جانی کی ساتھ　　صورت برگ خزان کرتا ہی شیون زیر پا

اوسکی تلووں کی نزاکت کا گرد میں بیان　　رو ئیں ہیں قالین کی مانند سوسن زیر پا

دیکھی تیری بازو ہی نازک کو پھر تکلیف تیغ　　لا ئیو اپنی شہیدوں کی نہ مدفن زیر پا

آج چھو سکتا نہیں کوئی بھی اسکو ہاتھ سی　　ایکدن روندیں گی سب تیرا یہی تن زیر پا

خاک پر رکھتی حنائی پا برہنہ تو اگر　　ہنجتا خہ نقش پا کی جا ہو گلشن زیر پا

غالب صحرا چھانتا پھرتا ہوں اے عرش آشیان　　آبلوں میں گرد کی کانٹوں کی ہوں زن زیر پا

زلف جاناں یاد آئی ہے جو صحرا میں مجھے
جادۂ صحرا ہوی میں مار رہزن ہو گیا

سنگ مقناطیس کے ہو لوح میری قبر پر
یار کا ر کہتا ہے تو سن نعل آ ہن ہو گیا

سرد کھینچیں کیوں نہ اُس سرو خراماں کا خرام
پھر نہ ٹھہر سکی میں صحن گلشن ہو گیا

دوستونکی و نہ تابی دل ہیں اب تفش تو
اے پری کہتا ہے یا مجکو دشمن ہو گیا

اس عمارتکو نہ تو سر پر اٹھا لیجا سکا
دیکھ اے تغافل نوا تیرا ہی مسکن ہو گیا

رقص میں آئی نہیں ہے وہ تنگی گھنگروں کی
اُڑتی ہیں آ سود کاں خاک شیون ہو گیا

دیکھکر اُس وکو حسرت سی لیں قربان
طائر رنگ حنا کا ہو نشیمن ہو گیا

ہوں میں وہ لی ہجر دی دفع صداع و آبلہ
کر حنا سر پر ملی ناسخ تو چندن ہو گیا

ضعف ہے راہ طلب میں جو منزل ہو گیا
آتی ہیں کہتا ہے یا مجکو نظر زنجیر

حاملان عرش چھوڑیں عشق میں آ کر سا عرش
وہ سراپا نور ہے کہلا گیا اکثر نور

ٹیڑی و سر بھی نہ ہو مجکو دشت دشت
میری ہاتھوں کی کرو کچھ فکر نہ

لی چلی ہیں گو کہ جاناں ہے وحشت میں مجھے
وادی پر خار پہ موقوف ہے تقدیر

قدر اُسکی سر کی سو جو ہوتی ہین دین فدا | راہ مین بچھتی ہین آنکھین دیکھنا توقیر یا
جا کی کوئی یار مین سجن نکرنی پائی ہم | ہی بجا تقدیر سر پر کرہنسی تقدیر یا
رہ گذار یار سی آگی نہین اُٹھتی قدم | نقش پائی یار کر لیتی ہین کیا تسخیر یا
بزم مین فانوس کیا آئینہ تصویر ہی | شعلہ ہی تصویر فندق شمع ہی تصویر یا
سر نقاہت سی اُٹھتا ہی نہ پا دونیہ | کاکل ہوگئی ہی اندنون زنجیر یا
تیری کوچہ مین قدم رکھنی کا ہی مجھپر گناہ | سر مرا کیون کاٹتا ہی جا ہی تعزیر یا
قامت جانان سی بھی ہمسری کر لیجیو | سر جھکا کر پہلی دیکھ لیو شیر تو شمشیر یا
تو ہی جانان سی نکلنی کا ٹیا مینی جو قصد | سو گئی اُٹھنی سی پہلی دیکھنا تدبیر یا

سبز سی سرخ ایکدم مین ہو گیا رنگ حنا
اسقدر رکھتا ہی ناسخ وہ پری تسخیر یا

سمجھکی حسن نے مجھکو جہان نی پاک کیا | ہزار طور تو اُسنی جلا کی خاک کیا
ہو گئی جو صبح شب وصل جان ڈہلتی | قضا کی چشمہ خورشید مین ہلاک کیا
نہ خط جادہ سمجھ اسکو میری وحشت مین | برنگ جیب بیابان دامن دشت چاک کیا

بتری جلا نیلو ای سنگدل صنم ہی　　الاو رصد عقدہ طور سی ہاتھ لیا

خبر کلال کو سرشتگی کی تھی نہ ملسخ
جو میری خاک سی طیار اُسنی چاک کیا

پاؤنکو دیوار زندان میرا دامن ہو گیا　　ناتوانی سی گریبان طوق گردن ہو گیا
تیر عیسیٰ دل مشبک ہو کی ایسا خوش ہوا　　جیسی ہم کو لی در جانان مین مسکن ہو گیا
دل ہو گیا تھہ ہی عشق مین ہر تیر ہار　　بتکدہ مین ہر صنم سنگ فلاخن ہو گیا
جا ہی گل لب ہار انگاری نظر آنی لگی　　پیش از ین گلشن جو تھا مجکو گلخن ہو گیا
دست رنگین یاد آئی کہ شب تاریک مین　　پنجشاخہ سامنی آنکھونکی روشن ہو گیا
رات جو گانی لگا مطرب شب فرقت مین ہائی　　آتی آتی میری کانون تک وہ شیون ہو گیا
آنکھین نرگس چہرہ گل گیسو مین سنبل سرو قد　　عکس سی آئینہ خانہ صاف گلشن ہو گیا
پاؤن پھیلائی مین جادونکی طرح ہر جائی　　اب بیابان جنون صحرا کا دامن ہو گیا
موت نی تیغ زبان خلق سی دی ہی نجات　　گھٹی مین جسکو کفن وہ مجکو جوشن ہو گیا
لیجئی حاصل ہر ان آتش رخون سی کوئی داغ　　بی چراغ ان وزرون اپنا خانہ تن ہو گیا

روند ڈالا عالمِ بالا کو خوب اے شہسوار ماہ نو بھی ایک نقشِ نعلِ توسن ہو گیا
از قناعت ہوے تو نانِ خشک ہی نعمت ولا دیکھہ لی پائی چراغِ گل کو روغن ہو گیا

کردیا کاہیدہ ایسا رنج راہِ عشق نی
چاہِ رہ ناسخ مجھی چوہی کا روزن ہو گیا

پیشتر سی یہاں ہوتی ہیں سامان پیدا کہانی کی وقت سی اوّل ہوئی دندان پیدا
ہوگئی دفن ہزاروں ہی گل اندام یہیں اس لئی خاک سی ہوتی ہیں گلستان پیدا
ای شبِ ہجر نہ اٹھوا میری دستِ فریاد صبحِ محشر نہو با چاک گریبان پیدا
خارِ غم مینی جو نہان ہی کئی سال رہی میری تربت سی ہوئی نخلِ مغیلان پیدا
ز نہین سی ہی پری کیون نہی ہوتا ایسا کہ خدائی تو کئی خاک سی انسان پیدا
ہم ضعیفونکو کہان آمد و شد کی طاقت آنکھہ کی بند ہوا کوچۂ جانان پیدا
صدمہ دل کو جو ہوا نالۂ سوزان نکلا جسطرح سنگ سی ہوتی آتشِ پنہان پیدا
سنگِ کہسار برای سرِ شوریدہ نہی ہوئی پاؤن کی لئی خارِ بیابان پیدا
ہون مین بیمار گیا خیر گئی دل کا دمکا کی مری دردنی خاصیتِ درمان پیدا

ولہ

طلب آتش حسن لے ہین ہو وے گرم
کہ ہوا مشتعلہ دل سینہ مین پنہان پیدا

اس پری رو کو جو ارسال کرون نامۂ شوق
بیضۂ مور سے ہو مرغ سلیمان پیدا

اس طرح خاک سے وہ چہرۂ پر نور بنا
ظلمت شب سے ہو جیسے مہ تابان پیدا

تو ہی رشک ستارے ہین حسینان جہان
تیری پرتو سے ہوا تھا مہ کنعان پیدا

بدلی تارون کی اسے چاند کو مین نے دیکھا
آنکھ سے دیکھتے ہی ہوا جلوۂ جانان پیدا

آشیان سے جو چمن مین جو لگانے آکر
بیضۂ زاغ سے ہو مرغ خوش الحان پیدا

دل جو مجروح ہوا پایا ہے رنگین مضمون
نخل گل مثل جو قلم گل ہون خندان پیدا

تیری ٹھوکر سے جو اے سرو خرامان ٹوٹے
بیضۂ زاغ سے ہوا کبک خرامان پیدا

شادی و رنج ازل سے ہی ہم میں ساتھ
زخم کی طرح مرے لب سے ہی خندان پیدا

روز مولد سے نہین عیش و طرب قسمت بیچ
رمز یہ ہے جو بشر ہوتی ہین گریان پیدا

آدمی پر ہی تعلق کو جہان مین سبقت
بعد کانٹون کی ہوا گوشۂ دامان پیدا

دیکھکر تجکو تناسخ کی مقر کہتی ہین
دوسرے بار ہوا ہی مہ کنعان پیدا

ہر شجر نے جو دیا باغ جہان مین اک پہل
شجر قدس سے ہوا سیب زنخدان پیدا

نشتر مین تھی جو عالم مژہ پر خون کا | جسطرح بحر مین ہو پنجۂ مرجان پیدا
مری زنجیر یہ کہتی تھی ہو آواز بلند | بعد مجنون کی ہوا سلسلہ جنبان پیدا
زہد اس ہم عالم امکان مین تمہین کر آیا | جسکو خالق نے کیا ہو ہمین عریان پیدا

تار ہین سجدۂ معبود مین ناسخ مصروف
سر اسی واسطی کرتی ہین سب انسان پیدا

غلط کہتی ہین اس رخ کا ہو خط بیرقم پیدا | کہ زلفون کی جو مشقی تھی اسکی لکہنی کو قلم پیدا
تری ہی رہگذر مین کبر و مومن کرتی ہین سجدے | تری نقش قدم سی کرتی ہین دیر و حرم پیدا
بیابان طلب مین ہم ہین ایسی کی رہرو | زمین کیا جسکا پتہر پر ہو نقش قدم پیدا
فلوس داغ یاس افلاس مین پاتی ہین سینی کو | مقدم عشق سی کرتی تھی دینار و درم پیدا
عیان ہی ہر حباب بحر سی کیفیت دنیا | برای چشم بینا ہین ہزارون جام جم پیدا
لب پیا اگر دہوی وہ کافر اپنی زلفونکو | تو سانپون کی طرح ہو موج دریا مین سیہ پیدا
مری آتش زبانی ہی خراب اسد و آخر مین | لیا اس شمع کو بزم جہان مین صبح دم پیدا
فقط نقصان نہین ہی حسن سفی مین کمی ہی جا | جو کم ہوتا ہی دل پہلو سی ہوتا ہی غم پیدا

کیا اُڑتا ہی گردون کی نشان میان دیکھا تو
کہین ہوتا نہین شیخ اد کا باغ ارم پیدا

لگا اپنی کمر سی وہ دوپٹہ کبھولی اگر دن
توہین سمجھا ہوا یہ جادہ راہ عدم پیدا

جبین گیسوی دلبر ہمن مارے سجدہ ونگی کہ مس زلفین
ہوا اپنی سنگ آستان سی صنم پیدا

نہین ممکن کہ کلک فکر لکھی شعر سب اچہی
برستا ہی محبت میان کہر ہوتی ہین کم پیدا

ٹلی وہ زازل سی طبع میری وی مین داخل ہی
کیا خالق نی ساتہہ فعی کی ناسخ ہیچ درہم پیدا

مین اگر زینت فتراک رقیب قابل ہوتا
حلق میرا بھی تہ خنجر قاتل ہوتا

گر سر زلف گرہ گیر نہ ہوتا مجنون
کیا گنہ تہا جو مین پابند سلاسل ہوتا

قیس نالان کو ہار خصت لیلے مین ہوش
اک جرس راہ رو کر پس محمل ہوتا

ناخ آہو مین بھرین آنکھین مین حشم آہو
مشکنا فہ تہا کوئی نافہ مین گر دل ہوتا

بس مین ہوتا ہین پرائی یہ کبہی ای ناسخ
آہ میرا مری قابو مین اگر دل ہوتا

طرف زیست مین جان بانجہہ مائل نہوا
کچھہ غم ناز کی نبوی قاتل نہوا

لی چلی موت مجہی سوی حسینان شب — ایکدم پاس جو وہ حور شمائل ہوا
آتی ہی عالم بالا سی صدا نانک سو دون — امتحان کہی مین لیکن کبہی سائل ہوا
بار احسان فلک سی تو ملی آزادی — یہہ بہی حاصل ہی اگر کچہہ مجہی حاصل ہوا
کان تو کہولی نسیم سحری نی ناسخ
توبہی گل سامع فریاد عنادل ہوا

کاوشین ابتک چلی جاتی ہین گو مین مر گیا — جای گل کانٹی مری تربت پہ ظالم دہر گیا
سانپ جسکو سونگ جاتا ہی وہ مرتا ہی دلی — زلف ہی وہ سانپ جسکو سونگہ کر مین مر گیا
قتل کہ سی جب چلا قاتل مرا سر کاٹکر — دور تک پہنچا نیکو لاشہ مرا بیسر گیا
اور طائر سی یہہ ہوتی عرش تک اونچی اڑی — نسر طائر خط مرا اس ماہ کو لیکر گیا
گرچہ ہمبستر ہین ہم تم پر بہم روٹہی ہی — آج کیا جوزا مین اپنی بخت کا اختر گیا
تو وہ شیرین ہی کہ تیری حکم سی فی یادستان — بیستون آسمان پر خسرو خاور گیا
نکلی کیا اسکی نشان لیجو لی لکامین ہی نشان — فوج غم کی مجکو گہیرا جب سی وہ لشکر گیا
مل گیا رستی مین تو بہاکا چہپا کر منہہ کو ہای — ڈہونڈہا کہدو نہین ہین گہر مین اسکی گہر گیا

۲۸۰۹۴

ہون چراغ اُس بزم کا ناسخ کہ جسمین لالہ زار

پتلیونکا عالم سے تماشا کیا

خوب سا نظارۂ قاتل تہ خنجر کیا | سر دیا لیکن ہم عاشقی کو سر کیا
تو نہین ملتا تو ہم بہی تجسی اب ملتی نہین | سنگدل ہمنی بہی اپنی دل کو اب پتہر کیا
جیتی جی کیا ہو کمند بیقراریسی نجات | برق کو گردون کی بیتابی کا اختر کیا
روی آتشناک کی نظارہ کی آئی نہ تاب | اشک سی کچھ سا لہا آنکہونکو ٹھنڈی کیا
جان شیرین کب کسی ہی کوہکن کی رایگان | کہتی ہین شیرین کی آخر آپکو جوہر کیا
لب مین وہ بیداریسی کر اُس صنم کی عشق مین | جب کمر دیکھی خیال موی پیکر کیا
ہو گیا ضبط فغان کی ساتہہ سینہ چاک چاک | لاکہہ در وا ہو گئی گر ہمنی بند اک در کیا
تو ہی جسکو نہین اُس صاحب عصمت کی یاد | گہر مین بیٹہی بیٹہی اک عالم کی دل مین گہر کیا

جوشش مضمون سی طوفان خیز ہوی ناسخ یہ بحر

کشتی طبع روان کو بہی اب لنگر کیا

دم ہی شیدا کی تری تیغ صفاہانی کا | قائل خلق ہی عالم تری عریانی کا

جاؤن وحشت مین کہان وادی ایمن کی سوا — ہون مین دیوانہ کسی چہرۂ نورانی کا
پہنچی کیا گوشہ نشینونکو ضرر دشمن سے — آتش سنگ کو کچھ خوف نہین پانی کا
کھینچتا تھا وہ بہت قامت جانانکی شبیہ — حال آخر کو کیا دار نی کیا مانی کا
کسکی کوچہ مین جبین سا تو ہوا ہی ناسخ
چاند سا داغ ہی روشن تری پیشانی کا

ساتھ اپنی جو مجھی یار نی سونی نہ دیا — رات بہر مجکو دل زار نی سونی نہ دیا
خواب ہی مین نظر آتا وہ شب ہجر مین — سو مجھی حسرت دیدار نی سونی نہ دیا
خفتگی بخت کی کیا کہی کہ جز خواب عدم — عمر بہر دیدۂ بیدار نی سونی نہ دیا
مر کے اک سوتی تھی رنہ پہ کہا اسکو — گہ جہانکو تری بیمار نی سونی نہ دیا
یاد اُس زلف کی رہ رہ کی مجھی آئی لگی — ہجر مین مجکو شب تار نی سونی نہ دیا
یہی صیاد گلہ کرتا ہی میرا ہر صبح — نالۂ مرغ گرفتار نی سونی نہ دیا
سمجھی تھی بعد فنا پائین کی راحت ناسخ
حشر تک وعدۂ دیدار نی سونی نہ دیا

یاروں نے کی رحلت عدم میں لیک میں نالان رہ گیا
قافلہ منزل میں جا اترا جرس یہان رہ گیا

لے دل لینے کشش کھینچا اُدھر سے ناوک نے
ٹوٹ کر آخر میری سینے میں پیکان رہ گیا

میں فردوس رضوان انکو سمجھا اک رقیب
بھیجوں میں بھی خیال اُنکو سی جانان رہ گیا

عمر بھر وحشت میں کی صحرا نوردی تو لیا
سیر کے قابل جو تھا دل کا بیابان رہ گیا

فصل گل میں بھی نہ زندان تعلق سی چھٹا
ناتوانی سی مرا طوق گریبان رہ گیا

روز روشن تیرہ بختی سی نہ دیکھا عمر بھر
شمع کے شب کو یا میں اس محفل میں حیران رہ گیا

اشک بہنے کا تیر کو نادم کیا برسات نے
مینھ کی باعث رات میری گھر میں جانان رہ گیا

حسرت پابوس قاتل دل سی نکلی وقت قتل
تیغ کا ناسخ مری سر پر یہ احسان رہ گیا

اثر خونِ جگر میں کیا ہی آب زندگانی کا
نہیں مرتا میں فرقت میں تری اے سخت جانیکا

مزا یہ تلخ فرقت میں ہی عیش زندگانی کا
چراغ گور ہی یا غنچہ شراب ارغوانی کا

کھلی زلف دراز شب چین سی لی میں ہم جیسی
دیا ہی خانہ ویران کو چھپن بیابانی کا

غم فرقت عیادت کب ہی ہم زندگی کو اے
یہان مرجاو تجھی پاتی آب زندگانی کا

[illegible]

کبھی جو شیشۂ لبریز مے کی شکل دیکھی — تو عالم آگیا یاد اپنی مستی جوانی کا
جگر پھٹتا ہے کس کی طرف تو خنجر تکتی ہیں — تردد خانۂ دل میں ہے کس کی میہمانی کا
گیا حق کی سحر انجام میرا ہی برستی ہیں — ہوا لبریز ہی جام میری زندگانی کا
تو لکھی لکھا اٹھایا ہی جو انگو اٹھا نہیں سکتی — بندھا جن سے تو نہیں مضمون ہماری ناتوانی کا

دہان زخم دل کی کھلی کی طور ہیں ناسخ
تصور ہے تجھے کس کی لباس زعفرانی کا

پھرا ہے جو وہی مہ جبین کا کہ ہو خجل چاند چودھویں کا — جو حلقہ ہے زلف عنبرین کا وہ ایک نافہ ہے مشک چین کا
زبسکہ وصف دہان ہیں ہے وہی دہن زبان شیرین — بدنہیں جبتک ہی جان شیرین مزا ہے منہ میں ہی انگبین کا
وہ چشم فتان غیرت ملی وہ زلف پیچان ہی شک سنبل — عذار میں ہے شباہت گل زمین عالم ہے یاسمین کا
یہ جوش گریہ بہار ہے اشک کا کم سا تو دریا ہیں قطرے سے کم — جگر لگی ہیں جہنم شرر ہے آہ آتشین کا
زبسکہ ہے جوش داغ ہجر میں الم سینہ باغ ضوان — برای گلگشت جاتی ہیں غلمان خیال ہے پاس حسین کا
اسی سے ہی عدو کا عالم کہ جیسی دیکھی ہو وہ بیدم — نیام تیغ قضا ہے تم لقب ہے قاتل کی آستین کا
جدا ہو بت سجدہ عاشقی کا دین ہو برباد ہون کسی کا — بنا ہے عشق بتان میں کا نشان سجدے ہی جبین کا

[illegible]

اگر یہ بہا سمند یقین ہی خیال ہم مین چلا / سنا جو ہو آفتاب محشر لہر بدہی داغ آتشین کا

طمع ہی انصاف دوستان سی جمع آشنا فرمائین

گیا ہی ناسخ کی آسمان سی بلند تر رتبہ اس زمین کا

جو دل ہی ٹوٹ گیا کیا ہون شعر تر پیدا / ہوئی ہین شاخ شکستہ سی کب ثمر پیدا

وہ نخل باغ جہان مین ہم نہین کہ ہوتی ہی / ہر ایک شاخ کی دستہ تبر پیدا

گیا ہی آتش غم سی مرا یہہ خشک لہو / کہ مثل سنگ رگون مین ہی شرر پیدا

چمن سی اٹھ چلین اس شکل گلی کو مین / ہوئی ہین آنکہ کی بلبلون کی پر پیدا

شگفتہ غنچہ نہ جب تک ہو بو نہین آتی / ہو چاک چاک اگر دل تو ہو اثر پیدا

جو ہین حسین وہ مفلس کبہی نہین رہتی / گلون کی ساتھ ہی ہوتا ہی گہر زر پیدا

مین بی خبر ہون مگر ہی عشق نہان / ہوئی ہین داغ چہپانی کو موی سر پیدا

یہہ نکتہ اسکی سنہری ہی کرتا ہی کہا / ہیار کی کرین جام سی بہی زر پیدا

خدا سی کب ہوئی ہی مراد ظالم کی / چہپایا باغ ارم کو کیا جو در پیدا

نہ داغ یاس سی گہبرا کی امید / گلون کی بعد ہوا کرتی ہین ثمر پیدا

پس از وفات بھی تاثیر گریہ باقی ہی — مری غبار سی اٹھتی ہی ابر تر پیدا
یہ سرکشی ہی لی افتادگی کی قد بلند — کہ خاک سی ہوی جن خاکسی شجر پیدا
خدا کی کام کچھ آلات پر نہین موقوف — ابو البشر ہوی بی مادر و پدر پیدا
وہ آفتاب ہی پرتو فگن عجب کیا ہی — ہماری سنگ لحد سی ہو لعل اگر پیدا
عدم سی جسنی کیا ہو وجود آبا کا — نہ امہات سی ایسا ہوا پسر پیدا
بنا ہی خاک سی یون آپکا تن پرنور — کہ جیسی ہو شب تاریک سی سحر پیدا
پناہ ملتی ہی خلقت کو مرکز ظالم ہی — جو کرگدن کو کرین قتل ہو سپر پیدا
جہان مین جتنی تھی شہرین وا ہوی خونریز — یقین ہی نہ رہین یون اجابتی گر پیدا
ستارہ سحری ہی اگر ترا در گوش — ہوی ہی تیری بناگوش سی سحر پیدا
لگی ہین موتیونکی پہل تو سونکی تہی — ہوا جہان مین نہ اس سرو سا شجر پیدا
بلای چشم نہ حسن و نہ نغمہ آفت گوش — کرین وہ چین ہی بین جو کو رو کر پیدا

ولہ

جیتی جی عذاب نہین اسکی سوا تدبر خوار — چھٹ کی قید زیست سی لگی تی مین تم تسخیر آ

وصل کی شب سو گیا تھا میں جو غفلت سی عزیز
آنکھہ پھر کہلی نہ میری سی لی تعبیر خواب

عالم اسباب میں ہی سب غفلت میں عزیز
خلق کی آنکھوں میں جا بیٹھی ہی تعبیر خواب

بعد مدت خواب میں آیا جو وہ میں چونک اٹھا
یہہ گنا بخت خوابیدہ ہی یا تقصیر خواب

گر مسیحا کو نہیں میری عیادت کا خیال
پڑ گئی ہی کیا اجل کی یاد میں تاثیر خواب

دیکھنی خواب وصل کو اس سی کیا ہی جب بیان
سنی الٹی ہی سناتی ہی تعبیر خواب

طاقت جنبش شب فرقت کی صدمی سی نہیں
پنجۂ مژگان تر کیونکر ہو دامنگیر خواب

یار سو جائی تو جاگیں طالع خفتہ مری
وصل کی شب قتل کرتی ہی مجھی شمشیر خواب

بوسہ کو جی میں تھی کہ منہہ ہی غفلت کی دلیل
پی ہی پی خمیازہ کی کترا تی ہی یا تیر خواب

اسکی مژگان خواب میں دیکھی سحر بسمل اٹھا
ہو گیا پیغام اجل کا مجھکو ناوک تیر خواب

ہی جو مستی کو عشق ساقی کوثر سی
رات دن پیتا ہوں میں پی شیشہ و ساغر

خون نظر آتا ہی صاف اسکی تن نازک میں
جسطرح سی شیشۂ بلورین میں شراب

ہی دل مجروح کی اس چشم میگون سی شفا
کام مرہم کا کرتی ہی نگاہ پر شراب

گر پڑے ہوں مے کشی سے پائے اندر غیبت مے
تو نشہ اٹھاتی ہے اودر کی تو بہتر ہے شراب

کانپتی ہیں اہل عصیان دست سے بی فزیر
رعشہ دل انسانکو کرتی ہے جو اکثر شراب

لذت عشرت ہوی ہے تلخ کامی سے حصول
ذائقہ میں دیکھ لو کہتی ہے تلخی سے شراب

مے کشی سے اہدون کو اس لیے انکار ہے
تا نہ ان بد باطنو نکی کھولدے جوہر شراب

ہیں جو عالی ہمت انکو مے کشی سے عشق ہے
آدمی کی عرش تک وارثی ہے شہیر شراب

ہوں نجس ہر چند لیکن پاک کر دیگا وہی
جسکی نزدیکی سے ناسخ ہوتی ہے اطہر شراب

کیا تری الفت میں ہے انکا اٹھاتی عندلیب
ہے شکست رنگ گل میں بھی نوائے عندلیب

مثل پروانہ جو اس محفل میں جاتی عندلیب
آگ اپنی آشیانہ کو لگاتی عندلیب

تو ہے ایسا گل کہ تیری نقش پا کی خاک کا
عارض گل کی لئے غازہ بناتی عندلیب

دست جاناں میں جو دیکھی طائر رنگ حنا
اپنے سر پر بازوؤں سے خاک اڑاتی عندلیب

ساعد جاناں وہ جاناں میں بہ تنگ
مرغ دل کا دم پھڑکتا ہے بچاتی عندلیب

ابلہ فریبی تھی جو آکے تری دیوار پر
چومتی ہے غنچۂ گل آج جاتی عندلیب

آج میری داغ سے چھوٹا ہی پہلا یا نسیم ارمغاں لیجا یہ گلشن میں نئی آئی عندلیب

ہم مشابہ تیرے لبوں سے ہوئی ای رشک گل دام میں کیوں پھر آنکو ناحق پھنسا یہ عندلیب

تو ہی وہ گل ہی کہ جسکی ہی نشاں آنکھوں کا یہ تری ہی ہیں تری رو کی گل نقش پائی عندلیب

ہو چلا ہی خشک گل رشک روی یار سی اب نجوا شکوی گلشن میں بہا ہی عندلیب

گل پہ مرتی مرتی اس خورشید پر بھی غش ہوئی اب تھے گلفت آفتابی ہی دہ ای عندلیب

چھوڑ دی گلشن میں نی اس سبا دام ای یہ زر گل ہی کف گل میں بہا ہی عندلیب

رشک سی آتا ہی تا صبح وہ گل پیرہن ساتھ وصل کی شب گیتی ہیں نالو سی کیا ہی عندلیب

ہی یہی مفہوم گلبانگ صریر کلک کی ہی ابھی باقی بہت سا ماجرای عندلیب

ولہ

زمزمہ اس رشک گلکی کہہ رہا ہی عندلیب ۔ آشیاں میں جا کی گل گانی چھپا ہی عندلیب

تیری محفل وہ چمن ہی جس میں ہی رشک چمن عاشقوں کی گوش اتنی جا بجا ہی عندلیب

نغمہ سنج ایسا ہوں کہا ہی سخن کر بعد مرگ زاغ کی منقار میں نکلی نوای عندلیب

داستان صبا و گل چین کی قطرہ جا نکلی ہی بت گل [illegible] عندلیب

باغ میں تجھ سی خجل ہو کر یہ ہر گل نی کہا ۔ کاش مجکو بہی شہپر میں چھپای عندلیب

اڑ دیا اس گل کی رنگ و بو خود آفتاب ۔ بلبلو سی صاف آتی ہی صدا ای عندلیب

ہر گل منقار بیا سن تا کلکی نمین ۔ آتی ہی ہر شاخ گلبن سی صدای عندلیب

عارض جانانکی ہوتی گل کیون ہمسر ۔ ہو گئی صیاد پر ثابت خطای عندلیب

چمن کی مینی کیا رنگین تو ہی وہ گل ۔ تو جلکر سب بال و پر اپنی اڑای عندلیب

ذبح آتش غیرت گلشن مجکو اگر ۔ بس یہی صیاد سی ہی التجای عندلیب

عاشقون کی قدر معشوقونسی ہوتی ہی زیاد ۔ دیکھہ لو گل ہی یاد ہی بہای عندلیب

شمع کی شعلہ کو کر تشبیہ دون گلسی ۔ بزم مین گلگیر سی نکلی صدای عندلیب

اب قفس مین صحن گلشن یاد آتا ہی ۔ عارض صیاد ہین جا جب روای عندلیب

جام می لبریز ہین ساقی فقط مطرب نہین ۔ گل کہلی ہین باغ مین خالی ہی جای عندلیب

چل کی صحن باغ مین بیٹہی ہون رنگین ۔ آج ہر گل کو بہلا دون نغمہای عندلیب

ولہ

زینت دست خوبان گل ہی عندلیب ۔ شاخ گل کو آہ سوزانسی جلای عندلیب

راز پوشی کا شش ہم کو بھی سکھاتی عندلیب
نام شبنم کا ہوا اور آنسو بہاتی عندلیب

جا کی گل دیکھوں آئی منہ سی محبوب کا
ہم کو بھی ہر صبح گلشن میں دکھاتی عندلیب

نقش پا تیرا جو ہی اُس گل کو ہی اے خوش خرام
ہر صدای پای پر شکر نغمہ ہای عندلیب

موسم گل ہو چکا آئی خزاں مر جائیگی
بیچ گلشن میں نشیمن اپنی پای عندلیب

طوطیان محو تکلم کبک پا مال خرام
آفت قمری ہی قامت [illegible] عندلیب

اپنی دل سا جانتا ہوں غیر کی دل کا بھی حال
سوی گل دیکھوں تو ہر گز بی صفائی عندلیب

تو بھی پر کالہ آتش جو گذری باغ میں
پرتو رخ سی چراغ گل جلاتی عندلیب

چہرۂ جاناں ہی ایسا گل کہ ہر دم باغ میں
طائر رنگ حنا نالاں ہی جاتی عندلیب

صحن گلشن میں دکھا کر قامت گلرنگ تو
تو اگر چاہی تو قمری سی لڑاتی عندلیب

آتش گل سی جسی اُسکو سینک دیتی ہی باغباں
دور ہو جاتیں ابھی سب داغ ہای عندلیب

جانتی ہی شاخ گل صیاد تیری ہاتھ تو
خود بخود دیکھوں تیری قابو میں آئی عندلیب

عازم سیر چمن کر ہو مرا گل پیرہن
توڑ کر پھولوں کو رستی میں بچھائی عندلیب

جام مئی خنداں برنگ گل ہیں ساقی بزم میں
ہی یقیں آئی بط مئی سی صدائی عندلیب

بڑھ گیا پائین سے اردن ہی تری بزم رنگین | کیا دوبارہ موسم گل ہی ای عندلیب
دیکھنا اس گل کی ذاتی بھیجی یا جواب | مجھکو لکھا ہی ترا خط لیکی آئی عندلیب
موسم گل میں نہیں تو داغ ہو افلاس کا | آئی آنکھ نکی تر زر گل میں اڑا ای عندلیب
قد وہ بوٹا سا ہوا نام خدا سرو بھی | نغمہ سنجی قمریوں کی ہی بجا ہی عندلیب
وہ بھی جانی خار حسرت کی خلش ہوتی ہی کیا | صانع گلشن لب اس گل کو بنای عندلیب
کیا جنون پرور ہو جاتا تیری عشق میں | دام زنجیروں کی بھی ہی گل تو ای عندلیب
دیکھکر گل کو حقارت سی وہ گل کہنی لگا | بس بھی ہی شاہد رنگین قبای عندلیب

بعد مردن اڑتی پھرتی ہین چمن میں بال و پر
عشق گل میں دیکھ ای ناسخ وفای عندلیب

دشمن جان ہی ہمارا پاسبان کوی دوست | ہو چکی سب آشنا سی سا تلنا ان کوی دوست
ٹیسی مجھ وحشیکی ہنسکی انکی آتی استخوان | الٹ سیتی ہی کبھی مجنون سگان کوی دوست
نامہ میں تیری تھی ٹیکا وہان مکتوب شوق | یاد رکھ قاصد بڑا ہی نشان کوی دوست
لوٹتی ہین خاک میں آنکھیں لگی ہین سوی بام | مرتی ہین معراج پر افتادگان کوی دوست

جی اٹھا مردہ جنازہ جو گیا اُس راہ سے | اُٹھ چلی ہے خلق سو بار امتحاں کو ہے دست

وصف جنت جب کئے واعظ نے منبر پر شروع | صاف میں سمجھا کہ کرتا ہے اپنی [illegible] کو ہے دست

تب یہ کہہ کر اور ایسا کہتے ہیں قدم | [illegible] کو ہے دست

ساری عالم کو جو ہے بے اختیارانہ رجوع | مرکز عالم [illegible] میاں کو ہے دست

جو وہاں پہنچا وہی آگاہ اُس عالم سے ہے | [illegible] کچھ نہیں میں آسماں کو ہے دست

جو وہاں جانے لگا پہنچا کنارے کو رکی | رہ رو ملک عدم ہیں میزاں کو ہے دست

خاک یقا [illegible] خط لی [illegible] | کاٹتے ہیں اپنے کو جیسے سالکاں کو ہے دست

اے اجل ایسا کہیں شہر خموشاں ہے بھی | کیا کروں ملتا نہیں کوئی مکاں کو ہے دست

حاملان عرش اعلیٰ کے یہاں اُٹھتے ہیں ہوش | عرش اعلیٰ سے کہیں بالا ہے شاں کو ہے دست

داغ حسرت ہیں چراغ دیر و قندیل حرم | لوٹ جا دل کس لیے دنیا میں ساں کو ہے دست

غیر سو شیطاں کو ایسا نعرہ سو تیر شہاب
ایسے ہی ناسخ ہیں ہم آتش بیاں کو ہے دست

اس چمن میں ہیں بے شمار درخت | پر کہاں شکل [illegible] درخت

رہ تو [illegible] قد سے لی سایہ   صدقے ہین لاکھہ سایہ دار درخت

[illegible] درون سے کیا نسبت   ہین ہوس انسان اور چنار درخت

[illegible] یہ کیا ہی [illegible]   لگڑی ہین بانہ کر قطار درخت

[illegible] با دہم ہین [illegible]   قد جانان ہی میوہ دار درخت

[illegible] شاد و سدرہ و طوبیٰ   صدقے اُس قد پہ ہین یہ چار درخت

[illegible] نہین ہین ای خوش قد   تیری غم مین ہین اشکبار درخت

[illegible] ہوئی ہین جو اہل متاع   سنک کہاتی ہین باردار درخت

[illegible] دل سی ہین جلتے ہی   سبز کیا ہو سر مزار درخت

[illegible] جو باغ مین ہین کہڑی   رکہتی ہین تیرا انتظار درخت

قد قین میوہ ہاتہہ ہین شاخین   گل ہین رخسار قدِ یار درخت

کبھی مجہ [illegible] ل جلی کی تربت پر   سبز ہوگا نہ جز چنار درخت

ہوئی ہین عاشق انار پستان کا   ہونہ تربت پہ جز انار درخت

[illegible] سی   دوڑی آئی ہین لاکھہ بار درخت

تا قیامت خلل نہین ناسخ
نخلِ غم کیا ہی پائدار درخت

ہی ترا قد وہ پایدار درخت
سجدہ کرتی ہین سایہ دار درخت

اُسکی بالون مین کیون نہ ہون پیچ
گلشنِ حسن کا ہی مار درخت

لی ہر اک شاخ کیون نہ انگڑائی
دیکھین اُس گل کا جب خمار درخت

لاغر ایسا ہون مین کہ میری لیے
ہی ہر اک خار سایہ دار درخت

نسبت اُس گل کو دو نہ گلبن سے
کہ یہ ہی ایک خار دار درخت

سرو آزاد سی ہین شرمندے
سرنگون ہین جو بار دار درخت

دشت مین رُخ جو سوی صحرا کرون
مثلِ آہو کرین فرار درخت

نہین جنبش ہوا سی یہ ای گل
تیری غم مین ہین بیقرار درخت

شجرِ طور کی طرح ہر روز
وہ جلا رہتی ہین ہزار درخت

آنکھین نرگس ہین گل ہی رخ قد سرو
ایسی پائین کہان بہار درخت

نہین گرتی ہوا کی صدمہ سی
تجھپہ کرتی ہین گل نثار درخت

پھر شاخون کی جا دکہاتی ہین — ہجر کی تیغ آبدار درخت
کیا ہم کون ہی ہو ترقی سرو — کہ یہ کہتی ہین باردار درخت
باغ عالم میں بڑہ نہین سکتی — زیر اشجار سایہ دار درخت

ولہ

زلفین شاخین ہین قد یار درخت — تون ایسا ہی مشکبار درخت
سایہ اُس سرو کا رہی مجہپر — پائین جس دشت مین نہ بار درخت
کیا ہی خوش ہو کی چڑہ کیا منصور — دار کو پایا ہی میوہ دار درخت
تو نے مگر رہلائی کیون نکرین — باغ عالم مین افتخار درخت
رنگ اُس گل یہ باغ مین ہو کر — بن گئی سرو گلعذار درخت
باغ کو جاؤن یاد زلف مین کیا — شاخین رکہتی ہین مثل مار درخت
بہولی رم دیکہکر تری آنکہین — آج آہو ہین شاخ دار درخت
تن ہی ہر عضو مین شگفتہ داغ جنون — ہون مین گویا شگوفہ دار درخت
سرو ہی میل چشم تر ہی مین — ہین تری عشق مین یہ زار درخت

میری گت ہے یہ نخل شمع کی طرح | پہولون کی جا ہین شعلے بار درخت
تجہہ بہ مثل انار آتش بار | ہی ای سرو قد یار درخت
نخل تن یہان ہمیشہ ہی پر داغ | پہول الفت مین کیا بار درخت
ہو گئی آب مثل فوارہ | دیکہ کو سرو قد یار درخت
بہا کا دریا یہہ میری اشکونسی | ہو گئی وار تہی جو بار درخت
پرورش پائی ہینی صحرا مین | جای دایہ تہی شیر دار درخت
نخل سی کر کرین شاخین بلند | کہائین پتہر نہ میوہ دار درخت
تو ہی قاتل وہ باغ ہی جس مین | سر منصور پہل ہی دار درخت
باغ شیدا د شرم سی ہی نہان | کہ نہ تہا مثل قد یار درخت
تو ہی جانا نسی باغ مین جو گئی | لگی کرنی صبا کو پیار درخت
تو لگا تا تہہ اپنی شاخون کی | ہوی رہ رہ کی ہمکنار درخت

ولہ

تن پرور ونکی شغل مین کہوی جان عشق | فلک کین ... ہی ...

گردش مین ہی دوئی مین آسمان عبث | اس تنگنای دہر مین ہی دم وان عبث
[illegible] نرم و سخت قدر ارسی ہی | لب ہر جگی گوشت مین ہین استخوان عبث
[illegible] نہین | گردش مین کب ہی آٹھ پہر آسمان عبث
ہوتا ہی درد عشق جنہین وہ یہ کہتی ہین | طفلی مین موت آتی ہوی ہم جوان عبث
ہی بھی ایک تنگ گلستان دہر کا | ای عندلیب آرہی تنگ خزان عبث
خاک چمن مین آب مقدر ہی پر یا | غنچونکی کھل رہی ہین عطش سی زبان عبث
آخر غذای مور ہی ہر جثہ قوی | اظہار زور کرتی ہین پیل دمان عبث
چلمون مین شراب کا قطرہ بہی نا ملا | پیدا ہوی ہی کیا مری منہہ مین زبان عبث
سنتا ہی کون قلقل مینا کے شور مین | ہر سمت مسجدون مین ہی شور اذان عبث
آخر دلا یہ جادۂ لحد مین گرائی گا | ہم ہین سوار توسن عمر روان عبث
ہم پا بہ منہ چلتی ہین کانٹو نہ کیا خموش | ہوتا ہی نعرہ زن جرس کاروان عبث
ہی صبح [illegible] کہان ہی می کشی | کہولی ہی می فروش نی اپنی دکان عبث
ڈالی ادہر گلی مین ادہر آ رہی ہو کئی | ای تنگ ماہ پہنی قبای کتان عبث

روشن ہی تیری نور سی کاشانۂ فلک — ہین آفتاب و ماہ کی دو تابدان ...
تیغ ہلال ہو کی نہ ابروسی کا تیری — پھرتی ہی اندر ... یہ فلک کی ...
صدبرگ سی ادل صد چاک کم نہین
ناسخ تجھی ہی ہوس بوستان عبث

اُس گل کی کان کو نہین گوہر کی احتیاج — ہی ماہ صدف نہین جسی گوہر کی احتیاج
ہمت جو ہی بلند تو ہون داغ یاس سی — ہون آسمان ہی مجھی اختر کی احتیاج
لاغر جو ہم ہین وہ عتاب ناک کا ہی غم — اس خار خشک کو ہی گل تر کی احتیاج
گر بخت ہین بلند تو کیا چاہی ہنر — تیغ ہلال کو نہین جوہر کی احتیاج
گر آتا بھی شہید تنہا ہی پر رقیب — مانند شمر اسکو ہی خنجر کی احتیاج
ہر گل زبان برگ سی کہتا ہی باغ مین — انسان کیا نبات کو ہی زر کی احتیاج
جب آگیا غبار زور سا پہاڑ ہی — کیا ہی لون مین سد سکندر کی احتیاج
جتنا ہو ظرف تنگ ہو اسباب اسقدر — خم کش کو کب ہی شیشہ و ساغر کی احتیاج
شیرین ہین ایسی منہ تہ کہ اُس خوش مذاق کو — شربت کی واسطی نہین شکر کی احتیاج

بقدر کمال ہی حسینون کی بزم مین
اس باغ کو نہین ہی صنوبر کی احتیاج

آزاد ہین بیا ہی زنجیر سی اکی
آمادہ جنون کو نہین لہر کی احتیاج

ایسا ہمیں سو جیسا ہمین ای مدد خدا
تو بھی ہی تقویت کو برادر کی احتیاج

حاجت امام کی بھی ہی ناسخ اسی طرح
دنیا مین جس طرح ہی پیمبر کی احتیاج

کیون کہا میں ای فلک بی یار صبح
ہی شفق سی مجھیہ آتش بار صبح

یہان کسی خورشید رو کی عشق مین
ہوتی ہی ہر رات سو سو بار صبح

زلف سی رخسار کو ہوتا ہی ربط
کیون شب فرقت سی ہی ازار صبح

کھینچکر فرقت مین تیغ آفتاب
ہی ہماری جان کو خونخوار صبح

ہو گئی مجکو شب فرقت پہاڑ
چھپ رہی ہی کیون پس کہسار صبح

وصل کا سامان ہی آج ای فلک
شام سی کر رہنا تیار صبح

حسن کا عالم بھی کیا عالم ہی آہ
زلف جانان شام ہی رخسار صبح

خیط ابیض کی عوض میری لیی
لائی ہی سر پر اٹھا کر دار صبح

[illegible]

وصل کی شب کدھر سے آتا ہے یار — آ نکلتی ہوئی پس دیوار صبح

سینہ پر داغ و چاک ہیں ... — ہے وصال یار میں گلزار صبح

اُس صنم پر توڑ کرتا ہے شعاع — آپ گلی میں [illegible] کی زنار صبح

وصل میں تھا صبح سے بیزار میں — ہجر کی شب بھی ہے بیزار صبح

قہر ہو گر شملہ پر زر تر — دیکھ پائی [illegible] رخسار صبح

چاک کرتی ہے گریبان دیکھکر — کارچوبی مہر کی دستار صبح

شام کیا ہو تیری گھر میں یار بن — نور سی ہے سایہ دیوار صبح

وصل کی شب ہو چکی اندھیری ہی — شام سی دکھلاتی ہے آثار صبح

وصل میں حاضر تو غائب ہجر میں — دیتی ہے ہر شب پیا آزار صبح

وصل کی شب آتی ہے جو تیری ساتھ — تجھکو کرتی ہے مقرر یار صبح

ہے یہاں کسکو شب فرقت میں ہوش — ہو چکی ہو گی ہزاروں بار صبح

وصل کی شب کب ہوئی ہمکو نصیب — شام کو کرتا ہے نور بار صبح

ہے دعا ای خالق لیل و نہار — ہو یہ شام کاکل دلدار صبح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولہ

ہے نازکی میں قامت جانان چمن کی شاخ
ہیں عشق میں ہیں خار کہن کی شاخ

ظالم یہ دستہ ہے تیری انگلی کا بجا
خنجر کا دستہ کیون نہ بنی کرگدن کی شاخ

محروم ہیں کی بخت جو بر زنہیں میں
پیدا ہی کسی طرح نہو جیسی ہرن کی شاخ

ہے کہی پہ جہان یہ اسی تہ وقت
سب کو ہوا گمان کہ ہے سیب وقن کی شاخ

دیکھی ہے چنبیلی کی کلیون سی انگلیان
وہ تیری سب دیا کوہی یاسمن کی شاخ

دکہلائی اپنی فندق پاکی جو تو بہار
پابوس کو چمن میں جہکی نارون کی شاخ

مرتا ہون میں کسی کی انگشت یہ دیکہو
پہر جب یہ تین ہو نار کبد کی شاخ

وصف صباحت رخ جانان اگر لکہون
درکار ہو برای قلم نسترن کی شاخ

معنی ثمر حروف ورق صنعتیں ہیں گل
ناسخ ہی کلک فکر نہال سخن کی شاخ

ہی نکہت گل سراپا وہ بت خونخوار سرخ
کیون نہو جائی برگ گل کی وش زبان سرخ

ہمکو اُس مست کا نشا ہی نزاکت انتظار
کیون نہون اپنی نشہ مے مین بیدار سرخ

[illegible]

ولہ

[illegible]

[illegible]

ہو گئی مارے حسد کے پہاڑوں دشمن سفید
اڑ لہو سے ہو گیا میرا تن افگار سرخ

دیکھ آئی گل سے رخسار آفتاب
ہو گئی گلشن میں شبنم دیکھ کر گلزار سرخ

سنگ کی کہتا ہے تجھے یہ نشہ یا آنسو ہے
دیکھتا ہے جو کوئی بادہ و بار سرخ

خون میں تر رہتی ہیں پلکیں جب سے دیکھا ہے یار
الف گل میں رنگ گل سے ہے خار سرخ

ہے گر کون حال محبوبوں کا تجھے بیشتر
گر ہزاروں رنگ دیکھیں گل تو کوئی دو چار سرخ

گل خدا جانے سیہ و کون سے کا زاہدا
آج تو مانند گل ہے وہ ہر میخوار سرخ

ہوں جو آلودہ نظاہر ہو نہ اُنسے کہاں
رنگ سے بھی اہدا ہو جاتی ہے تلوار سرخ

ہم سر عریانی ہیں داغ سودا کی کہنڈ
فصل گل میں ہے ہر سر شاخ پر شاخسار سرخ

بچہ قاتل ہوں رنگین مجھمیں اپنا خون کہاں
ہے غنیمت اُسکی ناخن بھی ہیں دو چار سرخ

ملکیا لیلی کو قیس پابرہنہ کا سراغ
جبکہ صحرا میں نظر آئی لہو سے خار سرخ

آدمی کیا کر نگاہ مست ساقی کی تئیں
نشہ سے ہو جائے چشم روزن دیوار سرخ

سیر گلشن میں ہوا ثابت گلونکو دیکھکر
ہے بجا دنیا میں رہ دے مردم زر دار سرخ

تیر سی لگتی ہے دل میں بات جو کرتا ہے تو
ہیں لب نازک ترے مثل لب سوفار سرخ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو گئیں ... رنگین بیان چھوٹی جو میرا استخوان
مثل طوطی زاغ کی لکھی ہو وہیں منقار سرخ

ولہ

یار آیا تو ہوئی دیدۂ ناکام سفید
جیسی ہون آمدِ سلطان میں درِ بام سفید

پڑی کل جس اُسکی لب سرخ کا کرتا غوغا میں
ہو خجالت سے ہوئین بادۂ گلفام سفید

دیکھ اُس چشم سیہ کو نہ میسر ہوئی سی
دیدۂ غیر ہوئی مثل گلِ بادام سفید

بل بے طولِ شب فرقت ہوئی اب تک صبح
ہو گئی آہ مری موی سیہ فام سفید

سوجھی مضمونِ بیاضِ رخِ جانان جو مجھے
ہو گیا رنگ مرکب دمِ ارقام سفید

سرخ پوش آئی نظر شوخ یہہ ہی رنگ میں
پہنی پوشاک جو وہ سرو گل اندام سفید

تو پہنتا نہیں جز جامۂ رنگین تو آج
لعن ایک روز ملیکا تجھی خود کام سفید

غرہ کر حسن دو روزہ پہ نہ ای سیم اندام
رنگ سب نکونین ہوتا ہی بہت خام سفید

اپنی رخسار پہ چھوڑی کبھی تو جو نقاب
بنی ای صبح امید ابلق ایام سفید

حرف مطلب جو لکھوں صاف وہ دیتا ہی جواب
بھیجتا ہی مجھے کاغذ وہ دل آرام سفید

تیری محبوب کے قاصد نے کہا کیا سخن
ہو گیا منہہ جو ترا سنتی ہی پیغام سفید

[illegible]

نہیں ہی سبزۂ خط عارضِ محبوب پر فن ہی ‏ ‏ ہوی ہین جمع پروانی پہ اگر شمع روشن ہی

گریبان چاک گل ہی ہین دیوانی [illegible] مستی ‏ ‏ ہوا ہی اشتباہ کوچی جانان [illegible] گلشن ہی

گیا کیون عشق ابرو چھوڑ کر طاق حرم مستی ‏ ‏ نہین شمشیر قاتل [illegible] کا ہی [illegible]

سجای شمع گل ساق بلورین ہای [illegible] ‏ ‏ گہی [illegible]

جلا ہوتا ہی تنکا سی کی شی ہی فرق تن مین ‏ ‏ ہی کلر تک سبقت لیگئی ہی آب آہن ہی

لگا کر آنکھ نظارہ نہیں کر سکتا تھا ہین ‏ ‏ گمان ہی ختم دربان کا درِ جانان کی [illegible]

مین وہ شوریدہ سر دیوانہ تھا جو معدن ہی ‏ ‏ جیرہ جاتی ہین پتھر لوک کا گہری فن ہی

ہماری نالہ ہای پر اثر کی طرز اڑائی ہی ‏ ‏ گریبان چاک ہو گل کا تکیون بلبل کی شیون ہی

تسلی دل کو دیتا ہی تیشہ ہی کان کی دوری مین ‏ ‏ مسیحا ورنہ عاشق ہی مسیحا دا [illegible] ہی

کسی کا روی تابان یاد دلواتا ہی ہر دم ‏ ‏ نکلتی میری قی آہ اک شب کی [illegible]

نہ دیکھا نسبت بہر اس عزت مہتاب کو نی ‏ ‏ چڑھاتا ہی فلک اب گل مہتاب دامن ہی

اسی صیاد کو گلگشت کا کیا آج ارادہ ہی ‏ ‏ ہزارون بلبلین ہین منتظر [illegible] ہی

خبر ہی جان تن کی صیدہ عشق ہین کسکو ‏ ‏ جلا ہی محو ناوک [illegible] ناوک افکن ہی

شفق میں ماہ نو کو دیکھکر حسرت یہ آتی ہے
لہو میرا نہیں لگتا کسی کی نعل توسن پر

رہا جو زندگی بھر عشق مجکو جوش کا ہوگا
چڑہا جاتی ہین آہو اپنی آنکھیں مری مدفن پر

تجہی سا عشق ہی پیدا دیکھتا ہی تری صورت کو
عبث باندہی ہی تہمت بت پرستی کی برہمن پر

گرا دیتی ہی لیکن دو چار آنسو چشم جانا سے
سجاتی ہی وہ نرگس پہول لیتی ہی مری مدفن پر

کسی کی ساتہ ہو کر گرم سوتا ہوں جو زندہ میں
تو یاد آتی ہین مجکو جو پڑی ہیں ہین کفن پر

تصور بعد مردن بہی ہی اک دیوتا بان کا
تو گنبد کی عوض ہی بیچ خورشید اپنی مدفن پر

نہین اس مصحف سے مطلب ہا مین شل غیر رزاء
نہ لگ جاتی کہین اسکا لہو قاتل کی دامن پر

جہاں میں ... ہین ... بیچ
... آفت ... اکی شمع روشن پر

تصور ہی عجب ... در ہین ...
لگی رہتی ہی آنکہیں اپنی جانا کی دامن پر

ہماری جسم کی نظارہ کی کتاب ہی اسکو
تو اپنی حراج پہلی بن تپتی چشم سوزن پر

ہوا ہوں ... ہجر ...
کبہی ... خوابیدہ کا میری کفن پر

ہماری ... تک ... کیا ...
... آ رہا بس ... میں ... میں

... ہی ... شمع ...
... کیونکر نہ ... روشن ...

تپ غم سی ہوا یہ حال ہمارا تیری فرقت مین | لہ اُٹھ نہ سکی ضعف سی طرح قرآن سی پیکان

لگی درد ہوتا ہی کہی کو کبابہ مین | لہ جام و گل مین خندان شگفتہ و بلبل کی شیون

اگر ہوتا ہی اک دانہ بہی اُسمین میری قسمت کا
فلک بجلی گرا دیتا ہی تا سیخ خرمن

رہیو سوادِ خطِ رُخ رشک قمر سی دور | رہتی ہی شام جیسی آہی سحر سی دور
رویا ہون جب ہوا ہی کی یاران و شعلہ | بجلی کو دیکھو بہاگتی ہی ابر تر سی دور
کیا روز بد مین ساتھ ہی کوئی ہمنشین | پتی بہی بہاگتی ہین خزان مین شجر سی دور
لیٹین گی کی حال مین ہم صوفیونکی طرح | بیٹھی ہین گرچہ بزم مین مطرب پسر سی دور
اپنی صنم کو لیکی شب وصل باغ مین | بہاگا مین آشیانہ مرغ سحر سی دور
اسمر تہہ ہی آتش داغ جنون کا خوف | لڑکونکی سنگ بہاگتی ہین میری سر سی دور
مین ناتوان تا نہ وہان تک پہنچ سکون | لیتا ہی کہہ کہ وہ اُٹھی میری گہر سی دور
آتا نہین کبھی وہ نگہ میری داغ پر | شمشیر یار رہتی ہی میری سپر سی دور
معنی یہہ صدی ہین کہ مین دیوانہ ہوا | زنجیر میری پانو کی اتنی ہی سی دور

ہی سوزِ عشق شہپرِ پروازِ مرغِ دل — باروت لب اڑی ہی جہانتک شرر سی دور

یعقوب دل کر غمِ یوسف مین تہا بجا — رونی ہی کی جگہ ہی اثر پیر سی دور

اٹہتی ہین اسکو کیا کہ مین رہتا ہون پاس ان — ایک غیر کا بستر ہی میری نظر سی دور

ناسخ جو اس پہ یکوا اجہنی کا خوف ہے

موی کمر کو کہتا ہی تارِ نظر سی دور

جیتی جی جاؤ نمین کیونکر کوی جانان چہوڑ کر — بلبل نالان کہان جاتی گلستان چہوڑ کر

چاہئی وحشت مین جامہ چاک ہوتا روح کا — دامن قاتل کو لون کیا گریبان چہوڑ کر

وصل جانان مین نظر آیا مہ شعبان مجہے — سبزہ کیا دیکہون خطِ رخسار جانان چہوڑ کر

کاوشِ غم دور ہو میری دل پر انی کیا — خار جاتی ہین کوی صحرا کا دامان چہوڑ کر

روح لیلی کا عبث ہی تجکو مجنون انتظار — بوی گل کب دکرتی ہی گلستان چہوڑ کر

وصل جانان کسکی قسمت مین ہمیشہ ہی دلا — جاتی ہی اکروز آخر جسم کو جان چہوڑ کر

ہو وطن مین خاک میری کو مضمونکی قدر — لعل قیمت کو پہنچتا ہی بدخشان چہوڑ کر

لوی قاتل کو چلی وحشت مین یون صحرا سی ہم — بہا گئی ہین جسطرح سی تیر میدان چہوڑ کر

ہو تی ہی غربت مین کیا وقت پر پیری لڑکی
رنج اٹھائی کس قدر یوسف نی کنعان چھوڑ کر

حور ہی ساقی مرا کیونکر ہی می مجھپر حرام
واعظا کرتا ہی کیا باتین تو ایمان چھوڑ کر

ہو الہی وصل جنت مین ہی مجکو یار کا
کب وہ انسان ہی جو بانکی حور انسان چھوڑ کر

ساتھ کچھ قابو مین لیکر چھوڑ دنیا رہے
جانسی مایوس ہون مین لف جانان چھوڑ کر

سنگ کی صحرا مین ارواح سنگ وخشت ہے
جل بسی ہین جسم کیا کیا قصر و ایوان چھوڑ کر

اعتماد اصلا نہین کچھ بھی جہان پر نگین
اٹھ گیا دنیا سی خاتم کو سلیمان چھوڑ کر

زاہدا کیونکر کرون مین ترک تنہا بادہ
سیر کو آئی تھی آدم باغ رضوان چھوڑ کر

آج تو یوں شاد مرتا ہی تو کل دیکھیو
جائیگا نباش تیری لاش عریان چھوڑ کر

روشنی کی سیر جب دیکھی شب فرقت مین تو
شعلی اٹھتی مجھی سر و چراغان چھوڑ کر

دلبر لو فرقت نہ دیکھی ہو جو برق و ابر کی
خندہ زن جاتا ہی ظالم مجکو گریان چھوڑ کر

عیش تنہائی ہو امردونکی کٹھن سی محال
جاؤن یار رباب کہان شہر خموشان چھوڑ کر

مر گیا کیا ناسخ مئے کش جو باری می فروش
مسجدون مین بیٹھی اپنی اپنی دکان چھوڑ کر

گنتا ہون سر کو بوجھہ مین ناکام دوش پر
رکھتا ہی جلسی تیغ گل اندام دوش پر

جا لیلی کی آستین نہین ہی ناز مین ترکی
عاشق کی مرغ دل کو ہی یہہ دام دوش پر

تو وہ حسین ہی دیکھہ لی گر طفل بھی تجھی
لو دمین جین اُسی ہو نہ آرام دوش پر

لیتا منہہ سی نیک و بد مین نکالون کیونکر اپنی
اخبار کوئی کرتی مین ارقام دوش پر

ای مے کشو نزاکت ساقی کو دیکھنا
لاتا ہی کہہ کی مثل سبو جام دوش پر

یا سر حرم نجا ہی ای پنجہ جنون
بار گران ہی جامۂ احرام دوش پر

تعمیر پر جو مرتی ہین نافہم یہہ مگر
لیجائینگی اٹھا کی در و بام دوش پر

بالو نکا کچھہ اثر بغل یار مین نہین
پڑتا ہی عکس زلف سیہ فام دوش پر

ڈورا مری صنم کی جو گردن کا دیکھہ لین
زنار رکھین صاحب اسلام دوش پر

یہ التجا ہی پیر مغان کی جناب مین
رکھو نہین سباق ساقی گلفام دوش پر

شیرین کوئی نہین ہی مگر کوہکن کی طرح
تیشہ ہی کھڑا ہون مین ناکام دوش پر

بس ہی اُسی کا نقش قدم ہمکو سجدہ گاہ
ناسخ نہی کی جسنی رکھا کام دوش پر

جب تیرہ دل کی پہنچی جو آہ آسمان تک — سیّارے ہو گئے تمام سیاہ آسمان پر

دیکھا ہے ہم نے خوب نشیب و فراز دہر — آنسو زمین پر ہیں تو آہ آسمان پر

خالی نہیں ہے جلوۂ جانان سے کوئی جا — وہ گل زمین پہ ہے تو ماہ آسمان پر

ہے چاند مثل عارض جانان نہ آفتاب — دعوی زمین پہ ہے گواہ آسمان پر

اسفل نہیں ہیں فیض سے اعلیٰ کے بے نصیب — مہتاب ہے زمین پہ ماہ آسمان پر

رکھتے ہیں کس لیے زمین پہ قدم حسین — حالت فرشتوں کی ہے تباہ آسمان پر

میری زمین شعر کا دیکھے جو مرتبہ — تحقیر سے کرے وہ نگاہ آسمان پر

ملوار کو ترا ہ کی باندھے ہے ملک — اُڑنے لگیں ترا ترا آسمان پر

سفلہ کو گو کہ پر لگیں لیکن ہے نارسا — پہنچے کبھی ہوا سے نہ کاہ آسمان پر

دیکھیں جو تجھ سے آگے مقابل میں ہو — ہے آفتاب صاحب جاہ آسمان پر

ایسا اچھالتا ہے مجھے اضطراب دل — ہوتا ہوں گہ زمین پہ گاہ آسمان پر

رفتار یار دیکھ کے ایسا ہوا ہے گم — ملتی نہیں ہے ماہ کو راہ آسمان پر

بیٹھے نہ سر طائر اُس کے دم شکار — پھینکے اگر وہ تیر نگاہ آسمان پر

[illegible]

ہر شب نہ تیری در پہ گدائی اگر کری
ہرگز نہ آفتاب ہو شاہ آسمان پر

ناسخ بھلا دیا ہی وطن کو جو اسقدر
شاید مسیح کی ہی رفاد آسمان پر

زندان میں بھی کوچہ ترا ای یار آتا ہی نظر
بلبل قفس میں بھی گلزار آتا ہی نظر

تیری ہی عاشق کا کمان ہوتا ہی مجھکو جان ...
ٹوٹی بہت جو ناتوان بیمار آتا ہی نظر

...جسی جدا ہیں جیسی ہم ہی صحبت انسان سی رم
غمخوار مرا اک صنم خونخوار آتا ہی نظر

...ہتا دم جسم زار میں ہی دین تیغ یار میں
جینا فراق یار میں دشوار آتا ہی نظر

...اتی ہی ترے عرق ہی مستی شراب عشق کی
بہکا ہوا جسدم کو تیغ یار آتا ہی نظر

...تی ہی مجھ ہی بیزار اندنون ہی مرگ درکار ...
مجھسی تیرا بیمار اندنون بیزار آتا ہی نظر

...ہی ہین جیسی اک نظر آنکھین تری ہی فتنہ گر
مانند نرگس مست بیمار آتا ہی نظر

...خدنگ ای غنچہ لب دل میں ہو ہی عشق کی ...
سینہ کو شق کرتی میں ہی سوفار آتا ہی نظر

ناسخ ہی اب آٹھون پہر مشق تصور اسقدر
جس سمت کرتا ہون نظر دلدار آتا ہی نظر

[illegible]

پاسبان حسن ہی خال اوس رخ پر نور پر   زلفی ہین قفل حفاظت کو تعین کافور پر

باغ عالم مین ہی پہل ہمنی پایا ہماسواے   داغ اوسکی تیغ کا ہی خم کی انگور پر

موذیونکو خانمان برباد کرتا ہی فلک   جب تب آتی ہی آفت خانۂ زنبور پر

کی خدائی کا فرو نہ ای صنم جب حرام   ورنہ کسکی آنکہہ پڑتی تیری تی حور پر

داغ ہی دل زلف و رخ پر جا ہی دونو نکا پاس   مشک بہی تہوڑا چہڑکدو مرہم کافور پر

دیکھکر تجکو کلو نستی پہرا بلبل کا دل   بعد مردن بہی چمن سی بہاگتی ہین دور پر

ہی دعوائی خدائی کر حجاب اغیار سی   ای صنم کتنی ہی دی ہین خدا کی نور پر

رخ اوٹہائی ہین حسینونسی جہان مین بیقدر   بعد مردن بہی نہ آنکہہ اپنی پڑی کی حور پر

جذبۂ عاشق کند جلوۂ معشوق ہی   قبل موسی کی ہوی تہی تب تجلی طور پر

ماہیان چشمۂ خورشید آتی ہین نظر   مچھلیان بالی کی ہین یا عارض پرنور پر

خاک کا پتلا رہ وش وحشی تری ہین   یا الٰہی ہی وبال اب جہد اس مزدور پر

پاک ہی حسن وہ محتاج پردہ کا نہین
حاجت فانوس تہی ناسخ نہ شمع طور پر

بے خطر یوں ہاتھ دوڑاتا ہوں زلف یار پر — دوڑتا تھا جسطرح ثعبان موسیٰ مار پر

سست بنیادی ہے ختم اپنی مکان یار پر — منہدم ہو جائے ندلی آجائی گر دیوار پر

کہتی ہیں سب دیکھکر ابرو کو چشم یار پر — کھینچی ہے تلوار کس بے رحم نے بیمار پر

ہے مژہ برگشتہ مائل ابروی خمدار پر — میل ہے خنجر کو جنسیت سے ہے تلوار پر

گیا نہالی کرم بازاری ہے یوسف کے ہی — پڑ گئی جب آنکھ اک بجلی گری بازار پر

تیر مژگان بھی غضب ہے پر کیا ابرو نے قہر — لٹ گئی لاکھوں جو نوبت آگئی تلوار پر

بیچ مژگان سے جاتی ہیں ابرو کسطرح — ہاتھ کیا رکھتی ہیں کہ چشم اب تلوار پر

آگیا ہو وے فلک میں ساقیا جام شراب — قطرۂ شبنم نہیں سمجھا زبان خار پر

جبسے ہی مجھ ماتوانکو تیر مژگان کا خیال — خلق کہتی ہے یہ ہوا ہے خار عاشق زار پر

تند خو ظاہر میں ہیں باطن میں ہیں باغ بہار — جس طرح کانٹے لگی ہوں باغ کی دیوار پر

دلکو زاہد ہو گئی ہیں اپنی سیہ بختی سے آہ — شمع مینا چاہیے میخانہ کی دیوار پر

ہوئی خنداں زخم ہیں جتنے ہیں تصویر میں مجھے — سبزۂ خط کا ہے عالم مرہم زنگار پر

بے ارادہ طے ہوئی جاتی ہے یہاں راہ عدم — طائر روح رواں کو کچھ نہیں درکار پر

[illegible]

میری گردن ضعف سی اتنی جہکتی ہی کبہی
باڑہ رکہوائی ہی اُسنی آج کیا تلوار پر

ایک اشک گرم ناسخ گر خزانہ مین گری
طعنہ زن فوارہ ہو منقار موسیقار پر

بدنما کبڑی ہین مجہہ وحشی کی جسم زار پر
یون کلہ سر پر ہی جیسی آبلہ ہو خار پر

دور جام می تصدق ہی اگر [illegible]
خون دل پیتا ہی [illegible]

لخت دل سینہ سی ڈہری آتی ہین مژہ
دیکہو اعجاز محبت گل ہین عاشق خار پر

ایسی ہم روئی ہار پروانی رنج کا
پہینکی ہی طائرون کی توتی ہین بیکار پر

اسقدر ہی آگی دست حنائی کا اثر
لیتی ہی چٹکی مین نمک آیا لب سوفار پر

او بت کافر تری موئی کمر کی شبہہ مین
مد توڑتی ہی ہم رشتۂ زنار پر

ہی گل تر سی گل تصویر کی قیمت زیاد
فوق ہی ہیان بی حقیقت کو حقیقت دار پر

گل ہین عرش خلقی سی مقبول نظر اہل جہان
باغ عالم مین نظر پڑتی ہی کسکی خار پر

قطرۂ شبنم گلون پر جلکہ دیکہی باغ مین
سوجہی ہی پہبتی خنک دندان نمائی یار پر

ساغری ہی دم واستاینی ئی مطرب قلم
لکہتی ہین اشعار دیوار و در خمار پر

[illegible]

[illegible]

عازم گلگشت وہ ہی اُٹھ گیا جو آسمان — تانتا ہی شامیانہ ابر کا گلزار پر
بندہ کیا مضمون ہی اُسکی روی تشناک کا — پڑ گئی چھالی زبان کلک کو ہر بار پر
عندلیبین کہتی ہین سنکر صریر کلک فکر — توڑین منقار و نکوا بس زاغکی منقار پر
دیکھکر اوس گل کو ہر غنچہ ہی جیلانی لکا — نالی کب موقوف ہین بلبل تری منقار پر

جان لی عالم کہ کہتی ہی ناسخ می خوار کا
چاہئی بوتل کی ٹکڑی ہون مری دیوار پر

غش مجھی آیا جو مین پہنچا در دلدار پر — پاؤنکی بدلی رکھا سر سایۂ دیوار پر
شعر کہتا ہون کسی کی ابروی خمدار پر — قط ہین میری قلم پر پارہ ہی تلوار پر
میری غم مین اشک ہین گان چشم یار پر — دار بستہ تاک ہی گویا در خمار پر
فاش ہوتا ہی چھپاتا ہون جو مین جلنا را عشق — داغ سودا بنگیا طرہ مری دستار پر
رہتی ہی بس بعد رسن ای جراح ٹوٹا نکی ہی — ہنستی ہین چاک گریبان زخم دامن دار پر
جانتا ہی دیکھکر مجکو اُترتا ہی لہو — پر گمان ہی اُسکو میری دیدۂ خونبار پر
لوٹتی جانان ہین اپنی پر مرحوم ہوتی دیکھکر — پا ہی خفتہ خندہ زن ہین دیدۂ بیدار پر

دور ڈرتی ہیں تنہائی میں صنم مجھ سے تو ۔۔۔ بجلی برسات میں ہی چمکتی یار ۔۔۔

اوسنی لفیں وو کہیں آیا زوال حسن نہیں ۔۔۔ بس خدا اندر وہ چکا جب کی آفت یار ۔۔۔

آسمان کا منطقہ ٹھہرا لیا ہی جس طرح ۔۔۔ وہم یوں مجھی کمر کا ہی تہہاں یار ۔۔۔

ہو دی ہی تصویر شیرین اسلی فرہاد ہی ۔۔۔ روح بھی ٹکا کری سرخشتگی سار ۔۔۔

بیٹھنے کا قصد کرتا ہوں جو کوئی پاس میں ۔۔۔ سایہ جدا ہوتا ہی مری ظل کی دیوار ۔۔۔

ہو نہ دنیا میں کسی کو انتظار خواب تل ۔۔۔ یہ نوشتہ بیاض میں بیدار ۔۔۔

کام کیا ہی مجکو اوسی یار سے تسکین فرار سی
جان دول ہی مجھ اون میں عاشق جیسی کرار ۔۔۔

اٹھہ جیسی ٹرکی موی میان یار ۔۔۔ روکتا یار کران ۔۔۔

ہی نگاہ یار ہر دم میری جسم زار پر ۔۔۔ بجلیاں گرتی کی ہیں سیکڑوں انبار ۔۔۔

جو پڑی وہ ہی جو دیوانہ ہی چشم یار پر ۔۔۔ ہی گریبان چاک سر کھلی ۔۔۔

زلف کی صدمی یاد و ہر سی ہیں تجہہ زار ۔۔۔ دن ہی فرو ات بہار ۔۔۔

ناتوانوں کی الم سی اہل غفلت کو ہی عیش ۔۔۔ خوش ہی سر مطرب لگا جب تار ۔۔۔

لوح تربت کی جگہ شایاں ہی نقش پا | مرگیا ہوں ای پری پیکر تری رفتار پر

خط نہیں ہی مانع نظارہ رخسار یار | گلشن میں نظر پڑتی ہی کیسکی خار پر

گھر میں ہی پیراہن جسم بدار اسکی یوسف نے [illegible] | خود فروشی کب بھلا موقوف ہے بازار پر

جسم خاک آلودہ مجنون [illegible] انکا ہی دیوار سان | ہی عیان وزن کا عالم دیدۂ دیدار پر

ہو گیا میں قتل فرقت میں جو دیکھا ماہ عید | خون ثابت ہی مراس مغربی تلوار پر

بس ہی تدبیر اب انکی بھگا دینی کی ہی | جی میں ہی ہوجاؤں عاشق چند دور اغیار پر

اپنی قسمت میں ہی غم اٹھانا گوارا کیوں نہو | آگ کھانا شاق ہی کب مرغ آتش خوار پر

وہاں وہ انگشت حنائی سی بجاتی ہیں ستار | یہاں دل پر خون کی ٹکڑی ہیں مژہ کی تار پر

جب کیا گلگشت گو گلزار میں وہ شرمگین | پٹیاں بند ہوئیں چشم نرگس بیمار پر

جم گیا ہی اسقدر میرا لہو چھٹتا نہیں | شاخ مرجان کا ہی عالم یار کی تلوار پر

جوش سودا سی سیہ تھا گیا ہی ناسخ کا لہو
ہی سیہ تاب اس بت سفاک کی تلوار پر

عاشق و معشوق سب فانی ہیں باقی ہی خدا | ذرے کیا خورشید غش ہیں روزن دیوار پر

جب غزل لکھتی ہین قامت دلدار پر — تو الف لکھتی ہین چھاتی پہ دم اشعار پر

خوف آتا ہی کسی مغفور کی مژگان نہو — دشت مین ٹوپی نہین دیتا قدم مین خار پر

زینۂ بام ترقی ہی بلند و پست دہر — دم مین پہنچا تا فلک عیسیٰ جب دار پر

ہی میری ضعف کا روز جدائی مین اثر — شام ہی ورد ہوئے چہرہ سکتی نہین دیوار پر

طاق کعبہ پر لگایا ہی کسی نی آئینہ — یا جبین صاف ہی ابروی خمدار پر

شب جو اُلٹی اسنی روی حیرت افزا سی نقاب — چاندنی مثل سفیدی رہ گئی دیوار پر

سر برہنہ ہو گیا جوش حیا سی آفتاب — دیکھکر مقیش کا طرہ تری دستار پر

باغبان کلیون نہو رضوان سی عالی دماغ — آج پہولو نکا ہی طرہ یار کی دستار پر

مجھسی وحشی کا شکوہ سنکی بولا وہ صنم — گرتی ہی بجلی خدا کی ہا اپنے دیدار پر

دیدہ گریان سی جھپکی جو کی تو مثل برق — ٹپ سی آتی ہی مجکو ابر دریا بار پر

دیکھو تا سیخ سر شیخ حرم کی طرف
کیا کلس مسواک کا ہی گنبد دستار پر

تا تیر زلف سی ہی خط روی یار سبز — اُگتا ہی جسم کو اثر زہر مار سبز

عاشق کی دل کی حال سی ہی کسکو اطلاع　　باطن مین پُر شرر ہی بظاہر چنار سبز

اِکدن ہوئی ہی صنوبرِ دلکو نہ ناز کے　　بی برگ ہو کی نخل ہوئی ہی لاکھہ بار سبز

لاریب ہین یہہ گلشنِ فردوس کی شجر　　پہنے ہین کیون لباس کئی ہین اختیار سبز

پستی بلند عالم بالا کو ایک ہین　　کرتا ہی کوہ و دشت کو ابر بہار سبز

تاثیر دیکھو افعی کاکل کی زہر کی　　موباف سرخ ہو گئی ہین لاکھہ بار سبز

گلزار حسن یار کی ہی طرفہ ہی بہار　　عارض پہ خط سبز نہین ہین یہ خار سبز

مینا سی بادہ کا جو تصور ہی ساقیا　　آنکھون کی ڈوری ہو گئی وقت خمار سبز

ہین گل عذار ماہ محرم مین سبز پوش　　گویا کہ پھول سرخ ہین اور شاخسار سبز

ٹھوکر لگی جو توسن باد بہار سے　　مانند برگ سنگ سی نکلین شرار سبز

رو رو کی خط کی غم مین نکالا ہی تونی خط　　سبزہ نہ کسطرح سی لب جویبار سبز

یکرنگ ہر سفید و سیہ ہی بہار مین　　گویا ہی رنگ ابلق لیل و نہار سبز

فیض بہار عالم ہین ہی رنگ آج کل　　سنبل کی شاخ سا ہی مرا جسم زار سبز

عالم تمام صید ہی دام بہار کا　　کرتا ہی جوب تیر کو خون شکار سبز

ہم خاک ہوئی ہیں خط سبز یار پر — مثل گیاہ سودہ ہوا نیا غبار سبز

مارا جنون نے مجکو شروع بہار میں — لازم ہے شاید بیابانہ بر روی مزار سبز

ناسخ کمال یار پہ جوش بہار ہے

کیا روی سرخ پر ہے خط مشکبار سبز

اسقدر زیر فلک اسپر دل آرام رقص — ذرہ ہای ہوں کی گرد و مکو ہی آرام رقص

سیکڑوں مردی بکل آتی ہیں مرقد کی تہہ — فتنہ محشر وہ ہی جسکا رکھا ہی نام رقص

مرغ خوشخوان اس چمن کا ہوں کہ جسکی گرد میں — آسمان طاؤس سا کرتا ہی صبح و شام رقص

لگتی ہیں مینا کی دو دہکو ہزاروں ٹھوکرین — اُڑتی ہین مستی مین سب ہم تذکرہ ی آشام رقص

ہو گیا یہ پیر عیش انیا جوانی سی دوچند — تاہہ مین شیشہ کرتا ہی مئی کا جام رقص

دور دامن ہو گیا ہی مجکو مثل آسیا — بیستاد لکوتیرا ای بت خودکام رقص

عوض طاؤس کی جاکہ مین اک نالہ کرو — بتکدہ مین ہر طرف کرتی ہیں اصنام رقص

تو تہی صیاد او ظالم کہ تجکو دیکھ کر — اُڑتی ہین مل لی تیلی کی سبز دام رقص

جی اُٹھی مردی ہزاروں سیکی گھنگرو کی صدا — واسطی ندو کی لایا موت کا پیغام رقص

ناچنے گاۓ کو کیا رتبہ ہے اسکے سامنے
ہر سخن اسکا ہے ناسخ غنا مزامیر

رکھتی ہیں کل عشق سے شوق قدح جانانہ شمع — گل ہے میں کل بلبل صوت پروانہ شمع
کیونکر اسکے آنسوؤں کا تار ٹوٹے ایکدم — کہتی ہے میرا زبان حال سے افسانہ شمع
دیکھتی ہے علامت جانانکو حیران ہیں تمام — فاختہ شمشاد بلبل شاخ گل پروانہ شمع
اسکی نور رخ کی آگے بوستان بزم سے — دور ہوتی ہے بزنگ سبزہ بیگانہ شمع
شرم سے اڑ جاے شعلہ کیون نہ جگنو کی طرح — دیکھی محفل میں جو رنگ فندق جانانہ شمع
اشک ہالہ آنسوؤں کا دود کاکل شعلہ تاج — رکھتی ہے تخت لگن میں جو کہ شاہانہ شمع
عرس ہے اس شہید چشم مست یار کا — ساغر مے میں چراغ اور شیشہ میخانہ شمع
بزم عشرت سے یایان چاندنی ہی جاے فرش — جانا ساہرا گل کی آنکھوں میں دیوانہ شمع
کیون نہ میں تشبیہ دون لفظوں کو دندان شمع — شمع کا شعلہ ہے چہرہ قامت جانانہ شمع
اسقدر تو گرنی مری سوز دروں کا ماجرا — ہو زبان افسانہ گو کہتی ہی افسانہ شمع
وصل کی معنی یہی ہیں عاشق و معشوق ایک — شمع سے ملتی ہی ملتی ہیں پر پروانہ شمع

بیخودی ناز کے چھوڑا میں مہندی سی شعلہ شمع کی
صاف آتی ہیں نظر اب ساعد یا ہے شمع

جرم اظہار محبت پر کٹیں سر مو قلم
سامنے جاناں کی کیا رو لی ہی گستاخانہ شمع

اک طرف ہی اشک افشاں اک طرف ہی خندہ زن
رہتی ہی اوقات تیری عشق میں مستانہ شمع

اور رکھتی ہی جنون انگیز اب مجکو غزل
داغ سودا کی رکھی دشمن دل دیوانہ شمع

ولہ

ساق جاناں دیکھکر بنتی ہی خود پروانہ شمع
شعر میں اسکو نہ باندھیگا بجز دیوانہ شمع

کیوں نہیں ہوتا تجھی غم عاشق جانباز کا
دیکھہ روتی ہی پڑی لاشہ پروانہ شمع

ایسی تاریکی ہی کم ہوتا ہی نور آفتاب
کب ہی ممکن کر سکی روشن اگر کاشانہ شمع

گر دکھا دی اپنی بالی کی وہ چھپکلی کا فروغ
ہو برنگ ماہی بی آب بیتابانہ شمع

شاہ عادل کی عدالت سی نہیں دنیا میں جور
بزم عالم میں ہی اک جبرئیل پروانہ شمع

لیا نزاکت ہی کہ جب پھیلا کر لگا کھتی ہی راۃ
محفل عشرت کو کرتی ہی آتش خانہ شمع

رہتی ہی بی سبب تیری نام کو ورد زبان
اپنی تنہا میں پروانی اشنا کا ویرانہ شمع

اسلئی ای شمع فانوس میں رکھتی ہیں
حسن بخشا اسکی جہبہ اگر صورت پروانہ شمع

ہون وہ پروانہ کہ در رنگ با وجود عذر لنگ
نکلی استقبال کو محفل سی بیتابانہ شمع

سبزۂ خط ہی ساری جسم مین اک نکٹا و
لب عسل مین ہی مگس قامت ہی پروانہ شمع

لالہ و گلکو گلستان مین بنا دی کر چراغ
شاخ شبو کو کری لو رخ جانانہ شمع

تشنہ می ہی جو منہ سی نکلی ٹپی ہی زبان
چاہتی ہی دست ساقی سی پیمانہ شمع

تیری پابوسی کی حسرت مین جلی کی عمر بھر
لگتی ہی فانوس تو محفل مین ندامتخانہ شمع

جلتی ہین معشوق جانی ہین جو عاشق او رہا
کیون نہ محفل مین جلا دی شہپر پروانہ شمع

اور لکھتا ہون شب تاریک مین غزل
ہی مری آتش زبانی بہر خلوتخانہ شمع

ولہ

ایسا پروانہ زمانہ مین کبھی دیکھا نہ شمع
طور کا شعلہ ہی پروانہ رخ جانانہ شمع

حال دل یا دلبر جانا نہین ہی جسطرح
شہد سی کر جدا جلتی ہی مایوسانہ شمع

جل رہی ہین جو سر آئینہ پروانو کی طرح
آئینہ فانوس عکس عارض جانانہ شمع

دشمنی کرتا ہی جس سی ہو امید دوستی
روشنی جا کی جلاتی ہی مرا کاشانہ شمع

مجھسی نفرت غیر سی اُس شعلہ رو کو ہی تپاک
ہی کس سی آشنا پروانہ سی بیگانہ شمع

ایسی شرمندہ ہی اُڑ جاتی ہی مثل شرار — بزم جانان مین جگہ پاتی شہپر پروانہ شمع

اُسکی بجلی نی نکالی ہی مری حسرت ہیہ آج — سچ تو یہ ہی کرتی کہان روشن مرا کاشانہ شمع

بی خیال روی تابان روشنی ممکن نہین — ہی یہ تاریکی نہین پاتی مرا پروانہ شمع

بیٹھتی دیکھا نہین ہرگز کسی نی ایکدم — ٹُنتی ہی اس بزم مین کو ایسا ساز خانہ شمع

سر یہ سوزان داغ سودا یا وہین تیرا شک — تیری محفل مین کہڑی ہی صورت پروانہ شمع

لنک اس خاطر بناتی ہین کہ تجکو دیکھکر — پھر با بوسی نہ دوڑی آئی بیتابانہ شمع

جانتی ہی وہ مری آتش زبانی ہمنشین — ہو سکی کی بزم عالم مین کبہی کو طانہ شمع

غول بی شعل نہین آتی ہین باری حوصلہ کے — پیچ کر بہا کی اگر دیکھی مرا پروانہ شمع

منہہ دکہا دیتا ہی پروانو نکو کر وہ شعلہ رو — بہول جاتی ہی ابہی سب نازِ معشوقانہ شمع

شاہِ ملکِ عشق ہون مَی یہ بہی لیتا ہون باج — کل چڑہا جاتی ہی بلبل قبر پر پروانہ شمع

بابہہ فقط تو ہی نہین ناسخ دل جانی نثار

بزم مین پروانی ہین سب اور صاحب خانہ شمع

وصل مین تہی وہ تو محفل تو آئی جنگ و شمع — آہ وا فغان داغ سوزان ابھی بہان آہنگ شمع

شعلۂ عارض و دو زلفین ہیں سانچے میں ڈھلے
کیا تفاوت ہے میان دلبران سنگ و شمع

سنگ فرش او شمع پاس اسکی ہیں دونوں دو دور
کیون نہ دیکھوں میں یہ حسن سے ہی سنگ و شمع

روشن اسکی سینہ پر نور سے تی ہی بزم
نور میں یکسان ہی وہ آئینہ بہ رنگ و شمع

داغ سوزان اسینہ آفت شعلہ ہی او دشنہ پر و بال
شعلہ رو یکسان ہی تیرا عاشق کی سنگ و شمع

کھینچی کس نقشہ تری رخسار آتش رنگ کا
کیا عجب یکرنگ ہوکر جاملا زرنگ و شمع

گوری گوری انگلیوں پر قند و نگار رنگ ہی
قدرت حق سی ہی یا توام گل و رنگ و شمع

شعلۂ رخسار ان نگین سی تہا جو ہمکو اس
بعد مردن ہی ہماری سینہ پر ہی سنگ و شمع

حسن یوسف سی ہی پر نور ایسی راہ مصر
روشنی میں تہا برابر میل فرسنگ و شمع

میکشو اس سی یادہ مت کرو زیر و زبر
ہی برای محتسب کافی بس ایک چنگ و شمع

گیسوی شبرنگ و خط سبز روی آتشین
ہی شب تاریک اور فانوس مینا رنگ و شمع

یار میرا سنگدل ہی مین مع ہم مل
دیکھہ لی جسنی کہ دیکھا ہو ربط سنگ و شمع

خاک پر جا کر اندھیری قبر و نمین لیتا مین شاہ
جانتی جب ہم کہ لیجاتی وہان او رنگ و شمع

شمع سان جلتا ہی غیر عشق سی ملتا نہین
ایک ہی ہی وفاداری کا پایی لنگ و شمع

بزم مین ہر شب اُسی کی رشک سی جلتی ہی شمع
شاعرو کیا نسبت رخسار شوخ شنگ و شمع

عاشق اسی مرتی ہین دیتی ہین جی اُس پر پتنگ
ہی برابر شامین دونوں آتش تنگ و شمع

شام سی تا صبح ہی مجکو جواب سیر لقا
سامنی رکھتا ہون اپنی نسخہ فرہنگ و شمع

تہا بقا اگرات ای ناسخ پس محل روان
گوش و چشم اپنی لگائی بر صدائی چنگ و شمع

عریانی جنون نہین میری کام آئی داغ
طاؤس کی طرح ہی بدن پر قبای داغ

سوداگران مشک کا ملتا نہین دماغ
مرہم کی ہی تلاش جو ہمکو برای داغ

جلتا ہون سر سی پاؤن تلک مثل آفتاب
حاصل ہوا ہی ہمکو فلک سی سوای داغ

ہوتا ہی کرم خوردہ گل لالہ جس طرح
ناسور یون ہین میری جگر مین بجای داغ

بیداغ آسمان نی اٹھا کسی کو یہان
ہر ایک مہ جبین نی ہی چھپکا پای داغ

شکوہ نہین ہی جوشش سودای عشق کا
مانند شمع سر سی ہمارا ارای داغ

سودائی ہم ہین ایسی کہ ہر سال لالہ سا
ہوگا ہماری خاک سی نشو و نمای داغ

جراح اپنی پنبہ و مرہم کو دور رکھہ
بہڑکین کی اس سی اور مری شعلہ ہای داغ

کیونکر کلی کی خاطر نازک کو توڑتا	گلشن مین عندلیب سی ہی چھپائی داغ

مرنی کا غم نہین یہ مگر دل سی ہی مجھی	دامن سی اسنی میری لہو کی چھڑائی داغ

جنت کو جاتین کی لیی وہ رخ بغل مین ہم

ناسخ ہوئی ہین جو بعد فنا ہی بقای داغ

دیکھی نہین جہان مین مثل نگاہ یار تیغ	ہوتی نہین ہی جسطرح ہمسر ذوالفقار تیغ

مرگ کی نہی جو دیتی عشق ہی ہی	موج شراب مجکو ہی یار کی آبدار تیغ

ابروی یار و مژہ لرتی ہی آج مجکو قتل	آئی ہین پیر متصل ٹوٹی ہی بار بار تیغ

قتل کیا ہی بخطا تونی جو مجکو بیوفا	جوش سی ہر تار خون اروتی ہی زار زار تیغ

جوہر و نہین جو ہی عیان دیدہ منتظر کی شکل	رہتی ہی دست یار مین ایسی انتظار تیغ

غیر ہی سخت جان مگر نالی جو یہان شعلہ تن	پڑتی ہی جیسی سنگ سی ہوتی ہی شعلہ بار تیغ

تیغ نگاہ یار کا جبسی ہوا ہی غلغلہ	خوف سی مثل شاخ بید ہی بیقرار تیغ

دوستی ہی وہ لاکہہ ہی اسسی نہو کی دشمنی	آگ لگی جو لگ گئی کرتی ہی مجکو یار تیغ

زخم سی غیرت چمن کیسا کیا ہی نخل تن	آج برنگ شاخ گل کہتی ہی جو بہار تیغ

وله

جس مکاں میں ہو تری رخسار کا روشن چراغ
ہی یقین بن جاوین دیوار و در کی روزن چراغ

جب تلک ہی حسن معشوقو نیہ عاشق ہیں نثار
گرد ہیں پروانی بھی جب تلک ہی روشن چراغ

جوش وحشت نی کیا ایسا مجھی آتش قدم
خانۂ زنجیر میں ہونی لگی روشن چراغ

روشنی ایسی ہی اُسکی سینۂ پرنور کی
ہو گیا مجھکو یقین ہی پیراہن چراغ

ہین جو روشن طبع بغض اُنسی کا رو نکو ہی
چور کو جسطرح آتا ہی نظر دشمن چراغ

روشن ایسا اُس گل عارض سی ہی ایوان بام
تیرہ آتا ہی نظر مثل گل سوسن چراغ

ہین جو عم اُنسی مفلس بہرہ ور ہوتی نہین
آتش یاقوت سی ہوتا نہین روشن چراغ

تا نکلی آہ جو یہان نخل سوزان ستم
بن گیا رشتہ فتیلہ چشمۂ سوزن چراغ

گردون روشن آتش داغ جدائی سی اگر
برق سان ہونی لگی بیتابی و شیون چراغ

جھڑتی ہین سنگ لحد سی تا ہین لگنی شرر
میری تربت پر جلاتا ہی تر تو سن چراغ

گولی پروانہ جلی کا تو جلوگا میں بھی
دوستو سر گرم تھا سر دفن چراغ

ہوتی ہی نقصان خرد سی اہل غفلت کو گریز
بجھتی انسان بجھاتی ہین دم خفتن چراغ

داغ حسرت جل اُٹھا گلگشت میں تیری بغیر | آتش رنگ چمن سی ہوگیا روشن چراغ
پھونک ماری غنچہ لب سی اگر وہ رشک گل | بزم میں پھیلائی بجھکر نکہت آتش چراغ
کیون نہو پیر فلک کا حمق ظاہر خلق پر | دنکو جب روشن کری ہی خورشید کا گردون چراغ
اُسنی گل اِسکندری آئینہ میں دیکھا جو منہہ | بن گیا عکس فروغ حسن سی آتش چراغ

جس شبستان میں ہو صائب کلک یا تیغ شعلہ ریز
چاک سازد جامۂ فانوس را برتن چراغ

سنبل تیکونکی جا دیکھی شب تار فراق | ہو گیا ہیں دل کی پستی سی گرفتار فراق
وصل میں بھی ہائی جسد لکو ہوتا تھا اُر | ایفلک تو نی کیا اُسکو گرفتار فراق

ولہ

برنگ گل مجھی کیا چاہی گریبان چاک | اے مثل غنچہ ہزارون ہیں دلمیں پنہان چاک
تصور اس دل صد چاک میں ہی اُس مہ کا | ہوا ہی جسکی اشارہ سی ماہ تابان چاک
ہر ایک لالہ صحرا ہی تیرا داغ بدل | ہر ایک گل ہی چمن میں ترا گریبان چاک
تو ایسا ماہ لقا ہی کہ تیری یانی ہو | کتان کی طرح گریبان ماہ کنعان چاک

یہی وہ عالم ہے کہ وحشی ہے اگہوں بیابان میں | نہ میری عشق سے پیراہن عزیزان چاک

جو ربیت چاہی کرے ملال سے تہی پہلو | صدف کی سینہ کو کرتی ہین نہ بیدا چاک

نہین ہے جادہ مین وحشی پہنا جو مدا پنین | میری فراق مین ہی سینہ بیابان چاک

کیا کلال قضا نے خمیر خاک بتان | یہہ مہر و ماہ پیالی ہین چرخ گردان چاک

لکہون مین شخص ن کا اگر کوئی مضمون
یقین ہی ناسخ ابہی ہو نامہ ہواے چاک

آیا اسیرون کی مین شکوہ تو اصیاد ہم | وہان بہی کہتہ ہر رگ گلستی تہی آزاد ہم

واہم و دنیا الہ جہان ہی انکی انکلیہ مین | یعنی ان کا فریرا دو لکی ہین صیاد ہم

آج کل سی کچہہ نہین اپنی زبان معجز بیان | نطق عیسی کی طرح رکہتی ہین مادر زاد ہم

یہہ مین ہی بیوفا یہہ آسمان بی مہر ہے | جی مین ہی اک اب نیا عالم کرین ایجاد ہم

روک لی اک ہاتہہ کی تا اپنی دست تیغ کو | دی لین تاقاتل نہ پہونچکو مبارکباد ہم

اوسنی تلوارین جو کہینچین یاد پر جون بیان | ہر زبان زخم سی کرنی لگی فریاد ہم

قید ہستی تک ہین تیری دام گیسو کی اسیر | تن سی سر آزاد ہو جائی تو ہون آزاد ہم

جیسے دیکھی ہے گل رخسار جاناں کی بہار
ہو رہے ہیں صورت برگ خزان برباد ہم

حسن شیریں ہوتا نہیں اپنا دہان زخم بھی
کوئی دنیا میں نہوگا جیسے ہیں ناشاد ہم

پہلے تیشہ مارتے خسرو کو اے شیریں دہن
جی نکھوتے مفت اپنا ہوتے گر فرہاد ہم

پہلے ہی عہد سے افسوس سعدی اٹھ گیا
اُس سے مانگی جاکے ناسخ اس غزل کی داد ہم

بند آتا ہے نظر جاتے ہیں سو سو بار ہم
جانتے ہیں یار کے دروازہ کو دیوار ہم

مانگتے ہیں یہہ دعا سونے کے وقت اے یار ہم
ہوں ترے پاؤں کی آہٹ سے کہیں بیدار ہم

عین غفلت میں ہیں مثل نرگس بیمار ہم
دیکھنے کو اپنی آنکھیں کہتے ہیں بیدار ہم

یاد کوئی یار میں ہیں آٹھ دن بیدار ہم
آنکھیں وا رکھتے ہیں مثل روزن دیوار ہم

نقد دل دیتے ہیں ایک محبوب بازاری کو آج
زر سے سودا مول لیتے ہیں سر بازار ہم

یوں جنازہ کو اُٹھا کر سب نے شہر میں کیا
ایک کے دل پر جیتے جی ہی تھے بار ہم

ناتوان ہر چند ہیں پر ایکشب اے رشک ماہ
پھاندیں گے دیوار مثل سایۂ دیوار ہم

خواب غفلت اسکو کہتے ہیں کہ چھینٹوں سے اگر
سبزۂ خوابیدہ چونک اُٹھے نہوں بیدار ہم

بادشاہی کر رہے ہیں از ہوائے فقر ہیں
پائے خفتہ کو نہیں طالع بیدار ہم

یہ سمجھکر خوش نہو واعظ کہ تائب ہو گئے
مے کشی سے وقت پیری میں ہیں بیزار ہم

سارے عالم میں ہیں فاقے بس نہیں ہے اکل و شرب
چھوڑیں کیا ماہ مبارک میں بھی خمار ہم

پھنس گئے ہیں واعظا گرداب دور جام میں
زیست بھر ہونگے نہ اس پانی مے سے پار ہم

جب چبھا کلک میں کانٹا ہمارا دل کھلا
زلف یار کی غم میں ہوئے بیمار ہم

ہوش آنے سے کھلا مژگاں یہ چبھتے ہیں
عالم وحشت میں جنگل کو جاتے ہیں خار ہم

بادہ جنت سے مستنبط ہوا یہ مسئلہ
باغ میں اے محتسب کیونکر نہوں میخوار ہم

ہیں جو غافل اٹھو سولی پر بھی آجاتی ہے نیند
پنبہ توشک پہ ہیں منصور سے بیدار ہم

ہم سراپا راست اور اسکا دہن معدوم ہے
کیوں نہ اسکے قد کو سمجھیں تیر بے سوفار ہم

عمر گذری اک بت کافر نظر آتا نہیں
حشر میں کیونکر خدا کا پائیں گے دیدار ہم

دوڑتے ہیں جبھی قاتل کی گریبان پھاڑکر
رکھتے ہیں کیا اشتیاق زخم دامن دار ہم

نفرت ایسی عشق کی نظارہ بازی سے ہمیں
تکتے ہیں تار نظر کو رشتہ زنار ہم

سب رگیں تن پر نظر آتی ہیں مثل تار
لڑتے ہیں ناسخ جو اک مصرع سے پیکار ہم

دل بسبک وضعوں سی اپنا آشنا ہوتا نہین
سنگ مقناطیس سی کر کہربا ہوتا نہین

خط کو روی یار پر نشو و نما ہوتا نہین
سبزۂ بیگانہ گل سی آشنا ہوتا نہین

تو ہی آغوش تصور سی جدا ہوتا نہین
ای صنم جسطرح دور اکدم جدا ہوتا نہین

ہین جو اپنی مین جو ظالم ہو کی ظلم پر نہین
کوئی جز مار کہین بیال اژدہا ہوتا نہین

فقر سی ایسی میری خاطر کو ہی چسپیدگی
محو اعضا سی نشان بوریا ہوتا نہین

دانۂ باروت بنتی ہین مری تخم امید
تا نہ برق ابر کری نشو و نما ہوتا نہین

نشۂ عرفان نہین جبتک دلا ہی قیل و قال
تا نہ ہو لبریز ساغر بی صدا ہوتا نہین

بلکیا تصویر ہی دلمین تصور یار کا
آئینہ مین جا کی عکس اس کا جدا ہوتا نہین

موذیونکو روندتی پہرتی ہین جسم و رستی ہی
لب سر خار مغیلان بی ریا ہوتا نہین

باغ عالم مین برنگ سبزۂ بیگانہ ہون
غیر پامالی کوئی اپنا آشنا ہوتا نہین

ہو سر سلطنت یا تختۂ تابوت فقر
بی دماغ و دل مرا شاد و گدا ہوتا نہین

بحر وحدت مین یہ عین گوہر گیا مثل حباب
جوب کیا تلوار سی پانی جدا ہوتا نہین

بڑہی جاتی ہین معشوقان عالم اسی پر
کون گل ہی جس کا پیراہن قبا ہوتا نہین

وله

ماہ نو ہی مثل ابرو لیکن اوسکا رو نہین
ماہ کامل صورت وہی مگر ابرو نہین

مشک مین خوشبو ہی پیچ و تاب مثل مو نہین
پیچ ہین سنبل مین مثل مو مگر خوشبو نہین

کون سا تن ہی کہ مثل روح اوسمین تو نہین
کون گل ہی جو ترا اسکی رنگ بو نہین

جام نرگس مین کہان شبنم جو نکلی آفتاب
یار کی آگی مری آنکھو مین آنسو نہین

یاد گیسو مین ہوا ایسہ پیچی سا بدن
مجھہ سی پیچیدہ تی مین موباف ہی گیسو نہین

کیون نہو فرہاد ناکام و خسرو کامیاب
زور زر کی سامنی کچھہ قوت بازو نہین

جسم ایسا گھل گیا ہی مجھہ مریض عشق کا
دیکھہ کی کہتی ہین سب تعویذ ہی بازو نہین

دیکھتی ہین ہنسی مین حسد سی دندان یار
ہین مثل گوہر غلطان کسی بازو نہین

عشق مین بدمست ہون مجھکو کوئی قابو نہین
نشہ ہی جام مئی الفت مین لیکن بو نہین

زلف جانان مین نہین کوئی دل وحشی اسیر
یہ عجب تاتار ہی ایک بھی آہو نہین

ہو گیا ہی بہہ قران آفتاب و ماہ نو
یار کی رخسار آتش رنگ پر ابرو نہین

ہو گیا ہی مثل معنی تار نگاہ اپنا سیاہ
آگی آنکھون کی صنم جبتک تری گیسو نہین

راتدن ناقوس کہتی ہین باواز بلند — دیر سی بہتر ہی کعبہ کر نہین تو نہین
قمریان دیوانی ہین کیونکر گلی مین ہو نہ طوق — باغ مین اک سرو مثل قامت دلجو نہین

وله

زور ہی گرمی بازار ترے کوچہ مین — جمع ہین تیری خریدار ترے کوچہ مین
دیکھکر تجکو قدم اٹھہ نہین سکتا اپنا — بن گئی صورت دیوار ترے کوچہ مین
دیر ویران ہین ترے عہد مین کعبہ ہی خراب — جمع ہین کافر و دیندار ترے کوچہ مین
پاؤن پھیلاے ترے بیٹھ مین پڑا رہتا ہون — صورت سایۂ دیوار ترے کوچہ مین
زور رہبان بگڑ وقت ٹہرتی ہین — ہی مگر خانۂ خمار ترے کوچہ مین
پاسبانونکی طرح راتونکو بیتابی سی — نالی ہم کرتی ہین ای یار ترے کوچہ مین
زور ہی عشق نی بیٹھہ رقیب پروازیکی — ہم ہین زندان مین دلشاد ترے کوچہ مین
آرزو ہی جو مرون میں نہین دفن بہی ہون — ہی جگہ تھوڑیسی کار ترے کوچہ مین
گرتی ہین تیری ابرو کی اشارتی قاتل — آج کل چلتی ہی تلوار ترے کوچہ مین
جیسی جنت مین ہین دریغ نہین ہی — لائین کہ طالع بیدار ترے کوچہ مین

حال دل لکھنی کی ناسخ جو نہیں پاتا بار
پھینک جاتا ہی وہ اشعار تری کوچہ مین

قامت یار کو ہم یاد کیا کرتی ہین	سرو کو صدقہ مین آزاد کیا کرتی ہین
زلف شبرنگ تری ہم یاد کیا کرتی ہین	شب تاریک مین فریاد کیا کرتی ہین
لمعۂ ناز کو ہم یاد کیا کرتے ہین	دیکھکر برق کو ہم یاد کیا کرتی ہین
کوچۂ یار کو ہم یاد کیا کرتے ہین	جا کی گلزارون مین فریاد کیا کرتی ہین
گھر جو برباد کیا ہی ترے سودا مین مرا	خانۂ دل کو ہم آباد کیا کرتی ہین
ہم کسی لیتی نہین نام کہ سن لی کوئی	دل ہی دل مین اوسی ہم یاد کیا کرتی ہین
گذری ہم کوچۂ قاتل سی صبا کی جو نکلی	نکہت گل کو جو برباد کیا کرتی ہین
ہوتی ہین عاشق ہی شکست مین پر پرو خونریز	کیا یہہ جلاد وہ کی استاد کیا کرتی ہین
پھونکتی ہین نالۂ سوزان سی اوسکی جان سب	ہم فقط خاطر صیاد پہ بیداد کرتی ہین
ہوتی ہی آفت خط قہر خدا سی نازل	یہہ صنم ہم جو بیداد کیا کرتی ہین
ملک الموت اگر کہتی نہین تو ہی بجا	قتل کی تیغ پہ ہزاد کیا کرتی ہین

تو وہ صیاد ہی جو وار کی تجہہ پر لاکہون — طائر روح کو آزاد کیا کرتی ہین
انتقام اسکا کہین لی نہ فلک ڈرتا ہون — جہوٹی وعدو نسی جو وہ شاد کیا کرتی ہین

تیرا دیوان ہی کیا سامنی اُسکی ناسخ
جو کہ قرآن پہ ایراد کیا کرتی ہین

ہی عجب رنگ کی وحشت مری دیوانہ مین — جی آبادی مین لگتا ہی ویرانہ مین
ہون وہ مے کش کہ نہ مستی مین کہون ہائے کہی — لاکہہ قلقل کہی شیشہ بہی مےخانہ مین
آفتاب اسمین اگر آئی تو ابن جائی — نور کا دخل نہین میری سیہ خانہ مین
حشر تک جسمین نہی بیہوش ہون السا قی — کاش مے بہری مری عمر کی پیمانہ مین
نازکی سی ہوا قاتل مری حالت کا شریک — یہان لگا زخم تو وہان درد اُٹہا شانہ مین
اسطرح طائر دل ہو تری چہرہ پہ نثار — شمع سی زرد طاقت پرواز ہی پروانہ مین
بال اُڑ گئی کی لفون کی بعد زردی — جسم ہی مثل کی مانند ہوا شانہ مین
عشق مین دل نی پہنسایا تو ہوا عیش کو رنج — نہین اپنی مین وقت جو ہی بیگانہ مین
بادہ شیشہ دل نصب ہی سرور نہین — تبہی عیش نہ مستان ہی کاشانہ مین

بیان تو بجلی ہے سنبھل جاتی ہے آتی آتی ۔ شمع کی ٹھہرین قدم لیا مری بیمار مین

تو ہش کر شوق سے جی کھول کی صرف لیا

خوف بدہضمی کا نا سخ نہیں غم کھانے مین

خون کف سے نک رک گل ہے خار مین ۔ پر زی بر نگ گل ہے گریبان یار مین

داغ جنون کھلی مین ہے جسم زار مین ۔ حیرت سے آتی پہول لگی ایک خار مین

ڈور اختلال کا نہیں زندان یار مین ۔ رشتہ پڑا ہے یہ گہر آبدار مین

جاتا ہے وہ جدہر کو یہہ قد موتی سا تہہ ۔ ریکِ روان ہے خاک میں کوچہ یار مین

پہنچا وہ جبکہ ورین پہنچا قریب مرگ ۔ عمر روان کی طور مین رفتار یار مین

ہے مجکو یہ اشارہ نوروز اب کی سال ۔ جز عشق زلف کچھہ نکروں کاروبار مین

عاشق ہوا ہون و ستو مین اپنی شکل کا ۔ میرا ہے عکس آئینہ روی یار مین

آنسو مین اس طرح ہے مرا جسم ناتوان ۔ رشتہ ہو جسطرح گہر آبدار مین

الّا آن مین تو ارش فندق سے ہی یہ ۔ سونی کی تار ہو گئی تیری ستار مین

سایہ نہ دہو مین ہی نہ آئینہ مین ہی عکس ۔ باقی نہیں ہے خاک مری جسم زار مین

کھٹکا نہیں جہان میں ملا جسکو داغ عشق ‏— دیکھو کہ ایک خار نہیں لالہ زار میں

ہوشل کرد باد بہم ربط باد و خاک ‏— آئی سمند یار جو میری غبار میں

یون کو رہین ہی ساتھہ ہمارے خیال زلف ‏— جسطرح اژدہا کوئی رہتا ہو غار میں

دکھلا کیا کبہی نہ وہ چشم سیاہ کو ‏— انکھین مری سفید ہوئین انتظار میں

اور آتش گل کون ہی جمع سطر گشتین میں ‏— رنگین غزل اک اورلکھو ہمین بہار میں

وله

کہلکر موا ہون حسرت دندان یار میں ‏— ہون در فن وزن کہر آبدار میں

یہان داغ زیب تخل بدن ہین بہار میں ‏— شعلہ سجا ہی گل ہی درخت چنار میں

دیوان ہی ہوا جو گریبان کی ساتھہ جاک ‏— کلبرگ اڑتی پہرتی ہین باد بہار میں

مثل تذرو مرغ نگہ کیون نہو نثار ‏— مانند ماہ نور ہی اُسکی عذار میں

پر داغ سینہ ہو جو کری ضبط سوز عشق ‏— لالہ عیان نہان ہین شرر کوہسار میں

اہل جہان نی فرض کیا ہی مرا وجود ‏— شکل خطوط چرخ ہی جسم نزار میں

آلودگی سی غم میں بچنا محال ہی ‏— خون کا فرون کی لگتی ہی ذوالفقار میں

تھا یا یہ زہر رشک کی ہے دانت دیکھکر — دندان مار بیٹھی دانے انار میں

تجھ طینتوں کو خاک ہو صحبت سے راستی — تھا اژدہا بھی ساتھ پیمبر کی غار میں

مضمون نگاہ یار کی لکھتا ہوں میں اگر — بجلی چراغ بنتی ہی سینے کے تار میں

جو ہیں مآل میں گل صد برگ کی طرح — اوٹھو سپند رنگ خزان سی بہار میں

یارو نہیں لگاوے کوئی آگ جس طرح — لگتی ہی عشق دل کو نہ اختیار میں

مانند برگ گل نہو شعلہ میں روشنی — روشن کرے وہ جو شمع شب ہجر یار میں

موجیں موم کی چلتی ہیں مانند برگ کاہ — سوزش یہ آج تک ہی ہمارے غبار میں

کاغذ کی جا ہو بال سمندر تو میں لکھوں — مضمون گرم ہیں قلم شعلہ بار میں

تڑپا کروں گا حشر تلک میں مزار میں — یارب موت آئی مجھے ہجر یار میں

واعظ نہ منع بادہ کشی کر خمار میں — خون ہو حلال مے ہو حرام اضطرار میں

آنکھیں بتوں کی لگ رہی ہیں لقاے یار میں — ٹہرے نکہو مقام غزالان تتار میں

آوارہ مثل گرد ہوں ہر رہگذار میں — سونپی عنان صبر کف شہسوار میں

کیا خوش ہوں وصل شاہد ناپایدار میں — ہے خاک گرد باد کی صورت کنار میں

ڈوری ہی نہین ہین نشہ کی جتہان یار مین — اہو اسیر ہوگئی دام شکار مین
رو یا لپٹ کے مین تو لگا کہنی ہنسکے یار — مانند ابر برق ہی تیری کنار مین
دونا ہی حسن سانپ نے ڈالی ہی کینچلی — موباف کیا ضرور ہی گیسوی یار مین
جس نی یہ وہ سوار ہوا ایشکر کیا — شیرین ادائیان ہین یہ اُس شہسوار مین
اُڑتی ہین تارے کرمک شبتاب کے طرح — گریا ہون آہ کر مین شب ہجر یار مین
بی لطف وہ مزہ ہی نہو جسمین لخت دل — روز ازل سی ربط ہی گل اور خار مین
اُس سرو قد کا دست حنائی ہی شعلہ رنگ — یا آگ لگ رہی ہی یہ برگ چنار مین
بی یار خم مین یون نظر آتی ہی موج می — جس طرح اژدہا کوئی بہر رہا ہو غار مین
آنکھ ہی تو باطن انسان کی دید کر — کیا کیا طلسم دفن ہین مشت غبار مین

ناسخ وہ محو عشق ہون نہ سمجھا مین لطف یار
بہر عذاب سانچ جو آئی سزا مین

پہر گرد ہون آسمان بنا زمین سی مین — ہی جی مین داغ سجدہ مٹاؤن جبین سی مین
کافی ہی سر پہ داغ جنون دل مین نالہ ہے — بیزار ہون فلک تری تاج و نگین سی مین

تصویر یار آئی جو مجھی کھینچ دی کوئی | سمجھاؤن مرغ دل کو گل کاغذین میں
کہتا ہی چین گیسوی مشکین میں دل مرا | کچھ مرتبہ مین کم نہین خاقان چین سی مین
آیا نہ کہکشان مین یہ عالم نظر کبھی | کیا جلوی دیکھتا ہون تری آستین مین
ذرات ہی ہی سفر خشکی و تری | رکھتا ہون کام شعر کی بحر و زمین مین
ہی انس چین گیسوی مشکین سی بسکہ | رکھتا ہون نفرت اتنی ہی چین جبین مین

ناسخ نہو جو مکس خوان اغنیا
سنتا ہون یہہ سخن لب نان جبین سی مین

بھرا رہتا ہی خون دل ہمیشہ دیدۂ تر مین | شراب اسکی عوض کیا بیچ کی ساقی ہی ساغر مین
جو وہ خورشید تابان خلق سی بیٹھی ہی گھر مین | بجائی ذرہ جاتی ہین نکلا ہین روزن در مین
ہماری دل مین رہتا ہی تصور تیری آنکھونکا | کہیں ہین پھول نرگس کی کہان شاخ صنوبر مین
نہین ہین یہہ صنم پھولی جو جھنکی سی نکالی ہین | چھپی ہی عین آتش ہون شرر جیسی سی پتھر مین
نہین جلتا سر و سبزہ خط آتش رخ سی | تفاوت یہان نہین پانو ہین اور بال سمندر مین
گلا قتل مین ہمنی کیا مرا لی کی کٹوایا | مگر کھولا ہی قاتل قند تونی آب خنجر مین

میرا رعنا غزال آگر بحد پر جا نہیں سکتا
تہی کلدام کا عالم یہان بہو لونکی جان دینی مین

لیا ہی اوس سراپا نور کو تحریر خط ہمنی
بجا ہی باندہی گر بازوی آئینہ منور مین

لب جان بخش جانان پر ہوا آغاز سبزہ کا
نہین معلوم کائی جم چلی ہی کیا یہ کوثر مین

زبان شمع اون تک آئی جو اوسی نظر آیا
لگی ہی ایک پارہ یاقوت بہی اس سلک گوہر مین

صف مژگان مین اوسکی چشم وحشت زا نہین ناسخ
گہرا ہی کوئی آہو نیزہ بازونکی بیچ لشکر مین

یہان ازل سی داغ سودا ہی دل آگاہ مین
سنگ اسود جسطرح ہو نصب بیت اللہ مین

جا سکی کیا کوئی اوس قاتل کی جلوہ گاہ مین
سایۂ مژگان بچہا دیتا ہی کانٹی راہ مین

فیلسوفی محتسب کے دیکہنا ای میکشو
توڑتا ہی شیشۂ می میکدہ کی راہ مین

آبرو ریزی جو غیرونکی ہوئی آفت گریز
آب پانی ہو گئی میری شہادتگاہ مین

خلق نی بہتان باندہی گر کہے کمر
ہی کہا اوسکا دہن ایکبات ہی افواہ مین

حسن جانان ایکعالم پر رہی ممکن نہین
یہان کمی بیشی ہا کرتی ہی نور ماہ مین

دلمین رہتا ہی پر آنکہونکو نظر آتا نہین
کیا تفاوت ہی بتا اوس بت مین اور اللہ مین

وہ بہشتی ہو لگا بھرنے جو پانی یار کی | دل لو میں آیا نظر خورشید یوسف چاہ میں
ہوں ستی تا پیر کا قائل جو ہی مضمون شوق | یار کو مکتوب پہنچا مہ بہ مہ راہ میں
ہی وہ مجنون جو نظر آتا ہی آسمان | تو ن لیلی ہی جنون انگیز اس خرگاہ میں
مثل نرگس ایک تکی ہین آنکھین منتظر | تھک گیا ای گل تیری فرقت جانکاہ میں
ہین ملازم بادشاہ حسن کی سرکار کے | ہم فلوس داغ حسرت پاتی ہین تنخواہ میں
بعد مردن اسکو حسرت اسکو ہی حسن نصیب | فرق آتا ہی نظر آیا گدا او شاہ میں
جسم کاہیدہ ہی عشق ال ہی عرزان دو عشے | شعلہ آتش نہان ہی اپنی برگ کاہ میں
رنگ محفل ادبی امین ہی ہر گاہ | شکر یہی طمر رہین وسکی پہنچا کاہ میں
خوش عبث ہوتی ہین شادان ہاہ نو کو دیکھکر | اک مہینا عمر کا ہوتا ہی کم ہر ماہ میں

سر ہو نکی آستانہ ہی او ٹھی حشر تک
یہ دعا ناسخ کی ہی بارب ترا درگاہ میں

لی سبب کیونکر کھوں ہر گل ہنسی ان باغ میں | تجہہ کو دیکھا ہی جو نرگس ہنسی امان باغ میں
یوں تصور ہی اک داغ میں اس حال کا | جسطرح کبک نی ہین خرامان باغ میں

نکہت عنبر کی طرح لٹتی ہے ہاں ہر موج نسیم
موج گل لے جا رہی ہے بار ریحان باغمین

پھونکتے ہیں ہر برگ گل کو توڑ کر منقار سے
بلبلیں دیکھیں اگر رخسار جانان باغمین

جوش تن دل کا ہوا ہے کوہ جا ہانکو [illegible]
آتی ہے بات تو جاتی ہیں افسان باغمین

دیدۂ قمری اگر روشن ہو ان تیری نور سے
سرو بن جائیں ابھی سرو چراغان باغمین

قطرۂ شبنم نہیں اے رشک گل تیری حضور
عجز سے گل نے نکالی ہیں یہ دندان باغمین

تیرے مین ہے عندلیبو نیر سمندر کا گمان
ہو گیا آتشکدہ ہر اک خیابان باغمین

اوٹھ گئی ہے کیسا کو روی شعلہ افشانی [illegible]
عندلیبیں ہو گئیں سب مرغ بریان باغمین

سایۂ [illegible] خورشید کی طرح پنہان [illegible] داغ
ہو گئے ہیں گل تیرے آنے سے پنہان باغمین

رنگ عشرت کر گیا ہے [illegible] باغ و بہار
مجھکو حیرانی ہے گل کیونکر ہیں خندان باغمین

ہاتھ آئی ہیں جو جیسی داغ عشق اے رشک گل
نخل گل ہیں صورت طاؤس رقصان باغمین

نکہت [illegible] شبنم کی سونگھنے والی ہیں ہم
بوے گل سے ہو [illegible] باغ اپنا پریشان باغمین

[illegible] گلگشت کی [illegible] سمجھی [illegible]
سیر کو اوترا افلاک سے ماہ تابان باغمین

وہاں ہزاروں ہیں بیان جا کے [illegible]
مجھکو یاد آتا ہے [illegible] جانان باغمین

[illegible] کو نہیں جانے کی کام
باتیں کانوں نے سنیں آنکھوں نے صورت دیکھی
اب نہ [illegible] طالب ہے پیغام کی کام

وله

[illegible] کی حاجت نہیں
[illegible]

پیشتر نشۂ ایجاد سے بیہوش ہوں میں
خم گردوں بھی تھا جبکہ مے نوش نہیں

بہا کتا ہوں مے گلرنگ سے میں کوسوں دور
فرقت یار میں مستوں کا مگر ہوش نہیں

حسرت وصل میں دریا کی طرح بہتی ہیں اشک
مثل ساحل ہمہ تن وز و شب آغوش نہیں

نازسے خنجر قاتل نہیں ہوتا عریاں
ہوس قتل میں مدت سے کفن پوش نہیں

قطع کیں لفظ تو گرد الم اسنے قلم
تو سبکدوش ہوا کیوں نہ سبکدوش نہیں

نہیں ممکن خم گردوں میں ٹھہرنا میرا
مستے عشق سے وہ بادۂ پرجوش نہیں

ہمہ تن وصف سراپا صنم میں ہوں زباں
ایک وصف دہن تنگ میں خاموش نہیں

یار آتا ہے عیادت کو نہ توانائی ہے
تیری خاطر سے بھی اے موت فراموش نہیں

اپنی آواز سے یہ انس ہے مجھکو ناسخ
مثل دف بزم جہاں میں ہمہ تن گوش ہوں میں

جو بیکیادہ میں اونکا بھی حج انہیں
مقام عشق یہ ہے کعبہ کا مقام نہیں

نگار تیغ زباں ہوں بیان زخم دہاں
دہان زخم سزاوار التیام نہیں

جو مجکو یار نے مارا تو غیر کو کر قتل
عزیز وا سکی سوا اور انتقام نہیں

نہین جہان مین کوئی منکر امام ایسا — کہ شیخ شہر کی سبحہ مین ہی امام نہین

عروج حسن مین کیونکر ہو تجکو بیم زوال — تو آفتاب فلک ہی چراغ بام نہین

نہین حلال کوئی شی یہان بغیر شراب — اسیطرح سی بجز توبہ کچھ حرام نہین

تمام صفحہ عالم ہی ایک ہی صفحہ — سر کتاب کا یہ اک ورق تمام نہین

نہ سجدہ در جانا نسی سر اوٹہاؤن کا — یہ وہ نماز ہی جسکا کبھی سلام نہین

تمام خلق ہی گردش مین چرخ مینائی — بس ایک قابل گردش ہمارا جام نہین

محال پیری مین ہی لطف نوجوانی کا — چراغ صبح مین نور چراغ شام نہین

جو خنجر چاہی دلا کر نہ عشق ابروئی یار — یہی ہی تیغ کہ جسکی لئی نیام نہین

زمانہ محو ہوا دل جو ہی سلکی پہ محو
میری نگینہ مین ناسخ کسی کا نام نہین

بساؤن نافہ مشک ختن بہ باف گیسو مین — لگاؤن سرمہ تیری خاک پا کا چشم آہو کا

جھکی ہی سبتی ہین پلکین پھر سجدہ طاق ابرو مین — لکھا ہی آیہ سجدہ مقرر صفحہ رو مین

چمکتا ہی سنہرا رنگ کیسا اوس پری رو کا — کہ ہی جز و بدن سونیکا تعویذ اوسکی بازو مین

ترا اوچہ وہ گلشن ہے کہ جب اوسکا خیال آیا
زیادہ ہو گئی سب داغ دل ہو لو نشی شعلہ بدن

جو میزان خرد ہو مین برابر سنگ و علی
ہمیشہ سنگ زر ہو زن ہی پلہ ترازو مین

دکھایا کہکشان مین جلوہ عکس قوس قزح ہو
لگی رنگون کی جب بند باندہی اوسنی ابرو مین

عوض افسونکی جادو کرم ری اشعار ...
کہ وقت فکر دل تہا ہی اوسکی چشم جادو مین

خط رخسار جانانکی تصور مین جو رہتا ہو
تو ہی دُر نجف کیطرح مو بال یک ... مین

کہان وہ بو کہ جس سی مشک اذفر کا لہو سوکہا
بہ رنگ لف گو ... آتی ہین ناخ آہو مین

کسی مسجد مین خم ہوتا نہین مانند کلہ ...
جہکا ہی سر مرا جب سی تری محراب ابرو مین

ہزارون پا بزنجیر اوسکی یہ پابندہی ...
تفاوت ہی ... دلجو مین اور سر و لب جو مین

کبھی ہی ہیان عارض کا کبھی ... قرہ و گلو
کبھی مین جا رہا پہلو مین کبھی گلزار پہلو مین

خیال وہ جی جانان مین جو ... نہ ...
عیان ہو پنجہ خورشید پانی ... مین

کسی مین نرکسی مین سنگ ... ہی بہر قسمت کا
برابر گرچہ ناسخ دونون پلے ہین ترازو مین

دل بیتاب سی ہی پیچ و تاب الجہانکے گیسو مین
کہ تہا سیماب جیسی ... اعظم مار جادو مین

بدن ہی گورا گورا اور چہرا ہی ببہو کا — لگا یا ہی گل لالہ خدا نی شاخ سنبل مین
ہوا سی بال ودکرا ئی ہین جو اوسکی چہرہ پر — غزال چشم شوخی کر رہی ہین جیسی کہ سنبل مین
گذرتی ہی نسیم زلف یار اس راہ سی اکثر — نہو کی روزن دیوار سی بوے ناف آہو مین
مشک اسقدر تیر نگہ سی ہین سراپا ہون — کہ ہی سوراخ موتی کی طرح ہر ایک پہلو مین
ہزارون قتل ہوتی ہین مگر یہہ اندازسے — نہ لگتا ہی نہین ہر گز لہو شمشیر ابرو مین
تصور اب ہو کر موقوف ابدل تیر مژگان کا — ہوی ہین خاک تودہ کی طرح سوراخ پہلو مین
لگہا ہی نقش کوئی ساحر کا خون عاشق کا — نظر آتی نہین یہہ لال ڈوری چشم جادو مین
گمان ہی جا پر ابروہونیکا اوس ماہ پیکر کا — عیان ہی ابرو ونکا عکس یہہ آئینہ زانو مین
کوئی سر رکہہ کی سجدہ کیا تہا خواب میں اسکی — رہی ہی نکہت زلف معنبر میری زانو مین
اگر پرتو فگن گلشن میں وہ خورشید تابان ہو — ابھی پڑتی ہین عکس گل سی تجالی لب جو مین
تری بس میں ہی مجکو دیکہتا ہی جو کی کہتا ہے — کوئی انسان آ جائی کسی انسان کی قابو مین

تری آنکہیں نہیں یہہ دو نو پلی ہین ترازو کی
یہہ نیک و بد کو تول نا سیکہ اس ترازو مین

خامشی مجکو ہوی قفل دہن از روز ازل
چہٹ گیا مشغلۂ شعر و سخن از روز ازل

دہن یار کی مانند ہوا ہی معدوم
ڈہونڈہتی پہرتی ہین ہم اپنا دہن از روز ازل

گم ہوی ہی یی کلبا تک سی یاد منقار
کیون نہون گم فغان لحن زغن از روز ازل

رشک سی موی کمر یار ہون سی باریک
گیا ہی کاہیدہ ہوا میرا بدن از روز ازل

ناتوانی نی کیا مردہ مجہی جیتی جی
پیرہن تن پہ ہی مانند کفن از روز ازل

زیست سی تنگدل ایسا ہی اب قید مجہے
نظر آئی جو کوئی چاہ ذقن از روز ازل

ہین خفا مجہ سی اہل وطن کی ناسخ
مجہسی چہٹا نظر آتا ہی وطن از روز ازل

ہوئین جو ہر ایک تیغ ابروی خمدار مین
ورنہ وہ بیکار ہی ہو بال حسن تلوار مین

آفتاب حشر ہی انتقام اسکا جو ہم
چین کرتی ہین کسی کی سایۂ دیوار مین

دم بدم کوڑی لگاتا ہون بسان وقت آہ
توسن عمر روان ناکرم ہو رفتار مین

خط کو ہی در نجف کی بالعکس تشبیہ تام
کچہہ نہ فرق آیا فروغ عارض دلدار مین

مردمک دانہ ہی ابہر مرغ دل کو دام مین
نشہ کی یہہ لا اٹہی ہی چشم مست یار مین

جو حسین ہی کہر مین اوسکا بیٹھنا مشکل نہین
ماہِ کنعان کو پہرایا حسن نے بازار مین

ہی کمان خط کا جسی تجہیز ہوا اوسکا سیاہ
پڑ گیا ہی عکس زلف آئینۂ رخسار مین

برگِ گل ہر ایک ہی غنچۂ گل ہی قفس
جا ہی نالہ نکہت گل ہی ہی منقار مین

چار پاہی کو ہی جا نہین تیری سیاہ
زاغ نی پابند ہی لی بنا آشیان گلزار مین

تہا بجا شیر یا در شیر جوئی کوہ کن
پرورش پائی ہی میری اس کہسار مین

میری اشک گرم بہتی ہی قطرہ پڑ گئے
لاکہہ چھالی زبانِ مرغ آتش خوار مین

آتش رنگِ حنا سی قفص مین کہتی ہی ہاتہہ
سیکڑون بل پڑ گئی موی میان یار مین

ہی تصور رات دن اک یاسمین رخسار کا
کیون نہ آجائی سفیدی دیدۂ بیدار مین

غسلِ میت جسکو کہتی ہین وہی غسلِ شفا
موت ہی بحران کامل عشق کی آزار مین

دیکہکر چشم ترِ عشاق کو کہتا ہی وہ
قطرۂ شبنم ہین جام نرگس بیمار مین

ایسی لکہہ سکین مضامین ناسخ نازک خیال
یک قلم اوراق گل ہون دفتر اشعار مین

دیکہہ لی جو راستی حب وہ چشم یار مین
پہولی کیون سرسون نہ چشم نرگس بیمار مین

لخت دل غنچے پہ روئی آنسوؤں کے تار مین — دانۂ یاقوت ہی ہین موتیون کے ہار مین
سیکڑون گردنکی ڈوری کیجیے او ستمگر — پاڑہ کا دوڑا وہی قاتل کی تلوار مین
بہر کی مشکین آبلونکی پٹا دیجیے سنبل — پڑ گئی ہین پانو سی کانٹی زبان خار مین
چہرہ پر یا سوز وہین خون فشانی کی لئی — اور آنکھین ہین کسیکی روزن دیوار مین
کیا عجب تار کفن بنجائین کر تار نگاہ — جان نکلی ہی بن ہی حسرت دیدار مین
کچھ نظر آئی نہ او کافر مجھی تیری کمر — سالہا الجھی رہی تار نگہ زنار مین
مار ڈالا بات مین ٹھوکر سی زندہ کر دیا — سحر ہی گفتار مین اعجاز ہی رفتار مین
رسم ملک حسن بہی ہی گل فروشونکی طرح — داغ سودا بیچتی ہین لالہ رو بازار مین
آفتاب عارض تابان نظر آتا نہین — سایہ سا [illegible] اٹھتا ہون کہ دیوار مین
کیا لطافت ہی کہ منہ مین پان جب اوسنے لیا — سبزہ خط سا نظر آئی لگا رخسار مین
فصل گل ہی سارے خارستان گلستان ہوگئی — لخت دل مژگان مین ہین جون کف پا خار مین
موسم گل گر گیا پروانہ باغ دہر سی — یہان ابہی تنگی ہی بھر آشیان منقار مین
طرز اوڑائی ہی ہماری نالۂ دلدوز کی — چھید پڑ جائین نکلون منقار موسیقار مین

[illegible]

ہمصفیرو گوش آواز اور اکیدم ہو   نالۂ موزون ہین کچھ پائی ابھی منقار ہین

ولہ

ہی ستارہ وہ ذنب یا رخ ہی لف یار مین   خال ہی خورشید مین یا تل ہی رخسار مین

دیکھہ لی گر سلک مروارید زلف یار مین   دانت ساری کند ہو جاوین دندان مار مین

ہم زبان شمع سی بنتی ہین ہجر یار مین   چاہیی کہل کہل کی مرنا عشق کی آزار مین

بد نما ہی کیچلی جبتک ہی جسم مار مین   حسن ہی باف سی وہ چند زلف یار مین

میری دل مین ہی غم خال و خط جانان سی داغ   مشک بہی تہوڑا چہڑکدو مرہم زنگار مین

گو گر آنکھہ ہو جی بن وہ ہو کم ممکن نہین   موتی ہی کثر سفیدی لی پر دیا یار مین

شکل شانہ عشق گیسو مین ہوا ہی چاک چاک   مار گیسو سی لگین تا کہ دل افگار مین

ہی انرکسکی نگاہ تفرقہ انداز کا   بلبلین ہین دام مین آوارہ گل بازار مین

آ گئی بازار یوسف کی وسن یوسف کی گیا   منہہ کہا لی ہی لگا دی آگ جو بازار مین

جو کہین خونخوار او نکو سج دنیا مین نہین   خندہ ہی موجود جب دیکہو لب سوفار مین

کب چہتی ہی ندا رسا مندیونکی ابد مرگ   استخوان لگتا سی ظالم کا مرکے سوفار مین

[illegible]

راہ خونریز مین او قاتل جو اٹھاتی قدم ‏ چلتی چلتی ٹوٹ پڑتی جہالی تیری تلوار مین
آفتاب حشر بھی مجکو بجا کر جای گا ‏ سو نہو الا ہون کسی کی سایۂ دیوار مین

ساقی کوثر پلاتا ہی مئی خم غدیر
مست ہون ناسخ مین عشق احمد مختار مین

دشت وحشت مین مجھی فکر ثیاب ہی نہین ‏ خار ہون لیکن خیال گوشۂ داماں نہین
باغ مین وہ گل ہی خندان ناسخ گریبان نہین ‏ ہی طلسم تازہ خالی رقت ای ان نہین
ڈر نہین کر وقت بیعت آئین با طفل اشک ‏ شیر کی ناخن کی ہیکل ہی صف مژگان نہین
ایک شب آفتاب اوس سینہ بان دو ہلال ‏ ہین عیان و معجزہ نبی لب جانان نہین
مثل فانوس خیالی گر تصور مین بہی ہین ‏ لون ہی اوس شمع کا جو ملا کر دان نہین
نور رخ مین ہی عیان پنہان وہ بیٹھ آفتاب ‏ تیرہ ہی ماہ اوسکی برابر اختر تابان نہین
خار او خوکر ہین باغ جہان مین ہم نصیب ‏ موسم گل مین شگفتہ غنچہ سا کیا ہم نہین
شکل صاحب دید دیکھی ہی ہی فرق ‏ زخم مین ہر چند خندان لیک خندان نہین
جای گا نور سحر بھی مشک افشان ہی فلک ‏ سایۂ زلف صنم یہ شب ہجران نہین

ہنسی گل دیکھی اگر روئی سحاب ہو سکو خاک
نرگس شہلا نہ ہر رنگ بدیدہ حیران نہین

دونو عین آنکہ جیسے نکھ میرے ہم دیدہ جلکہ
پر کرون کیا زخم لالہ میری لی نشان نہین

لاغری سی ان پر ہمیں ہے تم لیکن جہان ہے
جسم سی تم نقصہ پر وہم سی جان نہین

کیا عجب گر میکشی ہے عہد پیرین مباح
شرب اکل طفل ہی ہے میں اگر دندان نہین

کو نظر آتا نہین لیکن دہان یار ہی
کون کہتا ہی جہان میں چشمۂ حیوان نہین

نامۂ اعمال ناسخ ہی تری زلف سیاہ
آفتاب حشر ہی یہہ عارض تابان نہین

کیون نقش داغ جنون پر آج مشک افشان نہین
کیا دلا تجکو خیال گیسوی جانان نہین

آفتاب حشر بھی تارا ہی اسکی شام کا
گردش ایام میں یک شب ہجران نہین

وصل کی شب ہو چکی صبح قیامت ہی عیان
صور کی آواز ہی مرغ سحر نالان نہین

کل تلک آراستہ دیکھی ہی جسجا بزم رقص
آج وہان تو لی ہکو لونکی سوا افغان نہین

کل جہان جا پوش کرتی تہی صدائی و رباب
غیر شیون کر آج اوسجا کوئی دربان نہین

سبزۂ خط ہی دہان یار پر نظرون سی نہان
خضر ہی لیکن نشان چشمۂ حیوان نہین

تیر قاتل کو سمجھتا ہوں برنگ شاخ گل　گل تر سی ٹھنڈی نہیں غنچی سی پیکان نہیں

چشم تر کو کیوں نہ ہو دست حنائی کا خیال　کب سمندر سی کہ جیسی پنجۂ مرجان نہیں

واہیں آپ سی دیدۂ تر انتظار یار میں　کھل سکی ہیں نہ کبھو لیکن مہ تابان نہیں

ہجر میں روؤں نہ کیوں ٹکڑی دل کی بہہ یا من　سخت بے موقع ہی گر برساتیں یاں باران نہیں

بت پرستی کیا بری ہی گر خدا ملتا نہیں
کفر میں کامل ہو ناسخ گر تجھی ایمان نہیں

پہنچا سنان اوسکی ابھی میرے سر کہاں　نخل مرا عشق نے پایا اثر کہاں

طول شب فراق کی شکوہ سی فائدہ　ہیں جان بلب ہوں نہ جلوۂ سحر کہاں

ترکیب کو کمال ہی تاثیر زہر کا　پی باد ہی عدو کی قدح میں اثر کہاں

جاتا ہی صیدگاہ کو وہ چھوڑ کر مجھی　ای مرغ روح ہی گئی بال و پر کہاں

آنکھیں منتظر ہیں عبث یار آئی دل　آتا ہی ناوک نگہ یار ادھر کہاں

ہوتا کوئی منعم ظالم سی منتفع　حلقوم آب تیغ سی ہوتا ہی تر کہاں

حاصل نہیں ہی دست تمنا کو غیر یاس　اس باغ میں حنا نی پایا ثمر کہاں

[illegible]

ظالم سے اہل فیض کو ہوتا نہیں گزند — ہے نخل بید داد کو رنج تبر کہاں

نصرت شب وصال سحر سے نگر ولا — اک دن شب فراق میں ہے یہ سحر کہاں

ہمکو تری کمر کی صنم سے عبث تلاش
ہے اضطراب کی تجھے نا سنے خبر کہاں

غیر کوثر کسی پا کا میں سیاح نہیں — بیشۂ شیر خدا میں کہیں سیاح نہیں

بولی سب دیکھ کی گلشن میں سبھی ہیں تغیر — گل ہے بلبل نہیں ممدوح ہی [illegible]

ہو ساحل تیغ سے موجیں ہی کشتی کی — جوش طوفان ہے یہ وکار [illegible]

ظلم طول شب فرقت کی نظا ولی کیا — داور [illegible] الاصباح [illegible]

زخم خندان سبب حسن ہوا کلکی و [illegible] — [illegible]

مہندرہ پشت لب لعل کو [illegible] — خط یاقوت سے ہی قابل [illegible]

[illegible] ملی ہمسی کری غیر کو — مطلب [illegible] وہ ہی جو قابل [illegible]

روشنائی [illegible] خلوت — [illegible] مصباح [illegible]

[illegible] ارباب [illegible] کسکی [illegible] — کشتی نوح [illegible]

[illegible]

غم نہیں خلق اگر دشمن جاں ہے ناسخ
ملک الموت سوا قابض الارواح نہیں

کوئی ہے سفاک ایسا ناتواں ہوتا نہیں — رحم کا ہے پہلو پیدا واں ہوتا نہیں
تیری ہو نسبت غبار خط عیاں ہوتا نہیں — آتش یاقوت کا جیسے دھواں ہوتا نہیں
دل ہے اسکا جا بجا جسپہ گذرا ہے جا — عشق کا قصہ زبان دشتی بیاں ہوتا نہیں
کر دیا ہے غیب ہیں چشم تصور نے مجھے — حسن تیرا الا لہ پہ دو نہیں پنہاں ہوتا نہیں
خاکساروں نے ہی جا سر کشتوں کی سرکشی — وہ زمیں ہے گھر جس پہ آسماں ہوتا نہیں
جو سعادتمند ہیں ہیں ہیں وہ بے خانماں — دہر میں پیدا ہما کا آشیاں ہوتا نہیں
ہاتھ پہ اپنے طوق ہو کس میں کمر ہے نشاں — اسکا بوسہ لیجئے ظاہر دہاں ہوتا نہیں
جتنے ہیں صاحب سخن اونکی طبیعت گرم ہے — بے دلیل اسپر زباں ہیں استخواں ہوتا نہیں
دم ہے جبتک جسم عاشق میں ہے خالی دل کا — خوب جلجالی ہی جس پھر مہمان ہوتا نہیں

عشق کا ہو درد اے ناسخ تو پھر لا علاج
زخمہائے تیر مژگاں کا نشاں ہوتا نہیں

ہو جو تیرا روی رنگین تو افلاک آ یمین — جا ہی ہی بلبلوں کا ہو نشیمن [illegible]

کھولدی لفین لب یا کہ لہرین سمندر کی — [illegible]

زلف دے یا کہ جائی اندھیری رات لے — [illegible]

ہی افتادہ وہ بھی کیا نسبت تن کی — [illegible]

رات دن روتا ہوں اک رشک کی تمنا میں — [illegible]

لعل خندان کا تصور دیدہ کریا میں نے — دیکھا لعل بدخشان کا [illegible]

جمع ہوتی ہین بہا لی کو ہزاروں کابند — رو نا آتی ہین نظر پہولنکی [illegible]

پاک ہین الودگی سی جو ہین [illegible] — تر نہیں ہوتا کبھی [illegible]

توڑی منہہ دریا میں [illegible] — [illegible]

جو ہوا آبرو دنیا میں وہی [illegible] — جیسی [illegible]

وہ او دہ خصت ہوا و تبا [illegible] — [illegible]

ہین [illegible] فنا سیل بلا [illegible] — غرق ہوتا ہی کوئی [illegible]

دیکھی ہی اکثر زبان حق آفت کے بیچا — جسطرح ہوتا ہی [illegible]

کیون سراپا محملیان آن جا آئی ہین نظر — کیا تیری پلکین ہوی ہین سیاہ افگن آستین
کسقدر اعمال سی خفت اوٹھائی بعد مرگ — کیا عجب تا پھری کر سنگ کفن آستین
جو کوئی نکلا وطن سی خم ہوا اوسکا جگر — سبز ہی جبتک کہ ہی جان کا مسکن آستین
ہون جہان مین بے ق عالم بالا پہ سیان — ہی صدف محتاج نیسان ور مسکن آستین
می کشی ہی دل سوزان ہی نالان ہجر مین — آگ کا معمول ہی تی ہی شعلہ آستین

گریہ ہی ساجون کی غم مین ناسخ جوش اشک
کیا تعجب غرق ہوجائی جو لندن آستین

سوای مکر زمانی مین ستم روا نہین — وہ کون جا ہی جہان جا
مین کہ حسن سی ظاہر مین مثل ماہ نہین — ہزار شکر کہ باطن مرا سیاہ نہین
ہوی ہی مجکو جرس سی بہی تاب نالہ — شکستہ دل جو ہوا اوسکی لب پہ آہ نہین
جگر کی داغ ہین لی لطف گر نہو گلزار — جہان مین کون ہی جو باغ حسن جلوہ گاہ نہین
ہمیشہ کام مین غیرونکی ہین سعادتمند — ہما کو اپنی لئی فکر عز و جاہ نہین
عبث ہی یار کو مجھہ دلجلی کی قتل مین سوچ — چراغ کشتہ کا کوئی بھی داد خواہ نہین

سفید ہی اُفق مردہ سی ہی وہان مہتاب   شب لحد بھی مری ویسی سیاہ نہین

جما ہی نام صنم مین رقیب ہر قدم   مین نقش پا کی طرح اوسکو اوکہاڑون وہ گیاہ نہین

ڈرا نہا جسین عزیز و کبھی مہ کنعان   ہنوز چشمہٴ خورشید ہی وہ چاہ نہین

ہجوم فوج عدو سی جہان مین ای ناسخ
سوای قلعہٴ مرقد کہین پناہ نہین

مرد وارستہ کہین قید مکان کرتا نہین   طائر نکہت خیال آشیان کرتا نہین

روز اک شام و سحر کرتا ہی پیدا خلق   صبح میری شام غم کو آسمان کرتا نہین

رشک ہی جن کا خدا کو ہی وہ بُت پیدا   کچھ تو دیکھا ہی مین نی کی بتان کرتا نہین

ہون مین دیوانہ ہوا گر جیب تو بھی چاک کیا   اس لئی مین ایک دم ضبط فغان کرتا نہین

ہی ہر اک آفت سی ایمن مسکن اہل فنا   باغ جنت کو خدا ہرگز خزان کرتا نہین

چاہیے عشاق کو گر چاہئی عمر دراز   پیر گردون طفل ظالم کو جوان کرتا نہین

آگیا خرابات جہان ہی ہی توبہ سی خراب   کوئی بھی اب میفروشی کی دکان کرتا نہین

عیب اپنے آپ کردیتے ہین ہم بدمستی فاش   شیشہٴ می جسطرح می کو نہان کرتا نہین

ہای یہہ اٹھنا زار کہکر مری چہاتی پہ ہاتہہ — اب تو اے اسدم نالہ آتش فشاں کرتا نہیں

جام ہی مین دیکھتا ہوں مین جہان کو مثل جم — تو سکندر کی طرح سیر جہان کرتا نہیں

ہی یہ ان یار ممکن جسم ناسخ ممتنع

عشق ایسا ہی کسی کو ناتوان کرتا نہیں

سر بکف پہرتا ہوں مین لیکن کوئی قاتل نہیں — گردن خم کشتہ شاید تیغ کی قابل نہیں

اوس پری پیکر کی سر سی پاؤن تک اک تل نہیں — ہی عجب کافور جسکو حاجت فلفل نہیں

زندگانی حلق کی ہی دست قاتل کی محال — کشتہ حسرت ہے جو تلوار سے بسمل نہیں

ہو رہا ہی کیا چمن مین بلبل نالان وہ بس — داغ حسرت ہین مری سینہ مین لیکن دل نہیں

سمجھی کہہ غفلت مین تو خانہ زین کو ولی — توسن عمر روان رفتار سی غافل نہیں

کیا ہی نسبت ماہ کو ابروی خمدار سے — تیغ کی صورت ہے پر اوسکا کوئی گھایل نہیں

راندن ہتا ہی یار ان علم کا اشتیاق — کوئی میرا نامہ بر جز طایر بسمل نہیں

گر شبیہ اوس طفل کی بن جای طفل سنگ — ای تصور تیری صناعی کو کچھ مشکل نہیں

سبزہ خط کی اسی ہی ایکدن ہو گی نمود — تخم ریحان ہی عذار یار پر یہ تل نہیں

اُس کا نالہ ہی نہین جو ہین فریاد جرس
ٹوٹ و سینہ ہی وہ سن لیلی کا جو محمل نہین

غرق دریای شہادت ایکعالم ہو گیا
ناخ آب تیغ قاتل کا کہین ساحل نہین

کیا بحر حسن کی ہی کمر پیچ و تاب مین
ہر پیچ و تاب کب ہین بہلا موج آب مین

ہی بحر مجہہ مین تجہہین یہہ موہوم زندگی
اُلدم ہوا سی ہوا ہی حباب مین

صدمی پی ہین مجکو یہ اک سنگ جور نے
مصروف ہین ہزار و فرشتی حساب مین

تعبیر ہی کہ یار کی پڑ جائی کی نگاہ
بجلی گری ہی اُت کو کل مجہہ پہ خواب مین

تلوار میری حلق پہ حسرت نے پہیر دی
اُلجہا جو دیکہی عاشق و معشوق ٹہ خواب مین

شب سے زیادہ صبح ہماری ہوئی ہی سیاہ
جو شیب مین کیا نہ کیا تہا شباب مین

نسبت ہے کیا ہلال کو اوسکی رکاب سے
خالی ہلال پائی حنائی رکاب مین

ہم مست ہین تارک لذات زاہدا
اُلدن تو دیکہہ کیسی ہی تلخی شراب مین

سو واہی چشم یار کی ہی بہی اک دلیل
خشکی کمال ہی جو ہرن کی کباب مین

بحر فنا مین مجہسی ہی سائل زبان موج
ہی روح جسم مین کہ ہوا ہی حباب مین

صبح شب وصال کی ہوتی ہی ہم کہان ‏ ہی مہر ساقیا قدح آفتاب مین

کیا پڑگیا ہی عکس تری چشم مست کا ‏ نرگس کی شاخ بن گئی ہر موج آب مین

بحر فنا مین ضد ہی تعین سی یکدگر ‏ پانی جو موج مین ہی وہی ہی حباب مین

پیاسا رہی ہماری لہو کا یہین رقیب ‏ تلوار کیطرح ہو اگر غرق آب مین

ایکلک فکر سی غزل اس زمین مین لکھہ ‏ چھانٹا نجا کی شعر کوئی انتخاب مین

ولہ

عکس اوسکی زلف کا نہین جام شراب مین ‏ بال آگئی ہین نظر قدح آفتاب مین

مستونکا عیش تلخ ہی پر خراب مین ‏ یہہ رمز ہی جو ہوتی ہی تلخی شراب مین

غواص اپنی فکر ہوی جبکہ آب مین ‏ دریای موج زن نظر آیا حباب مین

آئی قیامت اوسنی لگایا جو منہہ سی جام ‏ ہی اتصال ماہ مین اور آفتاب مین

غفلت سی اپنا طالب دیدار آپ ہون ‏ میرا ہی چہرہ ہی جو نہان ہی نقاب مین

دیکھین ثبات اہل زمین آسمان کا ‏ ہی صاف آسمان کا نقشہ حباب مین

ہی جی مین آفتاب پرستونکی چھپی ‏ تصویر کسکی ہی ورق آفتاب مین

عاشق نہین ہی کون در گوش یار کا
عالم ہی غرق ایک ہی موتی کی آب مین

ساغر مین عکس رخ گل گون نہ ہی عرق
موتی جو آگ مین ہی تو شعلہ ہی آب مین

ہوتی ہین زرد سی گل بی خار کی حضور
تار شعاع خار گل آفتاب مین

آرام سی ہی ہی جو پھیری خلق اسی منہ
دیکھو ہی مرغ قبلہ نما اضطراب مین

بیدار دل جو ہین وہ نہین سوتی کیا ضرر
یوسف ہوا ستارونکا مسجود خواب مین

غفلت سرای دہر مین ہی غافلونکی جا یہ
انسان دور دور سی آتی ہین خواب مین

غیر تکی واسطی ہی قدرت نی غافلو
کھینچی شبیہ افسر شاہی حباب مین

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
ناسخ ہین خاک رہ گذر بو تراب مین

وہ گلگی شکل ہوتی ہی چشم پر آب مین
اشکونمین لخت دل نہین گل ہین گلاب مین

دونی بہار حسن ہی کیف شراب مین
بھڑکی کیونکر آتش رنگ گلاب مین

ساقی کہان تشنہ اب ہی بر خراب مین
پانی کی ہی تلاش عبث اس سراب مین

ہم عرش تک پہنچتی ہین کیف شراب سی
دشوار قطع راہ نہین آفتاب مین

اوسکی نگاه پهرتی هی چشم پر آب مین — گویا که برق کوندهتی هی سحاب مین

پنهان هی وه بهار هی اسکی حجاب مین — تشبیه هی کیا شراب مین اوس آفتاب مین

روشن هی داغ گریه چشم پر آب مین — پوشیده آفتاب نهین هی سحاب مین

گزرا هی ایکجهان سر شب لگی خواب مین — هون کیون نه مست باده غفلت شباب مین

دریا هوا هی تنگ فلک عکس سی ترے — خورشید جلوه گر هی بموج حباب مین

دم بهر یه بزم عیش غنیمت هی ساقیا — هم باده خواری کرتی هین جام حباب مین

پیچه زلف یار اولجهتی هی بار بار — کیونکر رهی نه موی کمر پیچ و تاب مین

هی رات چودهوین مجهی ساقی پلا شراب — روشن هی آفتاب شب ماهتاب مین

لیتی هین فیض مرشد کامل مرید کا — مهتاب مین هی داغ جلن آفتاب مین

بنے برج قوس مین داخل هی آفتاب — رکها جو اوسنی پای حنائی رکاب مین

بالون مین پیچ وه گوشه ابرو نظر پڑا — هو جسطرح هلال نمایان سحاب مین

بی یار جام مین مری آنسو ٹپک پڑے — پیتی هین جیسی پانی ملا کر شراب مین

چهوڑی نهین عذار عرقناک پهه زلف — گویا که تولی مشک ملا یا گلاب مین

کیون بالِ غوری کا ہی خطِ یار مین گمان
بسی سنو لکا ہی یہہ کبر الکتا ہین

ناسخ نہین ہی اسکی سوا فخر کچھہ مجھی
ہون مستِ جنابِ رسالتمآب مین

مر کیا مین بیقراریسی مجھی کچھہ غم نہین
کشتۂ سیماب ہون جو لائقِ ماتم نہین

بوستانِ صنعِ حق آلودۂ رنجِ خزان نہین
حرف ہی یہہ گل نہین نقطہ ہی یہہ شبنم نہین

اسقدر مجھکو بخیلونسی پڑا دنیا مین کام
اپنی شہرت پر یقین ہمتِ حاتم نہین

بہہ ہان جام سی وا آتی ہی مدام
آج یہان خمر کا سہ سر کچہہ نشانِ جم نگین

نام تیرا میری ہونٹون سی جدا ہوتا نہین
ای پری پیکر دہن ہی کم از خاتم نہین

ہو مرا محبوب میری درد کا کیونکر شریک
شکوہ بیجا ہی کہ کچھہ درد تم مین بھی تو نہین

ہر و ہتا نہین اوس عیان خطِ شعاع
تیر کی نوکی برابر تیرِ اعظم نہین

لڈری عاشق اپنی معشوقونسی مجھکو دیکھکر
سامنی خورشید کی ربطِ گل و شبنم نہین

قد جو آیا باغ مین تو چشمِ بد کی واسطی
آگ ہی یہہ گل نہین اسپند ہی شبنم نہین

ابروی قاتل ہی جی دیتی نہین انسان فقط
بلکہ شمشیر و خنجر مین بہی کز دم نہین

[illegible]

تر وہ گل ہی اب خجلت سی جو مین ویا بہت — خوب سی بارش عرق سی مگر ہلا شبنم نہیں

ہوتی ہی یان غفلت سی ایک عبرت مجھی — جام می دیکھا تو دیہان آیا کہ جہان مین جم نہیں

اپنی استغنا سی ہی باغ جہان اینا محل — کون شاخ پھر ہی جسکی گردن خم نہیں

رنگ اسی کہتی ہین بنا ہی عرق سی ہر شہاب — اختلاط گل سی لیکن قطرۂ شبنم نہیں

باعث رنج اہل دنیا سی ہی ناسخ گفتگو

غیر خاموشی لی زخم دہان مرہم نہیں

صبح وقت تیر گیسو شام سی کچھ کم نہیں — چاند نکلا ہی لی فق سی نیر اعظم نہیں

جانور ہی جسکو عشق کاکل پرخم نہیں — جو نہ آجائی فریب مار مین وہ آدم نہیں

اپنی صورت پر کیا پیدا اسی اللہ نی — کیون سزاوار پرستش صورت آدم نہیں

ہی وتن اس لئی آمد کہ ہون سینہ فگار — قامت محراب کچھ بہتر تواضع خم نہیں

نکہت گل کہتی جاتی ہی یہ باتین ج سی — قابل نظارہ رنگ گلشن عالم نہیں

جان پر جاتی ہی او مین جس نظر سی دو چار — عکس ہی جاتا ہی تیرا آئینہ مین ہم نہیں

مر گیا مین سبع رنگ اوترا ہوا مو باف زلف — یہ غلط مین جانتا تھا کچھ بلی مین سم نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زلف سی ملک کیا غارت دل کی داغ نی ۔ سانپ اور طاؤس سا بھی دشمن آدم نہیں

شام کی ہوتی ہی کیون آتی نظر آثار صبح ۔ وصل کی شب اور روز ہجر اگر توام نہیں

جام کو کیا دیکھکر حیران ہی بیجا شراب ۔ گم ہوی جم غفیر اہل فقط کیا جم نہیں

قہری ترک نماز آیا نظر ماہ صیام ۔ میکدہ مین آج کیون شیشہ کی گردن خم نہیں

گر سلیمان وہ پری وہی دیار حسن کا ۔ قامت خم کشتہ لیا ہی کم از خاتم نہیں

رہت ہو بہی نگیونگر بیٹھین چشم مست یار ۔ جام مین لبریزی شیشہ کی گردن خم نہیں

گیسو مقابل ہی شب ہجر روز ہجر کا بیل سفید ۔ ناتوان ہو مین مریض عشق کچھ رستم نہیں

شکل انکی دیکھکر ہوتی ہی استغنا مجھی
یہ بخیل اس عہد کی نا سخی کم از حاتم نہیں

کیوں نہ ہو آلودہ زہر زلف جانان غم نہیں ۔ سانپ پاینکا جو ہی نہار اوسین سم نہیں

لال چہرہ سی گل کیون یار کا گندم نہیں ۔ لٹ مزاج کاکل عنبرفشان برہم نہیں

مرکیا ہین گلعذار و تلی مژہ پرنم نہیں ۔ یہہ عجب گلزار ہی قطرۂ شبنم نہیں

اہل دم ولت کو اگر ہی بخل مطلق غم نہیں ۔ ہمکو بھی حاجت نہین دنیا مین گر حاتم نہین

[illegible]

[illegible]

مری نی سی بہلا کیا چشم تر ہوں شعلہ رو
چشمۂ خورشید کو دیکھو کہ مطلق نم نہیں

زیر ابرو تیری آنکھیں ہیں کہ اینچی ہی کمان
صید افگن سی غزالان حرم کو رم نہیں

جو کوئی ہی با تواضع ہی سلیمان زمان
مثل خاتم خم اگر قامت نہیں جا نہیں

کیا ہے جو تیری آتش ناک کا
صاف تبخالی لب کلیں میں یہ شبنم نہیں

دوست دنیا میں نہیں کوئی کسی کا بغیر
ہو گئی جب صبح شمع مردہ کا پہر غم نہیں

آئینہ کس کی نہیں ہی کہ جہلکتی سی لی
ایک لمحہ میں بہار گلشن عالم نہیں

میں شہر تیہر میں نہان جہان آگاہ ہی
تو ہی ہی میری عشق سی محرم نہیں

چشم جانان سی جو الفت ہی لا دیوانہ ہو
آہوان دشت کو مجنون سی مطلق رم نہیں

زلف جانان کا کوئی مضمون کیا جب سی رقم
میری خامہ کی برابر افعیون میں سم نہیں

یار کی محراب ابرو کی تصور میں مدام
دیدۂ کعبہ ہی گریان چشمۂ زمزم نہیں

یار کو ناسخ یہہ لکہہ مصرع استاذ قدیم
در تک منی ذرا آئی ہیں تو پہر ہم نہیں

مشرق خورشید تیری تیغ رسی ہی در نہیں
تو ہی یار در میں آج جو شمشیر نہیں

خلق کو فرصت یہان تسے لیون دم بہر نہین — یار کا موے کمر کچھ موے سے کم نہین
ہے سر عریان مرا صحرا سے سودا سے کام — شاہ اقلیم جنون ہون حاجت افسر نہین
بلبلین کیا ہو وہ ہے صیاد ایسا رشک چمن — طائر بوے چمن کی تیری آگے پر نہین
عالم سفلی سے ہے تا عالم علوی سیاہ — ہے شب فرقت فلک پر چاند کیا اختر نہین
ایکساعت بہی ما نہ ہین ہم اسکو اوج — آسمان پر کیا ہمارے بخت کا اختر نہین
ہے سحاب جیب افشان اوسکی مطبخ کا دہوان — عود ہے ہیزم نہین یاقوت مین اخگر نہین
ہر کسی کا کام کہتا ہے دہوراآسمان — ڈہونڈہتا پہرتا ہے سر شوریدہ تو پتہر نہین
سوچ ای غافل بہلا کیونکر تجہے آوے نظر — تیری آنکہونسے وہ مثل مردمک باہر نہین
ہے شب فرقت کرے آرام اب بخت سیاہ — آج مجکو احتیاج بالش و بستر نہین
یہ صفائی کیون ہے مردم تیرے آئینہ نگاہ — آئینہ ہے دل مرا کچہہ سد اسکندر نہین
دوستی کسکی یہان ہے ایک دشمن ایک کا — ہے بجا اوسکو جو میری دوستی باور نہین
چشم مین ہے بسکہ آب و خشک ہے تو چشم — دلمین ہے طوفان اشک اور آنکہہ اپنی تر نہین
عندلیبونسے گلونسے جو فانی ہے عبث — اون ہے جسکی لحد پر پہول لونکی چادر نہین

ہو گئی ہی رات میری جان گور دیو سیاہ
آج ہمبستر جو ناسخ وہ پری پیکر نہین

چین دنیا مین زمین سی تا فلک دم بہر نہین — داغ مین ہہ گل نہین تا سوز مین اخگر نہین
غیر خونریزی ستمگر کا کوئی جوہر نہین — کاٹ ہو تلوار مین کیا عیب گر جوہر نہین
سر رہی یا جای کچھہ ہم میکشونکو ڈر نہین — کونسا مینا ہی می کی محتسب کی سر نہین
جسم جانان پر پسینا کیا ہی گر زیور نہین — گوش گلکو غیر شبنم حاجتِ گوہر نہین
وہ بتِ شیرین ادا کرتا ہی مجکو سنگسار — یہ شکر پاری برستی ہین جو یہ پتھر نہین
ہو رہا ہی ایکعالم تیری رو پر نثار — کون گردن ہی جہان مین جو تہ خنجر نہین
دم نکلنی پر جو آتا ہی نہین کرتا ہی پہر — دیکھہ لو قصرِ حباب اہلِ غفلت در نہین
مفلسونکی منہہ سی آتی ہی بہت شرمندگی — زر دیا منعمون بوجہ وہی زر نہین
جسکہ چلتا ہی تہی یون تیرِ ابرو کا — ذائقہ مین ہان ابرِ خاک [illegible]
لذت انکی سنتی ہین دیدار سی محروم ہین — یعنی اس حیرتکدہ مین کور ہین ہم کر نہین
آدمی تو کیا وہ کہتا ہی نشانِ پای بہی — کیون پڑا ہی میری کوچہ مین اکیلا گہر نہین

اسی تصور کہوں بتوں کو جمع کرتا ہی یہاں   دل مرا کعبہ ہی کچھ بتخانۂ آذر نہیں
خوشنمائی ہو حسینوں میں کبھی یار آشنا   کچھ خط روی صنم کو حاجت مسطر نہیں
شکوہ جو نوکری کا کرتی ہین نادان ہین   آپ آقا ہی کسی کا جو کوئی نوکر نہیں
طفل جلتی ہین جب اپنی ماؤن کہتی ہی قضا   غیر آغوش لحد اب امن مادر نہیں

ہی خرابات جہان مین ہی وہ ساقی بی نفور
جو کہ ای ناسخ غلام ساقی کوثر نہیں

ہماری کیف سزاوار احتساب نہیں   خیال چشم ہی کچھ ساغر شراب نہیں
بتوں کی پردہ مین ہم دیکھتی ہین نور خدا   کہ صاف دیکھتی کی ای کلیم تاب نہیں
وفور اشک سی کیون ہی گلی تلک پانی   ہمارا کاسہ سر کاسہ حباب نہیں
یہ ضبط گریہ مین عالم ہی بیقراری کا   کہ برق کوندتی ہی لیکن سحاب نہیں
کی چشم مین ہی جان یا یہ غفلت   سوائی دیدہ تصویر کسکو خواب نہیں
دلا ہی سر ہی محل جام شراب   بغیر صبح کوئی وقت آفتاب نہیں
... سی اسکی چڑھ گئی ہی ہوشیار ہوا   کسی صنم کا یہ سینا ہی یہ کتاب نہیں

بہت قریب ہی ہم وحشیو تلو وحشت ہی

ہماری دشتمین ناسخ اٹھین سرا نہین

جان بلب ہی دل مرا اوس لفِ عنبر فام مین
غیر ممکن ہی نہو مومن کو ایذا شام مین

آفتاب و سپر تو اسپر چہرۂ پر نور ہی
فرق کیا ہی آسمان مین اور اوسکی بام مین

بعد مدت کلفتِ غم سی ہوا صاف اپنا دل
دیر تک ہم تم نہائی کل جو اک حمام مین

ایکجا ہی چشمِ جانان مین نگاہ قہر و مہر
تلخ و شیرین مغز دو گویا ہین اک بادام مین

خندۂ صبحِ شبِ عشرت سی یہ مفہوم ہی
موت کا پیغام تہا وصل کی پیغام مین

ہمت ساقی سی ایسی وسعت مشرب ہے
مثل جم بحر جہان گویا ہی اپنی جام مین

ٹہونٹ یون طولِ شبِ فرقت ہو قصر روزِ وصل
رات دن ہی آسمان مصروف اپنی کام مین

پختہ مغز آتش سودا کو کیا رونی سی کام
مادہ ہی خون فشانی کا کباب خام مین

شور محشر سا ہی تاثیر نالو مین نہین
مرد ہی جو نیکی و لیکن بخت ہی آرام مین

حرف لا ینفک بان ہوگئی مثل نگین
گیا اثر نام خدا ہی اوس صنم کی نام مین

عین کعبہ مین ہی میخانہ گریبان گیر ہی
داغ می ناسخ ہین اپنی جامۂ احرام مین

یہہ اپنی شکل سی اب آپ شرمسار نہوں نہین — نہ آینہ مین کبھی عکس سی دوچار نہوں نہین

قوی ہون کو ستم آسمانسی ار نہون نہین — اولیہ کی این محشر ہہتی وہ خار نہون نہین

نہ وحشی ہون نہ کوئی نخل میوہ دار نہو نہین — یہہ کیا سبب ہی جواہی چرخ سنکسار نہو نہین

دم خرام چمن نقش پاسی پہولتی ہین — بجا ہی کر وہ کبھی ہم بہار نہون نہین

جو آینہ کو مین وشن کرون تو آنجای — وہ کارگاہ جہان مین سیاہ کار نہو نہین

لٹی پیادہ روی مین ہی راہ منزل عشق — مرون تجہ پاؤں کی کہوڑ یہ اسپ سوار نہو نہین

ہمیشہ شک سے رہتا ہی تیغ یار کو کام — بجا ہی کر وہ کبھی تیغ کوہسار نہون نہین

کمال عشق مین ملتا ہی رتبہ معشوق — سرشک خون کی سبب آب کل عذار نہو نہین

ہی میری خاک نشینی سی خلق کو آرام — دلا حدیقہ عالم مین سایہ دار نہو نہین

بلا ہی جسم مرا لاغر ایسی طائر روح — لئی خدنگ کا کہان شکار نہون نہین

اکرچہ یاس سراسر ہی لیکن ای ناسخ
خدا سی وصل صنم کا امیدوار نہون نہین

کبھی ملجای خدا اسکی مجھی یاس نہین — ای صنم بر تیری ملنی کی مجھی آس نہین

آس اٹھتی ہی جیسی آس نہین یاس نہین
یاس سی ایسی حالت مین مجھی یاس نہین

وصل کا شوق ہی نہ ہوا تھا ویسی یا لینہ ہی
دشت وحشت مین ہی پانو یہ پاس نہین

اوسکی انسونکی تصور مین جو دم نکلا ہی
استخوان نیری کم از ریزۂ الماس نہین

مزرعہ عمر کو ہر بار درو کرتا ہی
ماہ نو اسکی سوا کیا ہی کہ داس نہین

بار ہا بیٹھہ کی کعبہ مین پلائی ہی شراب
محتسب کیا ہی خدا کا ہمین جب پاس نہین

خط وہ لکہتا ہی مجھی لکھنی نہین دیتی ہی
ماجرا یہ ہی کم از قصۂ قرطاس نہین

ساتھ شیشونکی یہ ٹوٹی لگتا ہی مرا
واعظا مجکو کبھی یہ می راس نہین

قابل قرب نہین بی وہ بونکی صحبت
دور رہ اونسی تو لا مجکو ترا پاس نہین

طپش دل مجھی پوا رہنی دیتی ہی
درجانان مین جو ہی قفل تو وسواس نہین

رہتی ہین ظل حمایت مین علم کی ناسخ
حامی اپنا کوئی جز حضرت عباس نہین

دل پہ داغ آویزان ہین ...
...

جہان کی عشقبازو ...
...

ہلا دیتھیں تو لیو نکر رو کتا ہی باغباں بلبل — خزاں کے ساتھ ہم آئین کی آئی گلستاں نہیں

میں داغ جنوں کو لے کے میں صرت آہ کرتی — چراغ اپنا ہی مشکل ہے روشن باد و باراں نہیں

بینا یار کی یوں چھپا ہی جب دست حنائی سی — در غلطاں نظر آتی ہیں مجکو دست جاناں نہیں

بست ہی بدل یہ داغ ارادہ کو جی جانا نکا — لگد رطاوس کا ممکن نہیں ہی باغ رضواں نہیں

ہوا راہ طلب میں سست بند خستگی ایسا — روانی کب ہی پا کیطرح ریگ بیاباں نہیں

یہی ہیں اتحاد عاشق و معشوق آئی ہی — زلیخا کو ہو سودا اور یوسف جاں بے ندا نہیں

ڈھلک آتی ہیں خسار و تنی جو قطرہ پسینی کی — لہرتی ہیں دریا کی طرح چاہ زنخداں نہیں

تصور سیر گلشن میں جو آیا کوئی جانان کا — بجائی گل سر پر داغ ہی اپنی گریباں نہیں

مجھی و تی جو دیکھا ہو گیا رو بوش عصیان سے — لہ نہاں جسطرح خورشید جاتا ہی ابر نیساں نہیں

نہیں ممکن کہ ہو اصلاح ظالم کی طبیعت کو — رہی زیر خنجر کبھا ئیں آ جیغ انساں نہیں

نکالا کاروان خلائی بھی آکر نہ ای ناسخ
مرا دل کیا رہی ساعت گرا چاہ زنخداں نہیں

الجھنوں بہاں کوئی بجز ضعف گلو گیر نہیں — طوق گردن میں نہیں پاؤں میں زنجیر نہیں

نالی کرا بروی جاناکی تصور مین ولا | ہی کمان ایسی ہی پیکار اگر تیر نہین
احتیاط اسقدر اسکی تو عبث کرتا ہی | جسم آخر ہی ترا خاک کچھ اکسیر نہین
ہوی اس بزم مین بیطور زبان جسکی دراز | شمع کیطرح سی سر کٹنے مین تاخیر نہین
لیون مین قطع نکہین دفتر کونین کو ہم | فرد وہ کون ہی جس مین تری تصویر نہین
وعدہ مین عذر روہن آنی مین ہی عذر حنا | کون سی کار ترا جسمین کہ تزویر نہین
فلک ہی عجب طلسمات جہان مین حیران | غیر نسیان کوئی رسن خواب کی تعبیر نہین
لال منہ خشم سی وسکا ہو تو ڈریو نہ دلا | آتش گل مین جلا دینی کی تاثیر نہین
ہی جو قسمت کا لکھا آئیگا بر رو ہر طرح | خط رخسار کو کچھ حاجت تحریر نہین
تنگ ہون زیست سی جاؤن کہین ہی پر عاشق | کوئی در اسکی سوا مرنی کی تدبیر نہین
آج تیرا جو تصرف ہی تو کل اور کا ہی | کشور حسن کسی کی لئی جاگیر نہین
لیون میں ہی قبر سی جاتا ہی جدائی کھیز | ای پری خاک مری سرمہ تسخیر نہین
تیری تلوار کی ہی خم کوئی دیکھ نہ لی | شرم کر لاشہ مرا قابل تشہیر نہین
قاصدا حال سراپا ہی سراپا ہم تو | اپنا مکتوب کم از کاغذ تصویر نہین

اس زمین میں یہ جو ہیں اشعار پڑہی جاتا ہے
دل کی بہلانی کی اور اب کوئی تدبیر نہیں

شکلِ نقشِ حیات اور اوسی تاثیر نہیں — ای پریخوان یہ پری زادوں کی تسخیر نہیں
نطقِ عیسی میں ترے نطق سی تاثیر نہیں — دستِ موسی میں ترے ہاتہ سی تنویر نہیں
کیوں دو لا پہر میں ہی کی تدبیر نہیں — ہو چکی صبح بس اب اٹہ چین تاخیر نہیں
کارِ حیرت دکانین ہی تہا غیر کو دخل — شمع تصویر کو کچہ حاجتِ گلگیر نہیں
کوئی غفلت بہی حقیقت سی نہیں ہی خالی — کونسا خواب ہی جسکی کوئی تعبیر نہیں
ای ہتبو ہوتی ہیں دیوانی خدا کو ہی عزیز — کیسی عصیان کرین انکی کوئی تعزیر نہیں
خانۂ دل نکرو ہدم ای اصحابِ الفیل — مثل کعبہ یہ کسی ہند کی تعمیر نہیں
جانتا ہی تو مرا درد بیاں کیا ہی ضرور — دہنِ زخم کو کچہ حاجتِ تقریر نہیں
بس دو لا صورتِ ہستی کو کوئی دم ہی ثبات — یہہ جہان آئینہ ہی کاغذِ تصویر نہیں
ای سہی سرو تری کان کی بنی کی طرح — پر کہا ہی شجرِ طور میں تنویر نہیں
آبروی یار کی ناسند بناتی ہیں طاق — اور مسجد کی کسی وسط تعمیر نہیں

خط سے عکس نہ ہو اصلاح کر صاف عذر — محو جو ہو سکے یہہ خط تقدیر نہیں
بدزبانی ہے یہاں گرچہ ہے معدوم دہن — یہاں ہے جو دہن غنچہ سی تقریر نہیں
لیوں وہ ملتا ہے وہ کندن کی طرح تڑپا — جا ہے خاک اسکی عناصر میں جو اکسیر نہیں

گل خورشید جو تصویر ہے سخن سنجی میں
گل فشانی ہے یہ ناسخ تری تقریر نہیں

قابل روح سبک وہ بدن پیر نہیں — ایکدم ساکن آغوش کمان تیر نہیں
تیری ابرو سے یہ نوکی جو شمشیر نہیں — ترکش مہر میں ہے مثل فرہ تیر نہیں
خط نمایاں نہو یار رخ جانانہ ہے — یہ وہ مصحف ہے جسے حاجت تفسیر نہیں
ایک کو عالم حیرت میں نہیں اکسی کام — شمع تصویر سے روشن شب تصویر نہیں
سایہ سان دو ہو ہیچ ہو تری سایہ کی حضور — نقش پا سے کہیں کچھ [illegible] نہیں
تیری شمشیر ہے جبتک جدا ہے قاتل — خون ہمارا عرض جو ہو شمشیر نہیں
سر و ساماں ہمیں ہم پر فلک مشکل ہے — سر مرا ہے تو کف یار میں شمشیر نہیں
مرتی ہیں آپ کلاکاٹ کے عاشق اسیر — یہ دلا ابروی خمدار ہے شمشیر نہیں

ایک عالم ہی تری تیغ نگاہوں سی شہید | خم گردنکی برابر خم شمشیر نہین
بی ٹہن بات مسیحا سی ہی ہوتی ٹہی | قدرت حق ہی یہ ای بت تری تقریر نہین
ہی صنم رشک طلا رنگ سنہرا تیرا | خاک کی سامنی کچہہ رتبہ اکسیر نہین
کر دیا ہی ای حسرت نی مجہی دیوانہ | ہاتہہ مین یار کی دروازہ کی زنجیر نہین

شبہہ ناسخ نہین کچہہ میر کی استاد ہین
آپ بی بہرہ ہی جو معتقد میر نہین

جیسی کہ بتون سی آشنا ہون | بیگانہ خدای سی ہوا ہون
کیونکر کہون عارف خدا ہون | آگاہ نہین کہ آپ کیا ہون
جب ہجر مین باغ کو گیا ہون | مین آتش گل مین جل بجہا ہون
کہہ پردہ ہی تنگی چمن رہا ہون | ای وحشت کیا مین کہہ رہا ہون
فرقت مین جو سر ٹیک رہا ہون | مشغول نماز بی ریا ہون
شبہہ انکا نہین ہی شکر ورنہ | ہر بت کہتا کہ مین خدا ہون
بیگانہ ہون کیونکر آشنا سی | بیگانونسی بہی مین آشنا ہون

ولہ

امید وصال اب کہان ہی — اوس گل سی برنگ بو جدا ہون
لیون دست نہ خوش ہون جانی ہاتم — سیماب کے طرح مر گیا ہون
خلقت خوش ہو جو مین ہون پامال — گلزار جہان مین کیا حنا ہون
ہنس دونگا دم مین مثل گل آپ — غنچہ کی طرح سی کو خفا ہون
آتش قدمی سی جلتی ہین خار — ای قیس مین وہ برہنہ پا ہون
اڑتی ہین کہین مجسی منحوس — لی شبہہ مین سایۂ ہما ہون
ہون قافلۂ عدم سی آکی — اس راہ مین نالۂ درا ہون

ناسخ کی یہہ التجا ہے یارب
مر جاؤن تو خاک کربلا ہون

ولہ

اس ابر مین یار سی جدا ہون — بجلی کی طرح تڑپ رہا ہون
گلبن ہون اگر تو ہون مین بی بر — بلبل ہون اگر تو بی نوا ہون
ذرات تصور پری سے ہے — دیوانہ مین اندنون بنا ہون
گو بیٹھہ رہا ہون ایک جا لیک — پامال بسان نقش پا ہون

افتادۂ خاک ہون ولیکن — مین سایۂ شہپر ہما ہون

چلتا نہین آپ گرچہ ایک گام — پر میل کی طرح رہنما ہون

ای ابر شب فراق دی ساتھ — رونی پر مستعد ہوا ہون

کیونکر میری خاک سی نہو سبزہ — مین سرو قدونکا خاک پا ہون

تو رنگ چمن مین ہوش بلبل — تو نکہت گل تو مین صبا ہون

سر رکھکی کبھی وہ سو گیا تھا — اب تک زانو کو سونگھتا ہون

وحشت نی نکالا اوس گلی سی — کانٹون پر سکو کھینچتا ہون

آئینۂ دل مین ہی ترا عکس — ذرات مین تجھکو دیکھتا ہون

ثابت ہی گناہ خشکی زہد — تر دامن موج بوریا ہون

ممکن نہین اجتماع ضدین — تو بت ہے مین بندۂ خدا ہون

ہی مہر و وفا سراسر اوسمین
ناسخ کیونکر اوسی نہ چاہون

آئیا تھا رات کیا وہ ماہ کامل خواب مین — چاندنی کا ہی اثر زخم دل بیتاب مین

ہی خیالِ سبزۂ عارض دلِ بیتاب مین
رہتی ہی اکسیر بوٹی بہارِ سیماب مین

اسقدر روئی ہین آغازِ شبِ فرقت مین ہم
شام کو خورشید ڈوبا اشک کی گرداب مین

چاندنی مین ہی جو بی یار کی سیرِ چمن
داغ خون گویا لگی تھی چادرِ مہتاب مین

ساقی و مطرب ہین کم سن اور ہو کنجِ چمن
چاہئی اسباب اتنا عالمِ اسباب مین

ہی تعجب آسمانِ تفرقہ انداز سی
ایکجا ہین عاشق و معشوق کیونکر خواب مین

شام سی تا صبح ہر شب تھی ہو رنجِ فراق
کیا رہا اب دمی مین فرق اور سحر خواب مین

ضعفِ پیری مین کہان طاقت کہ مسجد جاؤن مین
سجدی کرتا ہون قدِ خم گشتہ کی محراب مین

شاخ مرجان موج مین عکسِ دستِ رنگین سی نہین
پرتو حسن سی ہوئی روشن کنول تالاب مین

یہ تری دی مخطط پر عرق پاتا نہین
خوشۂ پروین عیان ہی جسم مہتاب مین

بزمِ می مین کچھ نہین معلوم ہوتا کوہ غم
بار سنگین جیسی ہو جاتا ہی ہلکا آب مین

لو ہر مضمون لئی پھرتی ہین یون اشہر
ہی رواں میرا سفینہ جیسی تیزی کی آب مین

طالبِ حق ہی اگر مت سالکو نکا ساتھ چھوڑ
مل گیا دریا مین جو کچھ مل گیا سیلاب مین

کیون نہ اے ناسخ ہو شمل مجاز سا نگاہ
آفتاب و سنی کہاں پایا ہی شب مہتاب مین

یون مری آنکھیں عیان ہین اشک کی سیلاب مین | جیسی آتی ہین نظر تر کی کنول تالاب مین

اپنی دست حنائیکو اگر دہوئی وہان | لال ہو جائین ابھی سب مچھلیان تالاب مین

کسنی چہرہ سی وٹھایا ہی لب دریا نقاب | ڈونڈہتی ہین بجلیان لہروںکی بدلی آب مین

استفادہ سخت دل کیا دلگدازونسی کرین | لب ملائم ہو رہی سون اگر سنگ آب مین

اشک کی قطرہ مین یہ مجھہ ناتوانکا حال ہی | ڈوبی جاتا ہی تنکا جسطرح سیلاب مین

جلوہ بینی ہی یون محراب ابرو کی تلی | شمع روشن جسطرح رکھدی کوئی محراب مین

والی ہین انکاکی حریا کو بخت کی جنبیان | پلتی ہی بالی کی مچھلی موتیونکی آب مین

رشک کی معنی یہ ہین سوتی ہین جیسی یہ بخت | سیج رہتا ہی کہین ڈہتین تجکو خواب مین

خط نظر آتا ہی کراوسکی ذقن پر کیا عجب | جمع ہو رہتی ہین تنکی بیشتر گرداب مین

چشم تر مین ہی تصور روی جانانکا مدام | پہنس گیا ہی عکس خورشید کا گرداب مین

ہو گئی ہین کور اکرا عدا و تسکی کیا
نور ہین اشعار ناسخ دیدۂ احباب مین

زینت فتراک ہونیکی لئی آمادہ ہون | لب سواری کی مین منتظر استادہ ہون

گرم رو ایسا ہو کا کوئی ہی آتش قدم | تیز رفتاری مین مین سیماب آتش دادہ ہون
کون صیاد آج آتا ہی چمن مین بلبلو | رنگ گل کہتا ہی اوڑ جانیکو مین آمادہ ہون
میکدہ مین توڑ کر خم بہر عذر معصیت | محتسب رندو نسی کہتا ہی کہ مست بادہ ہون
انتظار و یاس سی گلزار کوی یار مین | سرو سان استادہ ہون گہ سایہ سان افتادہ ہون
رہنمائی میری کرتی ہی مجھی یا اہل خلق | خضر راہ منزل مقصود مثل جادہ ہون
کہہ رہا ہی انتظار یار مین ہر سرو باغ | عمر گذری منتظر اک پانو سی استادہ ہون
ہاتھ دھو بیٹھا ہون کی اکدن تیری کو بیعت سبو | بعد مین پیر مغان کی صاحب سجادہ ہون
جاتی ہین ہر وقت ادھر جانب ظرف وضو | کیون نہ مین مائل بھلا سو سبوی بادہ ہون
پاتی ہی ہر اک سی یہ خاطر نازک شکست | دمبدم مین شیشہ بالای سنگ افتادہ ہون
آئی جو میری بجھانی کو وہ جلکر خاک ہو | سوز غم سی بعد بارود آتش دادہ ہون

حشر مین ناسخ بھی اپنا کھونکا سلسلہ
مین اسیر حلقہ گیسوی سید زادہ ہون

صنم کوچہ ترا ہی اور مین ہون | یہہ زندان وفا ہی اور مین ہون

یہی کہتا ہی جلوہ ہر بت کا | کہ اک ذات خدا ہی اور مین ہون
ادہر آئی مین ہی کس سی تجہی شرم | فقط ایک غم ترا ہی اور مین ہون
گری جو ہر قدم پر ایک نالہ | زمانہ مین درا ہی اور مین ہون
تیری دیوار سی آئی ہی آواز | کہ ایک بال ہما ہی اور مین ہون
نہو کچہہ آرزو مجکو خدایا | یہی ہر دم دعا ہی اور مین ہون
گیا دربان کی سنگ آستانہ | در دولت سرا ہی اور مین ہون
بسی تہیر جو گلزار جہان مین | گل نداسون جدا ہی اور مین ہون
گیا وہ چہوڑ کر رستہ مین مجکو | اب اوسکا نقش پا ہی اور مین ہون

زمانہ کی ستم سی آوز ناسخ
نئی ایک کربلا ہی اور مین ہون

سب ہماری لئی زنجیر لئی پہرتی ہین | ہم سر زلف گرہ گیر لئی پہرتی ہین
گون تہا صید وفادار کہ ابتک صیاد | بال و پر اوسکی تری تیر لئی پہرتی ہین
تو جو آئی تو شب تار نہین یہان ہر سو | مشعلین نالۂ شبگیر لئی پہرتی ہین

تیری صورت سی کسی کی نہین ملتی صورت | ہم جہان مین تری تصویر لئی پہرتی ہین
معتکف گرچہ بعالم ہین تصوّر مین مگر | تجکو ساتھہ یہہ لی پہر لئی پہرتی ہین
رنگ خوبان جہان دیکھتی ہی زرد کیا | آپ زور آنکھون مین اکسیر لئی پہرتی ہین
جو ہی مرتا ہی بہلا کسکو عداوت ہوگی | آپ کیون ہاتھہ مین شمشیر لئی پہرتی ہین
سرکشی شمع کی لگتی نہین گر انکو بری | لوگ کیون بزم مین گلگیر لئی پہرتی ہین
تا گنہگاری مین ہمکو کوئی ان مطعون کری | ہاتھہ مین نامۂ تقصیر لئی پہرتی ہین

قصر تن کو یہ ہین ہوا یہہ بگولی ناسخ
خوب بے نقشۂ تعمیر لئی پہرتی ہین

دل وسکو دیا یعنی تقصیر اسی کہتی ہین | بارا غم فرقت نی تعزیر اسی کہتی ہین
ہم خواب مین وان پہنچی تدبیر اسی کہتی ہین | وہ نیند سی چونک اوٹھی تقدیر اسی کہتی ہین
جو مجھسی بیان تہا کل اوسکو مین کہتا ہی | باتون مین لگا لایا تقریر اسی کہتی ہین
مین خاک ہوا مرکر وہ فاتحہ کو آیا | اکسیر کہتی ہین تسخیر اسی کہتی ہین
دیوانی سی جنگل مین پہرتی ہی ہٹی لیلی | جذب دل عاشق کی تاثیر اسی کہتی ہین

بی جبکہ شراب وصل اُلٹدن سا بدن مکا — سونا اسی کہتی ہین اکسیر اسی کہتی ہین
شکل آوسکی تصور نی کھینچی ورق دلپر — نقاش اسی کہتی ہین تصویر اسی کہتی ہین
بیجرم کیا بسمل لاکھون ہی عجب انونکو — سفاک اسی کہتی ہین بی پیری اسی کہتی ہین
محفل سی اوٹھا اپنا کاجب جسد کیا ونی — دانستہ مین غش لایا تزویر اسی کہتی ہین
سو قتل کئی خون ہی ابرو مین ترکانکا مین — شمشیر اسی کہتی ہین اور تیر اسی کہتی ہین
جلتا وہ گریزان ہی بی دل نالان ہی — صیاد اسی کہتی ہین نخچیر اسی کہتی ہین
انجام کو کچھ سوچ کیا قصر بنائی ہو — آباد کرو دل کو تعمیر اسی کہتی ہین

ہین ہیئت نظر اپنی ہر وقت تصور مین
ہر پہلو نکلی بس ای ناسخ تسخیر اسی کہتی ہین

دل مین جو شبیہ عشق تاباں کہتی ہین — آگ ہم سنگ کی مانند نہان رکہتی ہین
نی سواری تیری دیکھین عجب ہیں گرد و غبار — ہاتھ مین صبر کی جو لوگ عنان رکہتی ہین
بزم جانان مین کبھی بات نہ نکلی منہ سے — لُکنی کو شمع کی مانند زبان رکہتی ہین
ایک مدت سے تمنائی قلم بوسی کی — سر ٹیکتا ہون صنم پاؤن جہان رکہتی ہین

شکل پروانہ نہیں کچھ نہ رہو مال ایسا ہم فقط تحفۂ قید اگر کی جان آکھتی ہین

یون ہی وہ دل سوزان نفس سرد کی شمع غربا جیسی مستان مین دہوان کہتی ہین

اوس تن صاف ہی ہی کمر تنگ معدوم اور محبوب صفا ایسی کہان کہتی ہین

طائر روح کو کر دیتی ہین کیونکر بسمل تیر کہتی ہین پر یہ وہ کمان کہتی ہین

ہو کیا زرد پڑی جسکے حسینو نہ نظر یہہ عجب گل ہین کہ تا تیر خزان کہتی ہین

تازگی ہی سخن کہنہ مین یہہ بعد وفات لوگ اکثر مری جینی کا گمان کہتی ہین

بہا گئی کون سی وہ بات بتونکی ورنہ نہ کمر کہتی ہین کافر نہ دہان کہتی ہین

عوض ملک جہان ملک سخن ہی ناسخ
کو نہین حکم روان طبع روان کہتی ہین

تیر رہا ہی کہڑا دہ بت شنک آب میرے جسنے دیکہی ہون دیکہی شلنگ آئینہ

ہجر کی شب جب ہوا جوش مری نی کا صبح کو تر نظر آیا پلنگ آئینہ

قافلۂ بخت دل اشکو نہین یون ہی روان آتی ہین جیسی سفر اہل فرنگ آئینہ

نرم طبیعت کو کیا پہنچی عدو سی گزند سنگ ہی جا ئی عرق گر پڑی سنگ آئینہ

اٹھتی ہیں ہر دم مجھے دلمیں تو خوشبو کی لپٹ | عطر سے چوٹی کی جب کرتی ہیں غسل آب مین
صحبت نیکان سے ہو فائدہ ظالم کو کیا | رفع نہ تلوار کا ہو کبھی زنگ آب مین
عارض رنگین یار عکس فگن ہون اگر | خلق کو دل سے یقین ہو کہ ہے رنگ آب مین
آنکھ دریا مین تو اوترے اسی شعلہ رو | شمع سمجھکر تجھے آئین پتنگ آب مین
آب سے سرسبز ہین سارے نباتات اگر | سبز کیا آنکو جب ملی بھنگ آب مین
ناسخ مہجور اگر جا کے نہانے لگے
آئین نظر سب حباب چشم پلنگ آب مین

غم تپ ہجر مین رو رو کی کرون تر دامن | جاؤن تا حشر کی میدان مین تر دامن
طعن خام سے چلی جو کسی کی آگے | یارب ایسا تو مجھے ہو نہ میسر دامن
شکل گردون مجھے گردش ہی ہے لگی دن رات | زر سے تمہارے نہ اٹھے لب بہر دامن
زندگی بھر تو صفائی ہے کیا مہر سہوا | ہے مری خاک سے قاتل کا مکدر دامن
آستین ان سے ہلاین کوئی چراغ جان | لٹا کیا وہان وحشت نا سے ہتھے گرد دامن
ہے کبھی مجھ سے چلتی ہے چلی عمر روان | میری امن سے باندھے ہے کبھی صحرا دامن

[illegible]

صبح محشر یہی تھا میں اٹھونگا ناسخ

دیکھ ہی لیتا ہوں میں نا بسط ہمہ دامن

ہے لا کے سکو دوام سے گردش افلاک میں | خاک کی پتلی ہزاروں بل کھاتی ہیں خاک میں
زاہدا ہے فرق جتنا جود اور امساک میں | جان اتنا ہی تفاوت ہے مئے و تریاک میں
آگیا ہے جال لا کی ہی تیری سی چالاک میں | مرغ دل پہنچا فلک تیرے فتراک میں
دیکھکر دانتونکی براقی جوش آیا مجھے | عالم انگشت حیرت ہے تیری مسواک میں
ہو گئی نظر و نسیم عجائب تیری نظارگی [illegible] | کاہ تھی ہستی ہماری شعلہ ادراک میں
فاقہ مستی پر قناعت ہو جو ہمکو میکشو | ہے لبالب بادہ عشرت خم افلاک میں
شش جہت میں موج زن ہے حسن [illegible] | غرق کیا ہے [illegible]
گلہ ہی ہے یہ لب پر زبان صبح سے | پاک میں ہے کب وہ کیفیت جو ہے تاک میں
گریہ ہی تیری قلم سے باغ کی بالیدگی | دانہ انگور ہونگی شیشۂ مئے تاک میں
گر رہی ہیں عندلیبیں جا کے گلشن میں ہجوم | داغ ہیں میری لہو کی بارکی پوشاک میں
مست عالم کو کیا چشم سیاہ یار نے | ساغر مئے کا ہے عالم ساغر تریاک میں

[illegible]

مقبرہ کو جا کے شادی ہمیں سو دیوانہ ہے | دفن لاکھوں ہو گئی اس گنبد افلاک میں
دور سے دونو کا نظارہ ہے دو کمی کمال | فرق کیا ہے آفتاب و روی آتشناک میں
مضطر دل میں ہے ساکن جیسے وہ تشبیہ | طور حلمیں کا ہے یہ سینہ صد چاک میں
تفرقہ انداز ہے دور انس ہم میں غافلو | عالم ارواح میں روح و تن ہے خاک میں
ضعف سے ایسا خمیدہ ہوں چلوں گر دو قدم | صورت دامن ہوں آلودہ گریبان خاک میں
اوسکی ہوتی آئی دی حمام میں مجکو اگر | ڈال دوں میں نقد جان کو کیسۂ دلاک میں
دور ہو ہر چند پردہ جذبۂ دل ہے بجا | ہم اگر چاہیں ابھی ہم دوڑ کے آ و دا میں
آتش رنگ حنا سے بستر اے کوچہ گرد | اک لگا دیتی ہے ستو کی خس و خاشاک میں
ہیں گل خوشبو قبا میں جلتے ہی جب کہ پھول | ایسی خوشبو ہے پسینے سے تری پوشاک میں
زلف مشکیں مجکو رہ رہ کر دلا جاتی ہے یاد | لائی ہے اے نکہت گل کیوں مرا دم ناک میں
منہ تلک آتی ہیں اسکی شعلہ ہائے داغ دل | شمع روشن کا ہوا عالم مری مسواک میں
تھین دو پایہ میں سکند رکی ہی تلے جسطرح | مردمک ہیں ہے ہماری دیدۂ نمناک میں
گھستی ہیں اسکے سنہرا رنگ جو ہنگام غسل | تار زر بنتی ہیں دوڑی کیسۂ دلاک میں

کیون اوٹہا لائی ہین ہم مجکو یا شیخ بعد قتل
چین سی لاشہ پڑا تہا کوچہٴ سفاک مین

روح کو آرام دم بہر باغ رضوان مین نہین
خاک اپنی بعد مردن کوی جانان مین نہین

کیا ہوا ثابت جو کپڑی جسم جانان مین نہین
چاک کچہہ معیوب یوسف کی گریبان مین نہین

خوشقدونکی خاک اوٹہتی ہی ہر دم سروقد
گردباد ای اہل غفلت اس بیابان مین نہین

آج نقاشی کی چہت لکوا نہین مانع کوئی
کل بجز خشخاش لیکن سقف ایوان مین نہین

دیکہنا کل آپ کی گوئی نرکہی کا قدم
آج جانی کی جارت جس گلستان مین نہین

تیری رخسار عرق آلود سی نسبت ہی کیا
ایک قطرہ چشمہٴ مہر درخشان مین نہین

دوست دشمن سبکی بنت مین افتنی مثل نسیم
کل تو آگیا کانٹا ہی اکدن اس گلستان مین نہین

سبزہ خط ہو گیا سرسبز ایسا کس طرح
بوند پانی کی تری چاہ زنخدان مین نہین

ہی یہ مکروہ طبع پاک کو مضمون ہجر
وصل کا مضمون شایان اپنی دیوان مین نہین

ہو گیا مرتی ہی میری شور بازار جنون
آج ای اطفال کوئی سنگ دامان مین نہین

نام خاتم رہ گیا ہی گیا بر باد تخت
آدمی کیا دیو بہی ملک سلیمان مین نہین

ہی تصور سی مری مرآت دل مین تصویر یار   میری آنکھون سی نہان خورشید تابان مین نہین

نقل مین ہی حسن کتنا پر ہی عارف گو اصل   فاختہ کا آشیان سرو چراغان مین نہین

ہر بن مو مین ہی مجھہ مجنون کی تاثیر جنون   نالۂ زنجیر کسکی زلف پیچان مین نہین

اوس پری کی کاکل پیچان کی سودا مین مجھے   سانپ آتی ہین نظر زنجیر زندان مین نہین

گرتی ہین ہر روز مجھہ وحشی کو لڑکی سنگسار   کونسا دن ہی جو آدینہ دبستان مین نہین

مور جہل نادان بلاتی ہین کسی جی اونکو اون   ہڈیان ہی بت فغفور و خاقان مین نہین

آبلی ورزش سی تیری سنگ کفین مین پڑ گئی   کون کہتا ہی گستوی دست جانان مین نہین

کیا ہوا گر شعر ناسخ ہین عقیدی کی خلاف
آیہ منسوخ کیا موجود قرآن مین نہین

باغبان ممنوع تیری ہم اس گلستان مین نہین   جز دل صد چاک گل اپنی گریبان مین نہین

گیا چنبیلی مین ہی جو اوس گلگی دندان مین نہین   لعل خندان مین جو ہی گل ناخندان مین نہین

ذکر کیا شاہ و گدا کا اصل مین دونون ہین ایک   فرق مرجانیکی بعد انسان و حیوان مین نہین

رحمت حق جوش پر ہی کیون نہ عصیان کیجیی   شغل بہتر می کشی سی بر و باران مین نہین

اسفل و اعلیٰ مشابہ ہین بہم لیکن ہی فرق
اوج انجم و دیدۂ غول بیابان مین نہین

قدر کیا اوسکو بھلا داغ دل عشاق کی
داغ چیچک تک کوئی اعضای جانان مین نہین

ہی ایا نور تو نام خدا ظلمت سی دور
سحر یا ایک تل ہی تابی جسم تابان مین نہین

غول کی انکہین چراغ اور آشیان قندیل ہی
ایک شب تاریکی ایسی کنج ویرانی مین نہین

کیا مری تلوین کانٹا ہی کسی نی دیکھا
غیر کا نقش قدم تو کوچۂ جانان مین نہین

خضر سی کہتا ہی چھوڑونگا تری خنجر تلی
آب آہن کی حلاوت آب حیوان مین نہین

کسقدر کہو کہت مین تابان ہی روی آتشین
روشنی ایسی چراغ زیر دامان مین نہین

خانۂ دل ہی مشبک آہ بی تاثیر سی
آج تک روزن کوئی دیوار زندان مین نہین

کیون ہی حسن سبز کو عمر ابد مانند خضر
آب حیوان گر تری چاہ زنخدان مین نہین

دیکھتی جذب لیخا کھینچتا کیونکر اوسی
کیا کرین یوسف ہی چاہ زنخدان مین نہین

دم ہا جاتی ہی جنگل سامنی شیر ژیان
غیر روباہ و شغال اونکی بیابان مین نہین

کیا تیری جالیکی کرتی مین چمکتا ہی بدن
یہ فروغ ای سیمبر فانوس [illegible] مین نہین

آمد موسیٰ کا رونکی قوی ہی یہ دلیل
آو فسانہ فرعون [illegible] سامان مین نہین

جو ترا جی چاہتا ہی بس وہی کرتا ہی تو — وہ پری ہی تو کہ فرمان سلیمانی نہین

ہی نہان صبح شب غم کیا ہوئی تاثیر ختم — سورۂ والشمس شاید ہی قرآنی نہین

ہین انکہین کو سمندر کی طرح ضبط سے — ایک قطرہ بہی ہماری بر مژگانی نہین

یار کی دست حنائی سی ہی جالا کی کہان — دیکہہ لو کوئی بہی مچہلی دست جانی نہین

بی وطن ہو کر زمانہ مین ہوی ہی لالن — آشنا نا لونسی فی مرکز یسانی نہین

کا وخوار ہی خود ہی کا لیی تو ٹکی ہی — کچھ تفاوت اندنون ہندو مسلمانی نہین

آب حیوان پر سکندر سی یہ ساقی نی کہا — میکشی کر لطف کچھ بہی اب چیو انی نہین

سینکتا ہون اپنی آنکہین ہی آتش سی — متقل داغ فراق اکی پر شتانی نہین

فصل مجنون کس لئی صحرا بصحرا ہی خراب

کیا رسائی تجکو ناسخ تو جی بان مین نہین

ہماری آہ وہ سنگر جو واہ کرتی ہین — غزل سرا ہوئی ہین ہم کراہ کرتی ہین

سزا ملی کہ جو انسان جاہ کرتی ہین — یہان فرشتونکو محبوس چاہ کرتی ہین

پسیج ہم شب فرقت مین آہ کرتی ہین — دہوئین سی اور جہان کو سیاہ کرتی ہین

جو عشق زلف صنم کا گناہ کرتی ہین
عذاب گور مین بار سیاہ کرتی ہین

ہی ابر و نی ہی جو قمین بزم طوفان خیز
ہم آج کشتی می کو تباہ کرتی ہین

گدائی می کدہ کس چین سی ہین خاک نشین
یہ عیش تخت پہ کب بادشاہ کرتی ہین

خبر نہین جنہین کچھ انقلاب گردون کی
غرور زینت اقبال و جاہ کرتی ہین

تلاش کی جو غریبان کو شہر خاموشان
گہ داد داد کی جو دادخواہ کرتی ہین

ہم اوس صنم کی پرستش مین محو ہین زاہد
خدا کا حسیہ پہ تیرا اشتباہ کرتی ہین

غنیم موت ہی اوس سی بھلا ڈرنا کون
عبث جناب فراہم سپاہ کرتی ہین

یہ ہکو سوجھی ہین زلف سیاہ کی مضمون
گہ آج دستی یہ دستہ سیاہ کرتی ہین

کسی کی دل مین ہی تا نہ حسرت شاہی
فقیر اس لئی نام اپنا شاہ کرتی ہین

بسر ہی کچھ نہین کاہین اوسکی ہمت پر
وہ دم مین سرو کو بھی برگ کاہ کرتی ہین

سیاہ کار جو ہم مست ہین تو کیون ساقی
سفید ریش کو زاہد سیاہ کرتی ہین

فراق مین جو مری اشعار ایسی ہین پر درد
کہ سامعین عوض واہ آہ کرتی ہین

ہم اب ہین عاشق خط بیش ازین نہ تھی گلرخ
جو گل نہین ہی تو سیر گیاہ کرتی ہین

دلا نہ چین سے و نرات اگر ہی دعوی عشق　　نہ محکمہ مین طلب و گواہ کرتی ہین

بہلا تکبر و غیبت ہی تا بہ و حاصل　　یہہ مدکیا ہی مزکی گناہ کرتی ہین

تری جمال کو دیکھین نہ مین پر اگر　　فلک کی سیر عبث مہر و ماہ کرتی ہین

بنا ہون کیا کل دیوار قہقہہ سی مین　　جو مجکو دیکھہ کی بت آہ آہ کرتی ہین

وہ بدگمان سمجہتا ہی چاہ کا مشتاق　　جو شب کو ہم سوی ماہ نگاہ کرتی ہین

مزاج مین یہ حیا ہی کہ پہیر لیتی ہین منہہ　　جو وہ نظارہ مردم گیاہ کرتی ہین

پھڑک رہی ہین ہزارون ہی مرغ دل ہر سو　　وہ کب نشانہ تیر نگاہ کرتے ہین

نماز مین بہی ہی دہیان اوسکی سبزہ خط کا　　گیاہ سبز کو ہم سجدہ گاہ کرتی ہین

جہونا امید مین اہل ورع ہین ای ناسخ

امیدوار شفاعت گناہ کرتی ہین

جان ہم تجہہ پہ دیا کرتی ہین　　نام تیرا ہی لیا کرتے ہین

چاک کرتی کی لئی اے ناصح　　ہم گریبان سیا کرتی ہین

اغر چشم سی ہم بادہ پرست　　می دیدار پیا کرتی ہین

زندگی زندہ دلی کا ہی نام — مردہ دل خاک جیا کرتی ہین

سنگ سود ہی ہی ہمارے — لوگ جو چوم لیا کرتی ہین

کل نہ دیگا کوئی مٹی بہی اوہین — آج زر جو کہ دیا کرتی ہین

تیرا کیا ذکر مری داغون سی — مہر و مہ کسب ضیا کرتی ہین

خط سی یہہ ماہ ہین محبوب قلوب — سبزہ کو مہر کیا کرتی ہین

ملتی ہین تلوونسی گلگشت مین گل — زر کو وہ خاک کیا کرتی ہین

اونسی ہین مخفی عصیان بہتر — جو عبادت مین ریا کرتی ہین

دفن محبوب جہان ہین ناسخ

قبرین ہم چوم لیا کرتے ہین

جب وہ مسجد مین ادا کرتی ہین — سب نماز اپنی قضا کرتی ہین ہم

جنکی رفتار کی پامال ہین ہم — وہی آنکھون مین پہرا کرتی ہین

تیری کہر مین نہین جاتی جو قدم — لیا مری تلوی جلا کرتی ہین

وہیان آتا ہی تکفن کا مجکو — پگڑی جب قطع کیا کرتی ہین

نیک و بد کیا ہوں ہمیشہ باہم — پہول کانٹوں سی جدا کرتی ہین
ہوں کدہر آنکہین نگاہین ہین اودہر — لب تری تیر خطا کرتی ہین
ہو گئی کیا تری تلوی گلگون — سنگ پا کار حنا کرتی ہین
نہین ہوتی ہین فراموش صنم — خاک ہم یاد خدا کرتی ہین
کو نہین پوچہتی ہرگز وہ مزاج — ہم تو کہتی ہین دعا کرتی ہین
موسم گل ہین بشر ہین معذور — گل تلک چاک قبا کرتی ہین
شاد ہین باغ فنا مین کب گل — اپنی ہستی پہ ہنسا کرتی ہین
چمن دہر مین محبوبوں سی — گیا ہی عشاق وفا کرتی ہین
آخر آ ناتی ہی پہولوں کی ساتہ — پر عنادل کی اوڑا کرتی ہین

آج وہ تیغ نگہ سی ناسخ
کشور دل کو کٹا کرتی ہین

رفعت کبہی ہستی کی گوارا یہان نہین — جس سر زمین کی ہم ہین وہان آسمان نہین
دیکہو ذرا ایک وضع پہ رنگ جہان نہین — وہ کون سا چمن ہی کہ جسکو خزان نہین

ہر گل ہی اس چمن سی گریزان بَرنگ بو | سرو چمن ہی کون جو سرِ روان نہین
دشمن اگر وہ دوست ہوا ہی تو کیا عجب | یہان اعتماد دوستی جسم و جان نہین
عبرت کی جا ہی کہون ہی طفل و جوان نہین | پیری مین بھی خیال اجل کا یہان نہین
صبح شب وصال ہی دم توڑتا ہون مین | نالان ہی میری غم مین موذن اذان نہین
رفتار ناز مین یہ لچک جاتی ہی کہ بس | گویا تری کمر مین صنم استخوان نہین
آنکھون سی فائدہ ہمین نہین تیری گرد راہ | حاصل جبین سی کیا جو ترا آستان نہین
بولا جو بوی گل سی صبا ریدہ باغ | کہتا ہی کون آتش گل کا دھوان نہین
خود رو ہین کس طرح گل رخسار و سرو قد | ہی کون باغ جس کی لئی باغبان نہین
حاصل تھی بصارت یعقوب کو اگر | یوسف بغیر کوئی یہان کاروان نہین
منعم کی شکر مین بھی بلائین کبھی ہین | تنہا برای لذت دنیا زبان نہین
تعریف تیغ ابروی قاتل ہی ہم کی ساتھ | گویا وہان ختم ہی میرا دہان نہین
پژمردہ ایک ہی تو شگفتہ ہی دوسرا | باغ جہان مین فصل بہار و خزان نہین
ساقی لگائی کہہ میری منہ سی خم شراب | دریای می کی مچھلی ہی یہ ناتوان نہین

[illegible]

کس طرح جہاں نہیں ہے ہستی میں بہر رزق | مجھ سا کسی سا اسی قدر فشان نہیں

رنگ بہار زرد ہوا تیری ہنسی | باغ جہان میں غیر گل زعفران نہیں

زردار جو ہیں کیوں نہیں خنداں مثل گل | باغ جہان میں زر ہی کم از زعفران نہیں

جنکی سرن پہ آپ نکس تہا ان ہی ہما | اونکا لحد میں آج کوئی استخوان نہیں

دہوکا نکہا طرف سبوکو تو دیکہکر
مسجد ہی مے فروش کی ناسخ دکان نہیں

سبزہ ہو جو ترا پامال ہو | ٹہری تو جس شجر کی تلی وہ نہال ہو

موی کمر ہی یون نہاں پیرہن میں عیان | دو نحف کی جرم میں جس طرح بال ہو

گل کی زبان کنگ ہی تنگ پاس سرو | گیا عندلیب کبک میں یہ بول چال ہو

اولی ہی بہنچی تہ علی کو ایکدن | سید جو قتل بیدق شطرنج چال ہے

رندو ضرور رقص ہے بزم شراب میں | ہاتہہ آئی گر نہ بہانڈ تو صوفی کا حال ہو

موتی کو بعد مرگ بہی آرام ہی محال | کس طرح زیر تیغ نہ گینڈے کی ڈہال ہو

دو دونہ میری آنکہیں نہیں کیوں نہ پتلیاں | آٹہوں پہر جو تیرا تصور میں خیال ہو

[illegible]

گیا نیند آئی ہو جو بہی رات بہر خیال   گل تکیہ کی عوض کچھ ہی مجھکا سا

گر محتسب کو خون ہمارا کیا حلال   یارب بہلا شراب تو ہم پر حلال ہو

تا حشر ہی فراق ہوا کر فراق مین
ناسخ کہین وصال مین میرا وصال ہو

صبح کی ہوتی ہی ہرگز نہین جینا مجکو   وصل جانان مین عبث ہی غم فردا مجکو

ای پری تجہ نی جو پہنی ہی سہرے انگیا   آج آئی ہی نظر سونی کی چڑیا مجکو

موتیونکا نہین گچہا یہ تری بالی مین   آیا بالی مین نظر عقد ثریا مجکو

طفل اشک آنکہونمین دیہو مجہی ہی بہتر   جیسی وہ طفل کیا چہوڑ کی تنہا مجکو

کبہی تہر بہی لگاتی نہین آتی اطفال   ہی کسی طفل کی فرقت مین جو سودا مجکو

منہہ سو ہی جو خخ دلی کہتی ہین جو گرد ستمین   جرح پوچہا کہ کہاتی ہین [illegible] مجکو

پای جانان مین بہہ پر نور کہ جب ہنسی چہولی   ہاتہہ آیا ید موسی ید بیضا مجکو

رنج کیا دیکہ کے اوس بت کو نظر آئی مینا   کاش دیتا نہ خدا دیدۂ بینا مجکو

آتش و سنگ کی خلقت کی طرح زور بہ تخت   ساتہہ اوس بت کی خدائی کیا پیدا مجکو

خونریز بنا کی کٹتو یکو ہوا ذنگی ست — ساقیا اب نہ کہا ساغر صہبا مجکو

قصس و مرتی کر جاؤن ابھی مین روا — ہاتھ آ جائین اگر شہپر عنقا مجکو

صبح محشر سی سوا صبح شب وصل ہی تیغ — آج ہی تجسی نیا دہ غم فردا مجکو

زاہدا کعبہ کو میخانہ سی جانا ہی محال — ہی ہر اک شیشہ می آبلہ پا مجکو

اوس مسیحا سی جو ہی رشتہ الفت ناسخ

ناتوانی نی کیا سوزن عیسا مجکو

بستر خواب پہ تو یاد جو آیا مجکو — ملک الموت ہوی صورت دنیا مجکو

بس کہ ترسا بہت ہی کافر ترسا مجکو — لب جان بخش وہ کہا بہر مسیحا مجکو

وہ صنم تو نظر آتا نہین اصلا مجکو — دی اسد نی کیون دیدۂ بینا مجکو

بتکدا وکی طرح کعبہ کی سی اوپر — دونو عالم نظر آئی تہ و بالا مجکو

بگولا کی طرح سو کہہ کی پن تہ پا — جیسی وحشت نی کیا بادیہ پیما مجکو

طفل سمجہا ہی مگر پیر فلک شب و روز — شیشہ بازیکا دکہاتا ہی تماشا مجکو

سیر کر کر کی چلا جاونگا مانند نسیم — چمن دہر مین درکار نہین جا مجکو

شب مجکو خورشید سے چمکتا ہوا تھا عاشق بس تلوّن نہ دکہا صورت صحرا مجکو

خون سے مژگان کو کیا پنجۂ مرجان سینچی نظر آیا تری فرقت میں جو دریا مجکو

اوس پریرو کو دورنگی نہیں جاتی جب سے باغ عالم سے ہلا بس گل رعنا مجکو

یاد ہی سایۂ دیوار کسی کا ناسخ

دیو کا سایہ ہوا سایۂ طوبی مجکو

ہجر میں آنکہیں یہہ لائین جو تپ ہجر نے آج گرد یا بالکل شفق گون چاہ مہتاب کو

ہی محل عیش اے دل گردش لیل و نہار دیکہہ پروانہ کی دنکو اور شب سنجاب کو

کون ہین جو پھر رلانا کو کرتی ہین قتل ہم نہ پھر کہیا کشتہ کرین سیماب کو

موج زن ہو عہد موسیٰ کی طرح دریای خون گرچہ آنکہین نہ ضبط اکدم کرین خونناب کو

ہی یہہ وحشت مجہسی سیکہا جدائی میں اوسی [illegible]

وصل مین ہی جستجوی یار یہان عقل سی عین دریا مین ہی گردش جس طرح گرداب کو

ہو گیا عشق لب دلدار مین مجکو جنون مفسد خون کر دیا ہی بخت نی عنّاب کو

جای مسجد مجکو سنگ آستان یار ہی سجدہ کرتا ہون اسی وا اونکی محراب کو

عقل ہی عشق غارتگر کو کیا ہو سد راہ | روک سکتا ہی بھلا دربان کوئی سیلاب کو
اسقدر ہی اہل دنیا میں دنائت کا رواج | بس ہو تو مثل صدف باندہیں گرہ میں آب کو
آرزو ہی چاہتا ہی کرسی کی پرورش | خاکسی تو شجر پر چاہتی ہی آب کو
زاہدان خشک شب بیدار ہیں تو کیا ہوا | بیشتر کردیتی ہی اہل یبوست خواب کو
ہیں جو صاحب درد انکو زہر ہی سامان عیش | موت کا سامان زخمی کہتی ہیں مہتاب کو
مچھلیاں دورۂ جاناں کی کیا راحت سہتی ہیں | بیکلی ہوتی ہی ورنہ ماہی بی آب کو

قدر جیتی جی نہیں ہی کچھ بہی اے ناسخ مجھ
یاد مرنے پر کرینگا صحبت احباب کو

مرگ عیسی ہی تری چشم کی بیماروں کو | اور آزادی ہی زلفوں کی گرفتاروں کو
نار رفتار سی پائی ہیں جسد نے جو روان | گرد رہ خاک شفا ہی تری بیماروں کو
اب سبکدوش رہی ہی سدا زندان وطن | بوی گل پہاندتی ہی باغ کی دیواروں کو
وحشی نرگس چاہ دیتی ہیں جو پائین آہو | گرلیں مژگان مری آہوؤں کی ہی خاروں کو
نہو وہ سرکشتہ کہ تا پر مری قتل ہونگی | آسیادم میں بنادیتی ہی کہساروں کو

کافر عشق ہوں حاجت نہیں زنار کی مجھ کو
بار تسبیح مبارک ہی ہو دیندار نکو

ہم بغل یار سی شب ہوتی ہیں ہم آغوش
کیا خبر میری شب وصل کی بیدار نکو

جوش حسن ہی کت جا نہیں بہت ہے قائل
تشنگی آج ہی شاید تری گفتار نکو

ای صنم عہد میں تیری ہوا کفر عزیز
کہ رک جاین کا ملا مرتبہ زنار نکو

کیا بچین گردش افلاک سی ہیں خونخوار
کام کیونکر نہ پڑی سان سی تلوار نکو

دہیان آیا جو مجھی زمزمہ پردازی کا
رہ گئی مرغ چمن کہول کی منقار نکو

ہجر میں کم ہی وہ سن داغ سی پہلو میرا
جس سی لگا نہیں دو زخ کی انگار نکو

جو ضعیفونکو ستائی کا سزا پائی گا
آپ دکہیا تی ہیں چرخ رو ندتی ہیں خار نکو

پاک کر آنکو نہ سمجھو تو خجلت کی
انفعال ئیا شفاعت ہی گنہگار نکو

کشتی اور ہوا کسکی گوارا مجکو
رہت خوش آئی نہ جب گردن مینا مجکو

نکہت گلکی طرح باغ جہاں میں ہی محیط
بجز خالی نظر آئی نہ کوئی جا مجکو

ہاتھ پر رکھکی دیا جام شراب نور
آج ساقی نی دکہایا ید بیضا مجکو

[illegible]

عشق بر دلک جنون میں چلا شہر سی یہ
دم شمشیر ہوی جادۂ صحرا مجکو

نظر آیا نہیں اسکو یہ بھی لایق شکر
ہی شکایت دہن بت کی یہہ بیجا مجکو

نسخہ میں دانۂ زنجیر طبیبو لکھدو
ہو گیا خال نہ زلف کا سودا مجکو

گل سی چھپتی نہیں بو راز چھپی کا کیونکر
گدڑی چاک گریبان کہیں سو مجکو

روٹھہ کر اپنی صنم سی جو چلا میں افسوس
نہ پکارا کوئی ناقوس کلیسا مجکو

آج یہاں بعون اک مہر لقا کی گھر میں
عشق میں ہاری ملا اوج مسیحا مجکو

وہ تو غفلت سی یہ کہتا ہی کہ کل آونگا
اور اکدم نہیں جینی کا بھروسا مجکو

پہنچی جلاد اجل خط مری کی ون یہ نہیں
یاد آیا ہی اب وس طفل کا ڈنڈا مجکو

روی جانان کا نہیں [illegible]
نظر آتا ہی یہہ قرآن مطلا مجکو

[illegible] یہہ ہی ضعف کہ رہتا ہی خیال
یہیں ڈالی نہ کہیں صورت دیبا مجکو

تو بھی اشکو نکی روانہ کا نہو مجکو بیان
پھر تقریر ملین گرلب دریا مجکو

دست پیغام بر یار میں مکتوب نہیں
اگی موسی نی دکھایا ید بیضا مجکو

رنج ہجران صنم دلکی برابر ہی عزیز
ہی سواد شب دیجور سویدا مجکو

[illegible]

وہ خریدار ہوں بازار جہاں میں ناسخ
غیر سودا نہیں ملتا کوئی سودا مجکو

باغ میں دیکھا جو سرو قامت صیاد کو — فاختہ سولی سمجھتی ہے ہر اک شمشاد کو
یاد تھا کیا جوہر عاشق کشی جلاد کو — آب شیریں میں بجھایا تیشۂ فرہاد کو
ہے جو دل آہوں سے خالی جان کو ویرانہ ہے — کام رہتا ہے ہوا سے خانۂ آباد کو
کان دیتا گل کو ہے بلبل کو گر نالہ دیا — تھا یہ لازم گلبدن گلشن ایجاد کو
کان کی پردے بنک گل ہے ہیں جالے لگے — بلبلو سنتا نہیں کوئی مری فریاد کو
فصل گل آئی ہے پھر اپنی جنوں کا جوش ہے — بلبلیں آتی ہیں گلشن سے مبارکباد کو
قامت جاناں جنوں خیز ایسی ہے دیکھی اگر — ہے عیاں درکار طوق فاختہ شمشاد کو
لاغر ایسا ہوں کہ مجھ میں … نہیں — بالش پر چاہیئے شاید مری صیاد کو
آفتیں دکھلائیں بینائی نے کیا کیا عشق میں — کیوں نہ میں حسرت سے دیکھوں آہ فرہاد کو
شادی و غم تو نہیں ہے اپنی ویرانے میں یار — یہ تلون ہو مبارک خانۂ آباد کو
وصل کی شب جب کہا اوسنے … قدم — صبح خنداں ہو وہی حاضر مبارکباد کو

[illegible]

کس سے بھی قد تو چمن میں آج ہمبالائی ہوا — شہپر قمری ہے اڑا شانہ شمشاد کو
جا لگی لغزش میں کہ اپنی قامت جانان ہوا — گیا رسائی شانہ بھی ہے بے شمشاد کو
غیر کی فرزند کو قابو میں لاؤں کس طرح — گر نہیں سکتا مسخر اپنی میں ہمزاد کو
کیونکہ یوں اپنا سراپا صرف شانہ کر کیا — شکل قد سے عشق لگا یہی شمشاد کو
خوش تصور اور مگر ہے شوق تصویر ہی مجھے — اپنی صنعت میں کہا سکتا نہیں بہزاد کو
دیدہ ظاہر سے سے ہی غافل تو پنہان کیا — دیدہ عبرت سے دیکھو گلشن شداد کو
جا لگی کر لی ور انکیا مرغ دلکو ہی نہ بہت — حاجت دام و قفس کب ہے مری صیاد کو

میں بھی تالوسی لگا لیتا ہوں بس اپنی بان
گر کوئی سنتا نہیں ناسخ مری فریاد کو

مزا وصال کا کیا گر فراق یار نہو — نہیں ہے نشہ کی کچھ قدر گر خمار نہو
نہ روئی تا کوئی عاشق یہ حکم ہے اسکا — کہ شمع بھی مری محفل میں اشکبار نہو
جو ہچکی آئی تو میں خوش ہوا کہ موت آئی — کسی کو یار کا بھی اتنا انتظار نہو
ذقن ہے سیب تو عناب ہے لب شیریں — نہیں ہے سرو وہ خوش قد کہ میوہ دار نہو

[illegible]

وہ ہوں میں رہ نفرت کہ در کنار ہی یار | پی افشار کبھی اور ہم کنار نہو

نہ آئی کنج لحد میں بھی مجکو خواب عدم | الم سے نالی کو بھی خستگی کو بار نہو

برنگ حسن بتان ہی دل شگفتہ مرا | جو اس چمن کو خزان ہی تو پھر بہار نہو

لگی ہی کیسی زمانہ سی رسم سرگرمی | عجب نہیں ہی جو پتھر میں بھی شرار نہو

نہ ہنسی سی کبھی ہم راز پوشی واقف ہون | برنگ غنچہ جگر جب تلک فگار نہو

ترے نگاہ کی جو تشبیہ دون سی ترکش | کسی کی تیر سی کوئی کبھی فگار نہو

دم اخیر تو کر لون نظارہ جی بھر کے | الٰہی خنجر سفاک آبدار نہو

ہوس عروج کی لیجا ہمین کہ دنیا سے | کبھی بلند ہوا سی کوئی غبار نہو

کمال صورت بیدردی تنفر ہی | نہ کہیں ہم کبھی بس گل کو چمن خار نہو

ہزاروں گور کی آتین ہیں [illegible]

ابھی سی روز سیہ میں تو بیقرار نہو

اہل حرفہ میں جو بتاؤ نکا خریدار نہو | جوش سودا کہیں اہل دل بازار نہو

بس و لا اب کسی گیسو کا طلبگار نہو | قید ہستی میں تجھی اور گرفتار نہو

[illegible]

ہوگی آہ جو نکلتا نہیں پھر کوئی بشر　　زاہدا خلد کہیں کوچۂ دلدار نہو

شور محشر ہو اگر نالۂ زنجیر کے جا　　پای خوابیدہ ہمارا کبھی بیدار نہو

چشم و ابرو کا ہوں عاشق گزرنا کی بہار　　پاس مسجد کی اگر خانۂ خمار نہو

تیری دیوار کا روزن جو نہیں ہو تا بند　　کسی مہجور کا یہ دیدۂ بیدار نہو

خود فروشی جو ہو منظور تجھی او کافر　　کوئی یوسف کا زمانہ مین خریدار نہو

بغل کو رہین کا نٹا سا کھٹکتا ہو نہین　　اسقدر بھی غم فرقت سی کوئی آزار نہو

گلعذاروں کو جو مدفون نکرین زیر زمین　　سطح خاک سی پیدا کبھی گلزار نہو

نکلی نالوں کی ہو سو دل سی ہماری کس شکل　　تیری سوفار و نہین گر صوت منقار نہو

ہی جو وصف لب شیرین ہی مری کلک کا کار　　نیشکر بھی کبھی اس طرح شکربار نہو

ہی جو ہر دیدۂ [illegible] مثل حباب　　غیر نرگس کوئی اس باغ مین بیمار نہو

جسم تیری کی نظر آتی ہی مجھی لف دراز　　شبہہ ہوتا ہی ترا سایۂ دیوار نہو

ناتوان ہوں کی جہان مین ہی عرض ایسا ناسخ

کہ مری پاؤں سے چیونٹی کو بھی آزار نہو

[illegible]

نہ جنون میں ہی گیا بخت نہ گریبان مجکو — طوق کی جیب ہی یا دشت کی دامان مجکو

دیدۂ شیر ہی نرگس ہی یا دہ پر ہول — ہجر میں دشت بلا ہی چمنستان مجکو

گر نقرت کبھی آگاہ اگر حال سی ہو — شرم آتی ہی کہتی ہین مسلمان مجکو

خلق خورشید قیامت سی ڈرتی لیکن — آئی کا یاد ترا چہرۂ تابان مجکو

بعد مرنیکی جہان روح پھر یکی بھٹکی — ای جنون تونی کہا یا دہ بیابان مجکو

ہای اس کاکل پیچان کی محبت کی عوض — کاٹتا کاش کوئی افعی پیچان مجکو

اوسکا دیدار جو ہو گا تو قیامت ہوگی — کردیا یار کی تصویر دونی حیران مجکو

گور میں انکھیں نکیرین کی دکھیں جو ہیں — آئی یاد نجوم شب ہجران مجکو

دولت وصل کی خواہش میں جو عاشق تھا — ہاتھ آیا نہ بجز گنج شہیدان مجکو

صاف اون انکھونکو سمجھا تھا میں آئینہ — بچہ شیر ہوئی بچہ مژگان مجکو

باغ میں آگ لگی آئی نظر تیری بغیر — سرو دکھلائی دیی سرو چراغان مجکو

واعظا ہی یہ پاسخ کی دعا بعد نماز
جای فردوس ملی کوچۂ جانان مجکو

ہجر میں مر مر گئی جب کاٹتا شب دیجور کو
سمجھی ہم کافور بیت صبح کی کافور کو

لائیں کر موسیٰ ید بیضا میں شمع طور کو
اُس کمیں روشن نہ وقت کی شب دیجور کو

بولی موسیٰ دیکھکر اوس عارض پر نور کو
گر دیا روشن اسی شعلہ نی شمع طور کو

بزم میں ہو کسکو تیری قصر کی کیا ...
جنبش دامن بجھا دیتی ہی شمع طور کو

رنگ سی کہتی ہین آویزہ کیا یاقوت کا
عکس روی یار نی آویزۂ بلور کو

بہاگ جاوینگا جہنم کو میں جنت چھوڑ کر
آئی ہونگی ناز آدم زاد سی گر حور کو

دیتی ہین لغزش ہی رحمت یادہ مجکو تیغ
دن سی افزون رات بہاری ...

خواہش دیدار میں ناز نگہہ ہی جسم زار
طی ہین ایک لمحہ میں کرجاتا ہون راہ دور کو

قصر ای منعم بنایا ہی تو اور رونکی لئی
جاتی ہین ہم برابر سمجھو اور مزدور کو

زاہدا ہی کس قدر مشکل حسینونکا وصال
جلتی جی پاتی ہین حی کو بعد مرنی حور کو

تاک کی ہین پاؤن تیری راہ مین آبلہ
دیکھہ ای بدمست چلکر خوشۂ انگور کو

آفتاب و صبح کا عالم دل زخمی میں ہی
داغ غم جیسکا جو رکھا مرہم کافور کو

صباعقد اوسیر تو اس آتش رنگ حنا
اسقدر نسبت ہی ہی سنگ پاس طور کو

ہو گیا ہے دل مرا ظلمتِ شبِ فرقت سے داغ
دوستو مرہم میں ڈالو صبح کے کافور کو

کاسۂ چینی پہ اے منعم نہ کر اتنا غرور
ہم نے دیکھا ٹھوکریں کھاتے سرِ فغفور کو

قدر ہے بینائی عاشق کی حسنِ دوست سے
پھر موسیٰ نے سرمہ بنایا طور کو

رنج میں تخفیف کرتی ہے مے طبعِ رواں
ہیں جو دانشمند جاری رکھتے ہیں ناسور کو

ہوں میں وہ زخمی تری تیغِ نگاہِ مست کا
مے ابھی ٹپکی جو توڑوں زخم کے انگور کو

بعد مردن بھی ہے تیرا خوف مجکو اسقدر
انکھ اوٹھا کر میں نے جنت میں نہ دیکھا حور کو

ہے وہ کافر جو نہیں مرتا حسینوں پر اللہ
مرتے دم میں ہم مسلماں دیکھتے ہیں منصور کو

آہ عاشق کی بھی پرسوز ہوتی ہے حسین
دور موسیٰ سے ہی نا شعلہ جلایا طور کو

اوسکو تلووں تک سنائی نا پیشانی لکھے
اے صنم کیا ہے حنا پر فوق ہے سیندور کو

جان دی او سیر تری قید ہے عشق میں
حق تو یہ ہے دار سے کیا کام تھا منصور کو

بت پرستی میں ہے ناسخ حق پرستی کا خیال
دیکھتے ہیں ہم صنم میں ہم خدا کے نور کو

نہیں آہن پا کھینچوں جو ہر اک آہن کو
تیر تلوار سے اے قاتل مری گردن کو

لی ہی جمن سی وحشت کرون تباطوق آہنکو | وہ ہی کاکل پیچان سی باندہی بیچی دُون کو
جہ دن سکو ہی تجہ بیر کی اب نحیر کی جوش ہا | بجای سبحہ و زنار ہر شیخ و برہمن کو
جو منت کش ہین بہر غیر منعم اونسی دیتی ہین | جہکائی کیون نہ ہین جام شیشہ اپنی گردنکو
خدا ہی ایک کی تو دو سیر یہان سی آیا دہا | بناتا ہی فلک تربت کراکر خانۂ تن کو
ہوئی جو اوسکی کف پا سبزہ صحرا مین نور افشان | وہین جادہ کنارہ ہو گیا صحرا کی دامنکو
نظر آتا ہی یہہ اوسکی شعاع حسن کا عالم | کہ سب کہتی ہین پردہ کر نکالا اوسکی چلمنکو
نہ لیون ای شہسوار اپنا کہون سر زیر سم | کہ مین سمجہا ہون تجہ اعتبار دیت نعل توسنکو
ہوا گلگشت مین یارا ایسا جوش زلیخا | کہ آیا ہمنی سیل اشک سی بو زر گلشنکو
ہوا ہی شوق اوس گل کو بہت حمام جانی کا | شرف کلہای گلشن ہو چلا نشاک گلخن کو
کسی پر بہی دنیا مین ستم دیکہا نہین جاتا | بجای شمع کاٹین اہل محفل میری گردنکو
جو ہوتا وصل قسمت مین تو پہرتون نہ جدا تجہسی | کہ طالع سب کی ہین معلوم وس طفل برہمنکو
وطن مجہہ بیقرار عشق سی چہٹتا تو بس چہٹا | نکل کر جا نہین سکتا ہی پہر سیماب معدنکو
فلک کی شر مہر سی ہی انقلاب ایسا | بناتا ہی زمستان تنگ گلشن جیسی گلخنکو

سرِ شوریدۂ ناسخ پہ احسان آج ہیں کا
بنائیں کی جو سنگ در کا اُس کے ملی مدفن کو

لگا دی شعلۂ عارض نے وہ آگ گلشن کو
گیا اب وہ سجھیں بلبل و شاخِ نشیمن کو

پس از مردن تو مشتِ خاک بھی تیری ہی دامن کو
قدم کہتا ہے کیا ظالم بچا کر میری مدفن کو

وہ اکسیر آتشِ غم ہے کہ اپنی آہِ سوزاں نے
طلائی کر دیا ہمدم میں دیا زنجیرِ آہن کو

چڑھائی تاؤ مشکیں سے گرفتہ کاکُل
غزالاں بیاباں نے جو دیکھا میری مدفن کو

چھپا کر پان ظالم نے کہی یاں لبوں دو دندان
بنایا معدنِ یاقوت کیا ہیرے کی معدن کو

در و دیوار جانا سے لگی ہیں آنکھ ہے اپنی
بنایا چشم بنایا ہے اب ہر چشمِ روزن کو

رگوں کا جال ہے لاغر بدن پر ہے پیراہن
پہنتا ہے کوئی زیرِ قبا جس طرح جوشن کو

جہاں میں جتنے عمر ہیں سب ہی ہیں تشنہ لب
طلا و نقرہ سے جیسے تیغ آہن کو

حسینوں کو تلاش رزق کی تھی نہیں
لئے پھرتی ہیں مثل ماہ کو یا ساتھ خرمن کو

وفور بادہ خواری تک یہاں دیکھیں
ہر مست کی ہی سیلاب کا شانہ تن کو

لٹک آئی چھجے پر کوئی لٹ لف بھی
لیا سونا سکندر سے تم ہی کئی جوشن کو

کھینچوں نہ رقیبوں کو جلائی اتنی دم ہر | جہنم میں جلا اہی ڈالتا ہی اپنی دشمن کو
کسی صورت سی ناصحو میں الفت ہو نہیں ملتی | عداوت ہی باہم تیغ و سپر آب و روغن کو
گریبان سحر میں جیسی ہی نک شفق لازم | پچھوڑیگا لہو میرا کبھی قاتل کی دامن کو
مصائب نظم کرتا ہوں شب تاریک ہجراں کی | بنا یا شمع بزم فکر میں طبع روشن کو

وله

رسائی ہی متاع حسن تک کب دست دشمن کو | نہیں ہوتی کبھی بجلی کی دہشت مہ کی خرمن کو
یہاں کیا ہی جو پھیلائی تو آئی برق دامن کو | اگر چاہی وہ تھا لیجائی چھوٹی میری خرمن کو
تصدق کی لئی دیکھا جو اپنی رو روشن کو | چراغ آفتاب وسنی بنایا ظرف روغن کو
وہ مستی بلکی ہونٹوں پر اگر جاتا ہی گلشن کو | بنا دیتا ہی وہ آہ سوزاں شاخ سوسن کو
ظہور حسن کب چاہی نہ عاشق کو رولا یا کر | چھپا دیتا ہی باران دیکھ مہر ماہ روشن کو
عجب کیا ہی جو انسان صورت دیوار حیران ہین | تجلی و سکی رخ کی بند کردی چشم روزن کو
اگر طول امل سے قطع ہی ترک لباس آسان | لہ رشتی کی بدولت بط ہی گھر سوزن کو
کر تی ہی مستی آلودہ ہونٹوں کی ثنا خوانی | خدا کی اس لئی اتنی باتیں دی ہیں سوسن کو

اگر مضمون باندھوں چار دن میدان جانان کے — زمین شعر سے دون خجل سپہر نیلی سعد کو

اگر اوسکی جھلک ہوتی آنکھہ اپنی تو گیا ہوتا — بحسرت دیکھتی ہیں ہم در جاناں کی قندیلوں

موافق حوصلہ کی سمجھی ہیں سب رتبہ جانان — کہ ذری جانتی ہیں مشرق خورشید روزن کو

برنگ زخم بیدرد تو خنداں ہی اپنی قاتل — ہماری خم نے پرخون کیا ہی چشم سوزن کو

بنا دی شیشہ مے اوسکو بھی آتی ہی مشتوالا — جو پھینکی میکدہ میں محتسب سنگ فلاخن کو

نہیں تاب سخن آگی کسی کے ہو وہ سوتیغ — زبانیں ہی بانیں کہ دیں خالق نی سوسن کو

چھڑی دیکھی اوس سنگ حسین کی دست ناز گیر — بھلایا بلبلاں باغ نی شاخ نشیمن کو

سمائی کو نہ ہم اوسکی نظر میں ایکدن لیکن — غبار اپنا بس از مردن ہی سرمہ چشم دشمن کو

خمار اکدن نہ ٹوٹا جز سبو اے چرخ مینائی — بجائی جام ہیہات کس دشمن ہی سنگ فلاخن کو

گریبان چاک ہیں اتنک سنا تھا مہر اکر نالہ — ہنستی ہیں گل اوڑاتی ہیں بلبل نی شیون کو

بھلا اعجاز غزل خوانی ہو مجھے کام کیا ناسخ
بجز نالہ نہیں آتا ہی کچھہ مرغ نوازن کو

بی ثباتی ہی نہایت حسن کی ناموس کو — پایداری ہوتی ہی گل شمع فانوس کو

ہی اگر زیر اوس زلف کہ میری دل پہ داغ — بہاگتی ہین سانپ جیسی دیکہکر طاؤس کو
جیسی ہین نالان لگا رہنی نو کی عشق مین — توڑ ڈالا کافرون نی دیر مین ناقوس کو
اشک بہتی ہین دل پہ داغ جلانی لگا — نالی پا دامین نکیون برسائین طاؤس کو
اسلی جہوٹا ہی وعدہ وصل کا کرتا نہین — تا نہ تسکین ہو کبہی بہی دل مایوس کو
عشق کامل اسکو کہتی ہین کہ قاتل سر مرا — تن سی ہوتی ہی جدا اوڑا ری پابوس کو
ذوق ملنی کا ن تن ہی روح کو جس طرح ساق — یون ملائی ہی بال وس زلف کی محبوس کو
ٹہون جا ہا اوس مصحف رخ سی دل پہ داغ ہی — رکہتی ہین اکثر مصاحف مین طاؤسکو
دل اگر فارغ نہین ماسازہی ساز نشاط — عید کی دن رنج ہوتا ہی دل محبوس کو

وہ نہین میرا جنون ناسخ جو ہو درمان پذیر
نبض اگر دیکہی مری سودا ہو جالینوس کو

رسا اوج حقیقت پر کرون اب عشق بازی کو — بجائی نردبان سمجہا ہون مین عشق مجازی کو
بہت جانی لگا ہی اب وہ بازیگاہ طفلان مین — دلا تو جانتا ہی کہیل شاید عشق بازی کو
ہوی اقلیم خوبان مین قدر جنس خوبی — سکندر ڈہونڈہتا ہی اب دکان آئینہ سازی کو

بیان کیا ہو سکی عمر روانکی مجہی جالا ہے — کہ اس تحسین سی لکا ہی ترکی کو نہ مازنکو

الٰہی دل مرا فوج تمنا کی مقابل ہی — الٰہی بہیجیو تو فتح باب ہیں غازی کو

ہمیشہ ہاتہہ میں کہتا ہی لف یار کو شانہ — ذرا دیکہو تو اوسکی دست تہ کی دراز یکو

کہاں تہا آئی ہمکو دماغ ناز برداری — خدا کرتا ہی شرمندہ ہماری بی نیازیکو

ملے تختہ جوہی انجام طبعو باغ عالم میں — نکیو نکر جا کسا رنہی بدلی سرفرازیکو

وضو ہی تہہ ہوتا جا نسی سجدی ہی کرتا — طریق عشق میں ہی قبلہ مسجد نمازیکو

اوترجاؤں لہی بادی غمنی اکرجاہی — میں کشتی جانتا ہوں یار کی تیغ جہازیکو

بحسرت دیکہتا ہی ماہ کنعان مکلوای ناسخ

دیا دل جبسی میں نی ایک محبوب حجازیکو

مین جو روؤں خرمن ماہ درخشان سبز ہو — چاندنی کا کہیت مثل کشت دہقان سبز ہو

لخت دل غنچو نسی ہون برنگ برک گل — گر بہاری برقرکانی گلستان سبز ہو

خلق کو حیرت ہو کیونکر سرہ چلنی لگا — گر تری نقش پا کا ہی سر خرامان سبز ہو

سبزۂ رخسار جانان عکس افکن ہو اگر — آئینہ مثل نہ مردمک جانان سبز ہو

قم باذنی ہر ل مردہ کو ہی آوازنی — آب حیوان سی خط اوند انیستان سبز ہو
کیا عجب اگر ہر بار زلف کی تاثیر سی — تار سنبل کی طرح میری رگ جان سبز ہو
آگیا ہی یاد رونی مین کسی کا حسن سبز — اشک آنکہو سی اگر پوچہو تو دامان سبز ہو
مرہم زنگار رکہہ میری ان داغ پر — ہی طلسم تازہ کر سرچہ ایمان سبز ہو
دیکہتا ہون مین کسی کی سبزہ خط کی بہار — کیا عجب یا ندہنا میری گمان سبزہ ہو
تیری منہہ کی سامنی ہو جا گل کا زرد منہہ — آگی زلفون کی نہ ہر گز سنبلستان سبز ہو
عکس گل سی ہی شراب لعل کو ان ہرہ مین — کیون نہ مینا کی طرح سر گلستان سبز ہو
روتی پہرتی ہین جہان مین اس لئی مثل ابر — شاید اشکو نسی کہین کوہ و بیابان سبز ہو
چشم تر پر گر خیال دست رنگین مین کہون — صوت شاخ حنا پہر شاخ مرجان سبز ہو
فیض ظالم سی نہین پایا کسی نی غیر ظلم — آب خنجر سی بہلا کیا کشت دہقان سبز ہو

سبزہ خط کی مضامین اسمین باندہی ہین تمام
ہی بجا ناسخ اگر قرطاس دیوان سبز ہو

تیز ہر دم کرتی ہے تیغ نگاہ یار کو — چشم کی گردش ہوئی ہی سان اس تلوار کو

شانۂ رقیب سے تم دیتے ہو زلف یار کو / دشمن جان جہاں کرتی ہیں دندان مار کو

یون ترے آکے سی گران ہی سرمہ چشم یار کو / جس طرح ہو رات بہاری دم بیمار کو

خاکساران جہان کا ہی ادب ایسا مجھی / پاؤن کہتا ہون بچاکر سایۂ دیوار کو

دل میں اہل ہو نہ خونخوار جو دشمن ہی ضعیف / مورچہ دیکھو تو کہا جاتا ہی تلوار کو

پڑ گئی زنجیر میری بیڑیونکی پاؤن مین / کہنچتی مقناطیس سنگ آستان یار کو

در وہو اہل نظر کا کیا جو نہین ہین حسین / پوچھتا ہی کوئی کب گل نرگس بیمار کو

مغبچہ پہرتی رکابی بط مین جو آب آتشین / میکدہ مین ہم نے دیکہا مرغ آتشخوار کو

بال زلفو نکی جو کہونس سے جو ٹوٹی ہوے / سانپ کی بانبی مین سمجہا رخنۂ دیوار کو

پہر خزان مین نوچتی ہین داغ سودا کی ہزار / تیز کرتی ہین شاخ گل سی بلبلین منقار کو

رتبۂ اعلی مین ظالم ترک کر دیتی ہین ظلم / پاؤن سی کاہش نہین خار سر دیوار کو

ہی یہ نا ساز طبیعت ہجر مین ساز نشاط / نبض بیجان جانتا ہون ساز کی ہر تار کو

مجھسی حال چشم تر تحریر ہو سکتا نہین / جا کی خط لیجا صبا ایک ابر دربار کو

برہمن ہو کر مسلمان کرتی ہین دنیا کو صید / دام بنواتی ہین گویا توڑ کر زنار کو

ہو جاتی ہیں سیاہ ذلّی آنکھیں جو سبے — کھینچتا ہوں جب میں دل آہ آتش بار کو

جبکہ بیت اسد میں تاریخ ہو نکا ہو مقام

یار کیونکر ہو نہ بزم یار میں اغیار کو

حق نے پہلی یار سے پیدا کیا اغیار کو — جس طرح نشو و نما ہے گل سے پہلے خار کو

ہو یقیں دیکھے جو دونوں ابروئے خمدار کو — دوسری ہے کھینچتی ہے کھینچ جو اک تلوار کو

دی ہے خالق نے ازل سے آبرو تلوار کو — کیوں نہ آنکھوں پہ رکھیے ہو ابروئے خمدار کو

ہجر کا مشکل جو گھر میں بیٹھنا ہے یار کو — جو کہ یوسف ہے بکجائے کس طرح بازار کو

رحم آجائے اگر مور ان کو ٹک یار کو — کھینچ لیجائے لحد سے جسم زار کو

کون ہے گلگشت کا عازم کہ استقبال کو — گل پیادہ ہو گئے گلشن سے چلے بازار کو

اٹھے جبتک نعش میری نہیں صحرا کو میں — تا نہ میری سخت تلووں سے ایذا خار کو

چیری و نرمی بچا لیتی ہے جو خونخوار کو بھی — رنگ کھا جائے جو جلکنا ہیں اک تلوار کو

قتل کرتا ہے مجھے تیرا یہ انداز نماز — سجدہ کرتے ہیں سنگ تیغ ابروئے خمدار کو

ہے اگر دربان سلامت یار کا تیر نگاہ — غم نہیں ہے بند کر دے وزن دیوار کو

کیا دلا شکوہ تپ ہو نکا قصہ موسی یاد ہی — رنج دیتا ہی خلل ابہی طالب دیدار کو

سورۂ یسین کی بدلی حشر کی سورت پڑہو — مرتی دم مین یاد کرتا ہون خرام یار کو

ہین جو خونریز و نکی پیرو شاد ہیتی ہین مدام — رات دن ہنستی ہی دیکہا ہی لب سوفار کو

سامنی خالق کی ای ناسخ کرام کاتبین
روز لیجاتی ہین لکہہ لکہہ مری اشعار کو

چاہی نقد دل عشاق زلف یار کو — ہی بجا کر ہو خزانی سی محبت مار کو

عطر ملتا یون ہی ای مشاطہ زلف یار کو — مشک نافہ جیسی لیجائی کوئی تاتار کو

خط نی کیا سیدہ بنایا کاکل خمدار کو — کر دیا بیکار ہو زنا توان نی مار کو

کر دیا قاتل رقیب سخت دل نی یار کو — جس طرح ہوتی ہی تیز ہی نکلستی تلوار کو

ہی و نکو عیش او راہو نکو دنیا مین رنج — توڑتا ہی کل کو گل چین چہوڑتا ہی خار کو

مین بجز آتش ہی کل باغ جہان مین جحیم — تاکلی باندہی کیون دیکہو تری رخسار کو

قتل دشمن کی لیی چاہی ازہی ضرور — ٹوٹ جائی شیشہ دیکہا کر ہی تلوار کو

پاون ہین راہ طلب مین سی ہی مجکو عزیز — آبلو نپر کیون نہ باندہون پہاڑ کر دستار کو

خود بخود افتادگان خاک کا ہوتا ہی اوج — نزدبان کار ہی لیتا سایۂ دیوار کو

ایک تمنای جوانمردی ہی تاج ترک میں

عمر بھر میں ہی ہم آب اکتفا تلوار کو

تشنگی میں کر مرا حلق ای سکندر خشک ہو — آئینہ سی چشمۂ حیوان ہون تر خشک ہو

تر جو دیکھی ہی تو تہو نکو تر لعل سی لب — کیون نہ پہر لعل بدخشان مثل اخگر خشک ہو

دل شکستہ گلشن عالم میں ہون اتنا کہ گل — صورت شاخ شکستہ کیون نہ پیکر خشک ہو

بادۂ گلگون ہو نہ ساقی آہ مجکو آگ — چشمۂ خورشید سان لبریز ساغر خشک ہو

تب حیا ہیکا تو مجکو بی گنہ مارا کیا — تا قیامت تاکہ خون چشم خونبر خشک ہو

بخت کی آوی بلا کو کیا رنگ دان — میری قسمت سی صبا دا حوض کوثر خشک ہو

ہی کرہ میں قابل نقصان متاع ممسکان — تنگ چشمی سی نکیونکر آب گوہر خشک ہو

گون پانی حلق میں اوسکی جو آئی وقت نزع — جسکے ہوتی ہی تہ لب شیر مادر خشک ہو

جو کہ ظالم ہین وہ مر کر تر زبان ہوتی نہین — کیون نہ خونریزی سی آب تیغ و خنجر خشک ہو

گریہ ہی منظور ہم رندونکی آنکھین تر نہ ہون — فصل گل میں ایکدم ساقی نہ ساغر خشک ہو

گر گرمی آید وضو تا تیر زند خشک سی
موج دریا خار ماہی کی اگر خشک ہو

گر پسیجی میری نالونسی تو پہر ای سنگدل
ہی یقین مانند ہر گز نہ تیہر خشک ہو

ڈہوئی دریا مین اگر تو اپنی زلف عنبرین
مثل موج ریگ غمسی موج عنبر خشک ہو

شعلہ زن ہی آتش رنگ گل رخسار یار
کیون نہ شاخ سنبل زلف معنبر خشک ہو

دیکہہ کر آغاز خط اوس کلکی آنکہین ہوئین
کیون نہ یہ آئینہ دست سکندر خشک ہو

تو جو ای سرو روان کہر کو چلی گلزار سی
سوز غمسی ہر شجر مثل شجر خشک ہو

تہ پسینی سی تو ادہکی جو روئی آتشین
کیون نہ شعلہ کی طرح دم مین گل تر خشک ہو

بہیجون اوس صیاد کو نامہ تو ہاری خوف سی
مثل جان جسم مین جون کبوتر خشک ہو

چار باغ جسم مین ای آب بی اشک و آہ
نخل ماتم سبز ہوں کا صنوبر خشک ہو

چشم تر کو گرمی داغ جنون سی کیا ضرر
تابش خورشید سی گرداب کیونکر خشک ہو

میری آنکہین وقتی ہین ناسخ اوسی افسوس مین
آہ ہم تر ہون لب آل پیمبر خشک ہو

مہر تابان جانتا ہی ہر سحر آئینہ کو
دیکہتا ہی تو اگر وقت سحر آئینہ کو

یون تخجل کرتا ہی وہ رنگ تر آئینہ کو — رشک وہ جبین کا دم دیکھکر آئینہ کو

عاشقون کا دہیان جس سی جاتا ہی وہم — شانی کو تو سینہ چاک اور چشم تر آئینہ کو

یون ہی آئینہ دل کو نہ تو دیدی ٹک — دوست رکھتی ہین حسین ای فتنہ گر آئینہ کو

عکس اونکا اب بہی دل سی ہی جاتا نہین — وہ صنم حیران بنا دیکہہ کر آئینہ کو

دلمین کہتی ہین کہہ ورنہ کہین جاتا ہر مین صاف — رنگ مین آلودہ پایا بیشتر آئینہ کو

بہتی ہتی ہین رہ جوہر کی نہی جسم پر — ہی تری تیر نگہ کا خوف سر آئینہ کو

گر صفائی دل تجہی منظور ہی کر حبس دم — دم سی ہوتا ہی ارے غافل ضرر آئینہ کو

پڑ گیا کر عکس اوسکی شعلہ رخسار کا — جامی جوہر ہاتہہ آئین کی شرر آئینہ کو

دیکہتا ہون مین فقط آئینہ رخسار یار — ڈہونڈہتا ہی اک جہان با وصف آئینہ کو

وہ پری مجنون ہی اپنی شکل اپنی دیکہہ کر — سنگ طفلان سی بنایا ہی مگر آئینہ کو

پڑ گیا ہی اوسکو اب پیدا رجا بانکا — خانہ زندان نکیون ہو جائی گہر آئینہ کو

توڑ کر زنجیر جوہر کی جلب سی آہ کہ — جبکہ تیری حسن کی پہنچی خبر آئینہ کو

چشم جوہر سی کی قتیل دیا اسقدر — ہو گیا اندہا نہین آتا نظر آئینہ کو

ہو گیا مجکو یقین اُس بال اسمین آ گیا | اوسنی کو طلائی جو ہین اپنی بدر آئینہ کو

زار ہون ایسا کہ عکس آتا نہین کر نظر

دیکھتا ہون خوب ناسخ مین اگر آئینہ کو

نہ لائی عالم بالا سے یہ طبع بلی کی مضمون کو | خیال قامت موزون ہے میری طبع موزونکو

رہائی کی نہین ہے فکر کوئی لطف جانانسے | یہ وہ مار سیہ ہے جو بھلا دیتا ہے افسونکو

بہت خال عذار آتشین سے ہے مشابہ یہ | یہ غیبت اس لیے پیچتی ہین لالہ [illegible]کو

عجب کیا گر ہلال ابرو اگر بن ماہ کامل ہے | ترقی مہ دم کیسی ہی حسن روز افزونکو

جھمہ یہ آہ رو جیحون جاتی ہین جلتی | رہی قطار آئینہ بنا دیتی ہی جیحون کو

بسان اُلک تھمین ضبط آہ شعلہ افشان سے | بنا دیگا شرر سوز دروں ہر قطرۂ خونکو

جو شب بیدار ہین وہ غافلو ہر گز نہین غالب | بہت سی صبح رہ جاتی ہی رات کی صبح [illegible]کو

جو ہین بی عقل دنیا مین وہی کچھ عیش کرتی ہین | ملا ہی گردونسے خم خالی فلاطون کو

نہ وان تھمتی ہین لالے یا ہی وشمین مین گردن | نہ گردش اوسنی دی ہی جسنی گردش دی ہی گردونکو

پی ہی اوسکی ہو جو نشہ ہوا اسکی دیکھی کیا | نہ جام بادہ پہنچیگا تمہاری چشم میگون کو

گلستان شہادت نگاہ مین طرفہ گل پہولا — بنایا شاخ گل قاتلی اپنی دست خون آلو

عمل کرہی تو کیفیت ہے ورنہ علم خالی کیا — نہ پایا قطرۂ مے مل کیا کو خم فلاطونکو

مجھی سمجھو کہ عاشق ہی وسی سمجھو ہی دیوانہ — ملاوہ کر مری تصویر تصویر مجنون کو

گیا بیہوش ہو تو نی جام مے کہلا کی ایسا کہ — لگا اکثر دیکھتا تہا مین کسیکی چشم میگون کو

اثر تہا نالۂ شبگیر مین جن روزن اپنی تہا سحر

لیا کرتی ہی اکثر تاتہہ مین وہ زلف شبگونکو

غضب ہے شر بازندہ تہا او سنی قلم کلکونکو — یہ کس شاعر نی ناموزون کیا مصراع موزونکو

ذرا دیکھو کوئی اب تو سمجھی قدر شاعر کی — لکہا ہر صفحۂ خیر خدائی بیت موزون کو

کسو کی مال و نیا او تہا لیجا کی کلاہ سر — زمانہ مین نصیب ایسے ملی بس ایک قارونکو

یقین ہے اگ جہانکو شک اس کا عذر مین رکہا ہے — اور شجر مین جسپر نی لفونکی مضمون کو

کسی کی توشہ دل پر تصرف سخت مشکل ہی — یہ ملکن ہی مسخر کوئی کی ربع مسکونکو

ہوا دل مشرق خورشید معنی اس حرم مے سی — کیا ہی ہنی حاصل یاری اشراق فلاطونکو

بجائی شیشہ وہ اثر ون ساغر لبریز ہوتا ہے — ہمیشہ کیا ہی لٹی سو جہتی ہی انجب و ارژنکو

جہان کو صدمۂ نوشیروان عادل کا
آئی صاحب مال و منال سال آمد
وی ہمشیرہ جان بادشاہ رسید
اب فزا ہو صد و بست سال سال آمد

[illegible]

جو آہو گیر ہین وہ شیر سی آنکہین چراتی ہین — گیا ہی مینی جو موزون تیری آنکہونکی مضمونکو
ہوئی ہین شاعرونکی پست گیسو طالع چرخ اعلی تک — لہ ہی باغ جہان مین سربلندی سرو موزونکو
معلق سایہ ہی ہمراہ چل جانیکی دہشت سی — لیا کہہ ہم سیری کرم رفتاری نی ہامونکو
جو شیرین بیستون چڑہ جانیگی تو ہوش مین آ کر — اڑیگا گر جنون کوہکن خسرو کی کلکون کو
یقین ہوتا ہی عالم کو کلوی شیشۂ می کا — لگاتا ہی کلوی نی سی حبب وہ لعل میگونکو
ہوا ہی تو لگہای ماہ و پرتو فلک شاید — لہ عکس آفتاب ان زرون داغ دل کی چمکونکو
گیا سوراخ دار ایجان تیری نوک مژگان نی — برنگ دانۂ مرجان مری ہر قطرۂ خون کو

کیا عہد موسی سی بجا لایا مین ای ناسخ
بہت کوسالی چلائی بچھوا مینی ہارون کو

لگایا آپ تہا اوسنی مجہہ شوریدہ مجنونکو — رکہون گیسونکہ سر پر داغ سودائی ہامونکو
کہا کہہ کان مین اور چہو لیا گیسوی شبگونکو — کہان تا شیر ایسی مار کہر مین ہی افسونکو
خیال اوس صید افگن کا ہی یعنی سر صید ہامونکو — تمنا آمد لیلی کی تہی جس طرح مجنون کو
اوڑا یہہ نکہت اودیکہہ اوس وی کلکونکو — جو دیکہی وہ کہی شبنم مری ہر قطرۂ خون کو

[illegible]

خدائی کیا دیا ہی نکا وسلی وی کلکونکو — کہ ہی وسلی سینی سی خجالت قطرۂ خونکو
کیا ہی حیرت افزا کسی جام چشم میگون کو — کہ ہی سنوار ریزش شیشہ لبریز وا ژونکو
لیا ہی کیا ہی وحشت امری وحشت نی ہرنونکو — کہ سایہ بھاگتا ہی چھوڑ کر اب بید مجنونکو
گریزان سایہ ہی جن جس سی گیا او سپہ افسونکو — بجا ہی گر کہون لقبا بموسی لف لبنکونکو
مسخر کرلیا لاکھون پریزادان مضمون کو — غضب افسونگری آتی ہی میری طبع موزونکو
غزالان حرم کا گیون نشک ہی تیری مفتونکو — جو دیکھی طاق ابرو مین تری چشمان میگون کو
ہوس آئی ہی لیلی مین تری تین کی جو مجنون کو — تو کوسون تک نی پرزر کیا دامان ہامونکو
ہی ایسین چہرۂ روشن تجلی نور آفتاب اکثر — مری زلف سیہ کیا ہی نسبت زلف شبگونکو
خرابات جہان مین ترک عشرت کی ہی دانا — پسند آیا اسی خاطر خم خالی فلاطون کو
اگر ایسی ہی آن اہل دل کی سستی ہمت — یقین ہی فتنہ رفتہ لین کی سرپنجہ قارونکو
یہ اوج نشۂ می ہی کہ مستی مین اگر جاتون — پٹکلیا رون مین پرین ابھی مینا گردونکو
نہ سمجھا چیر لگھیہ طمیور اسکو لنک ہوتی ہی — مری وحشت کی آگی کیا ہی سعی مسکونکو
پسینا ہی یا نہی کا نہیں جھاٹرا ہی وکلی سی — یہ اوس بی قدر نی توڑا ہی سلک درمکنونکو

سینہ میں گئی شگرف گیا تاثیر سے قاتل | لکھا میں نے جو تیری عارض گلگوں کی مضموں کو
کوئی بیدرد گل ایسا نہ ہوگا باغ عالم میں | سمجھتا ہے گل لالہ وہ میری چشم پرخوں کو
زمین شعر کو جو تھا فلک میں نے بنایا ہے | لکھا ہے آفتاب و جاں بانکی جو مضموں کو
ابھی ہزج کو ہر کوئی بحر رمل سمجھے | کروں موزوں میں اپنی جاں گسا ریگی مضموں کو

جو اوس خورشید رو کی عشق میں ہاتھ آئی اے ناسخ
تو ذروں کی طرح دم میں اڑا دوں گنج قاروں کو

درازی یاد دلواتی ہے اوس زلف پیچاں کو | عزیزا سو اسطے کہتا ہوں میں شبہائے ہجراں کو
گیا میں عالم وحشت میں جب سیر بیاباں کو | لتاڑا شیر قالین کی طرح شیر نیستاں کو
نہ دیکھا ساتھہ گلشن میں جو اوس سرو خراماں کو | گیا سرو چراغاں آہ نے سر گلستاں کو
کسی عریاں کی دیکھی تھا نہ محتاج اوسکی لفظوں میں | کبھی دیکھا نہ جس نے ید بیضا میں ثعباں کو
یقین ہے شوق کاہل سے اگر ریگ رواں ہوکر | رواں ہو خاک میری بعد مردن کوی جاناں کو
جو دعوائی خدائی ہے نکال اغیار کو گھر سے | خدائی سے صنم باہر کیا جنت سے شیطاں کو
جنوں نے جبکہ دی وز ازل تشریف عریانی | گریباں صبح کو بخشا دیا دامن بیاباں کو

سنا تھا سانپ آتی ہین نظر برسات مین اکثر | مین دیکھا ارمانون سون نکلتی زلف پیچان کو
ہم ایجراح برسون مین کئی ہین ٹھ دون تجھ سی تو | نہ سی بہر خدا ظالم و ہان زخم خندان کو
ہزارون صدمہ جانکاہ ہین پر مین نہین مرتا | تھون آب حیوان ظلمت ہجران کو
اثر باری دم کہایا بعدت میری تو نی | ڈرایا سر سیل اشک نی دیوار زندانکو
مقابل اوس سی پی کی ہوتی ہی دوار اسکی | کہ میری مصحف نی چہپی کہا تحت سلیمانکو
حنا خالق نی کی پیدا جو تیری پانو کی خاطر | بنایا میری تلوون کی لئی خار مغیلانکو
دکہا کر وہ سہی قامت حنائی ہاتھہ کہتا ہی | کیا شمشاد سی پیدا خدا نی شاخ مرجانکو

نکینو نکر چشم مست یار خوش ہو میری رونی سی
کہ نا رنج دوست لگتا ہی اک میخوار بارانکو

قطع کیا ناتوانی مین عصا کی راہ کو | ڈر او تھا سکتا برنگ کہربا مین کاہ کو
پست کیا بستی مین ہون کہتی ہین جو ہمت بلند | جانتا تہا نزد بان عرش مع سیف جاہ کو
گیا کسی کا خیر کونا چیز ہم سمجہین بہلا | آنکہہ پر رکہتی ہین اکثر وقت حاجت کاہ کو
جو دنی ہین وہی کرتی ہین حسینون سی سلوک | اس زمانہ پر فلک دیتا ہی مس ماہ کو

کچھ ہوا از در چمن سائی تا اثر پیدا ہو کے — واہ وہ اڑنی لگا سنبلی میری آہ کو

گیا حسد سی چاک ہوتی ہین جگر مانند صبح — دیکھکر تابان کسی کی آفتاب جاہ کو

ٹھوکرین کھاتا نہ پھرتا جا بجا طور پر کلیم — دیکھہ پاتا ہی صنم تیری تجلی گاہ کو

پستی ہمت سی بچتا ہی کوئی مال بخیل — زور سی اہل جہان لیتی ہین آ جاہ کو

شاخ گل نی ہی رنگ گل و طفل نی سوار — تہمت گل کہتی ہین ہم گرد بازی گاہ کو

مے ہی جمع این ہی ہین غلمان ہی ہین حور وہین — ترک کرتا ہون مین زاہد عیش خاطر خواہ کو

نقش پا سی محتسب پائی نہ رندونکا سراغ — سے طی کرتا ہی زمین میکدی کی راہ کو

خیمین بنوائی ہین ہین مصروف جو یہ اغنیا — جانتی ہین تنک شاید چرخ کی خرگاہ کو

ہی ماہ مین جمع مکار اونسی ہی مجکو گریز — جانتا ہون شیر اس صحرا مین مین روباہ کو

ہی ابات جہان مین عام فیض منعم حق — مستے ملتی ہی یکسان گدا و شاہ کو

ہی کا بر سالکونکو اسفل و اعلی سی راہ — راہ رو کرتی ہین طی پست و بلند راہ کو

ڈھونڈھتی سی بھی نہین ملتی خدا کی گھر کی راہ — چاہتا ہون اندنون ایسی بت گمراہ کو

حلقہ آغوش لی اوس طفل نی جب کی گرہ — تیر مین سمجھا اوس کی قامت کوتاہ کو

تر غرض ناچیز سی نکلی اوسی اُٹھی عزیز — پیار سی آغوش مین لیتی ہی شعلہ کاہ کو

کیون ہماری حال سی رہتا ہی غافل ای صنم — اپنی بندونسی کبھی غفلت نہین اللہ کو

مثل سطر آجاتی ہی زیر قدم زلف دراز — اُٹھی کلک ای طفل تیری قامت کوتاہ کو

ہو نہین سیار رحم کی قابل کہ گنبد کی طرح — آہ کرتا ہی فلک ہی سنکی میری آہ کو

آدمیکو سیتلائی حرص دیتی ہی عقل — جانتی ہین مملکت اطفال بازیگاہ کو

عشق جب وارد ہوا کی عقل نی دی گریز — ایکجا دیکھا ہی کسنی شیر اور روباہ کو

ہی مرا ناسخ بہلا دی یاد سی مجکو صنم

یاد کرتا ہون اگر بہولی سی بہی اللہ کو

اوس شعلہ وسی عشق ہی چشم پرآب کو — بجلی سی رابطہ نہو کیونکر سحاب کو

لڑتی ہی ہم فاش نشہ مین بدمست عربدہ — اسواسطی حرام کیا ہی شراب کو

ساقی تمام خشک و تر کائنات مین — ہمنی کیا پسند شراب و کباب کو

ہر صاحب خزانہ کو ہی اوج بی زوال — گرتی نکیون اوچہال کی فوارہ آبکو

جگر داغ عشق چارۂ تر دامنی نہین — لڑتی ہی خشک کرکی خورشید آبکو

ہمصور تو نسی عیب ہی آزنا سوال کا | زلفون سی مانگتی ہی گرہ پیچ و تاب کو
درکار ہی پلنگ کی بدلی جنازہ آج | فرقت مین ہمنی مرگ سی پلا ہی خواب کو
محروم میری آنکھین ہوئین پانی فرس سی | بوس و کنار پا ہی حنا کی کتاب کو
اوس شعلہ رو کو ربط ہو مجھ سا تو نسی کیا | پیدا نہین کمان کی تیر شہاب کو
ساقی جہان دل کی اسی سی ہی روشنی | لیوو نکر نہ آفتاب کہین ہم شراب کو
ہی مشتعل جو فرقت ساقی مین ہر نفس | منہہ سی لگا کی جام جلا دون شراب کو
طالع شب وصال مین ہوئی کیون نہ تیرہ سی | شوق اوسکی دید کا ہی کمال آفتاب کو
جیسی کیا ہی قتل در گوش یار نی | ہم آب تیغ کہتی ہین موتی کی آب کو
ای عندلیب تری گل ہای باغ کیا | مرجھای میری آہ گل آفتاب کو
نکلین کی طفل اشک با مر کہ ضبط نی | گرداب کر دیا مری چشم پر آب کو
آنکھین تمام صورت کاغذ ہوئین سفید | مدتسی ہم ترستی ہین قاصد جواب کو
بحر حیا مین تری عدالت ہی سقد | ہر موج میل سرمہ ہی چشم حباب کو
صدمی اوٹھانیوالی ہین روز فراق کی | لیا لائین ہم شمار مین روز حساب کو

چھوتا ہے جہاں تیان عبث اون بحر حسن کے
ناسخ ستم ہے ہاتھ لگانا حباب کو

دی اگ اوسنے پرتو رخ سے شرابکو شرمندہ جام مے سے کیا آفتاب کو
بد جانتا ہے جہل سے زاہد شراب کو دیکھا ہے شب پرے نے کہان آفتاب کو
بھولون وصال یار مین کیا اضطرابکو دریا مین ہے قرار کہان موج آب کو
ابرو و جعد سر کو الٹی تجلی سے کر رہی پیلتا ہے وہ کمان مین تیر شہاب کو
کیا بال کر دیے ہین غم ہجر نے سفید باندہین شب وصال ہم اپنے شباب کو
حاجت نہین نگار کی مستی مین شاہدا کیا مرتبہ دیا ہے خدا نے شراب کو
گلشن پہ کروہ ساقی مے کش کی نگاہ بو سے شراب آئے جو سونگہین گلاب کو
اس چشم مست کی ہون تصور مین بادہ گستر لیو نگر کرون گزک ہر نگہ کباب کو
جام شراب بیچ ہے چمکا ہے حسن یار نور آفتاب سے ملا ماہتاب کو
ساحل کی واسطے ہے پری رو کی عکس سے تلوار کی ملی ہے پرش موج آب کو
اسد لگی تہون چین سے گذرا نہ یکزمان پیری مین یاد کیا کرون عہد شباب کو

محشر کو صبح و شام ہی تیرے کام آنے کا
رکھا ہی آفتاب کی خاطر سحاب کو

دیکھا ہی ہم نے صفحۂ عالم سے نام بھی
[illegible] تم کیا خطا بکو

بھرتی ہی جام مہر سی صبح شب وصال
گردون کی آفتاب بنایا شراب کو

اپنی شب وصال ہوئی صبح شام ہی
قسمت نے آفتاب کیا ماہتاب کو

دیکھی ہی یار جلوۂ صبح شب وصال
[illegible] سحاب چشم نہان آفتاب کو

[illegible]

تاشیخ ہین کام عمر و بکر سے
بس جانتا ہون بعد نبی چار یار کو
[illegible] بوتراب کو

گرم تم کتنا کرو اپنی سمند ناز کو
لب پہ پہنچا ہی ہماری ہوش کو

ہوش اڑتی ہین جو سنتا ہون تری آواز کو
کیا تری پردہ سی نسبت پردۂ ساز کو

میری جی [illegible] کیا آگاہ اوس طناز کو
ہی بجا سمجھون وکیل اپنا [illegible]

نالی کرتا ہون ہر شب پردۂ دیوار اسلیے
بھول جائی تا نہ وہ کافر مری آواز کو

ہین لگائی کان شکل روزن دیوار ہم
لب سنین کی اوس پری کی [illegible]

گو کہ ہوتی ہین دوئی کا نہ ہونا [illegible]
جانتی ہین ایک ہم انجام اور آغاز کو

امتیاز حق و باطل ہی دوستاؤنکو یہان | کیون نہ فرعون ایک سمجھی سحر اور اعجاز کو
ناتوانونسی بر دستونکی بازو ہین قوی | زور ہوتا ہی کبادی ہی تیر انداز کو
جانورسی بہی مرا صیاد کرتا ہی حجاب | اسلئی رکھتا ہی اکثر بند چشم باز کو
بال اوس کافر کی بالونپر نظر آتی نہین | پر ہوی طیار میری وحشی پرواز کو
ڈرتی ہین شہرہ اوس محبوب کا مجکو عدو | میری دشمن بہی نہان کہتی ہین میری راز کو
گل تو سیکہی ہین ستم کرنا ابہی بلبلو | اوس گل عارض نی دیکہو ستم کی آغاز کو
رتبۂ تحقیق ملتا ہی کوئی تقلید سی | کیا خلیل اسدی نسبت ہی آتش باز کو
دل اگر ہوتا ہی نالان مین سمجھتا ہون غنا | ساز عشرت جانتا ہون طالع ناساز کو
ہی تہی وہی طلائی پر پسینا مثل تلک | حسن کی صنعت دکہا اکدن صنعت ساز کو
آج منکر ہو گئی وحیار اگر خفاش طبع | سب نی دیکہا رجعت خورشید کی اعجاز کو
میری گل لونکی چمن مین بہی دیکہی ایک نظر | پہر نہ خوش آئی گلستان بلبل شیراز کو
بلبلین کیا ہی جو وہ صیاد آئی باغ مین | بہول جائی طائر رنگ چمن پرواز کو
پہر لایا جذب دل اوس شعلہ رو کو راہ پر | دیکہین منکر رجعت خورشید کی اعجاز کو

عالم سودا میں ہی ہلو غنا شور جنون   جانتی ہیں ساز ہم زنجیر کی آواز کو

جس نے ای ناسخ بساط ابر پر رکھا قدم
عرش کہتی ہیں اوسی کی فرش پا انداز کو

لیا مری آغوش وحشت ہی وسی پیر کو   اسقدر وحشت نہیں ہوتی کمانسی تیر کو
گر پہنی سی طلائی نقرئی زنجیر کو   کالبد تیرا بنائی گوندہ کر اکسیر کو
غش کیا موسی نی جب دیکھا تری تصویر کو   آگئی لکنت زبان میں سنتی ہی تقریر کو
ہاتھ ملتی ہیں لگ گئی مٹی جو اوسکی جسم پر   گرد یا خاک مذلت رشک نی اکسیر کو
ہون وہ گریان اشک دیکھی مرقع گر مرا   ہینچیجا ہی چشم اومانی مری تصویر کو
اس تمنا نی کیا دیوانہ مجکو اے پری   ڈال دیتی ہی گلی میں زلف کی زنجیر کو
ضبط میں کرتا نہیں آتی ہی تحریر و تسلی   گیا بہلا منہ سی نکالون آہ بی تاثیر کو
گر موافق ہوتی ہی تقدیر بخشی ہی ہوا   ترک کرتا ہون کسی تدبیر بی تقدیر کو
پہر بشر کو خاک کا پتلا بنا تو غافلو   ایک ہی صورت ملی ہی خاک او اکسیر کو
ہوگیا ہی شہرہ بیقدر عالم میں ہنر   کیا عجب گر عیب سمجہیں شہرہ شمشیر کو

کیونکہ ہم خاکسار و نہیں اٹھتی — خاک تودہ ہی صنم ہی کام دم تیر کو
حسن سے پر عیب سے خالی ہیں انکے پیر یار — یہ وہ آہو ہیں خجل کرتی ہیں آہو گیر کو
اوس پری رو کی مسخر کرنی میں حیران ہو — ورنہ آسان جانتا ہوں دیو کی تسخیر کو
کچھ نظر آیا نہ اس غفلت کدہ میں عمر بھر — چاہئے یوسف ہمارے خواب کی تعبیر کو
یار کو پہنچاؤں اپنی ناتوانی کی خبر — موقلم درکار ہے مکتوب کی تحریر کو
آتش رنگ حنا سے کیا تعجب ہے اگر — شمع روشن دست جانانہ کی گلگیر کو

ولہ

دیکھ اپنی وحشی اتشناک کی تاثیر کو — تیری نقشہ نے جلایا کاغذ تصویر کو
بعد ایام اپنی بیہی می کا یہی حال — حکم ہے جب بعد ایام رضاعت شیر کو
کیا بھلا نسبت ہے شمشیر نگاہ یار سے — بیشتر دیکھا ہے گرتی برق کی شمشیر کو
دل لگی ہے ات دن پیا تصور سے یا — رکھتی ہیں پرکالہ دل میں تری تصویر کو
رست بازو نکو نہ کج طبعوں سے کبھی بگر — رابطہ دم بھر نہیں رہتا کمانسے تیر کو
کاٹھ زلفوں کو لگاؤں یہ کہاں میری مجال — چھو نہیں سکتا تری وارہ کی زنجیر کو

گیا ستم صبحِ شبِ وصل اس موذن نے کیا　　ہو گیا بسمل میں سنکر پہلی ہی تکبیر کو

گیا میں اس وحشت سرا میں ناتواں ہوں دیوانہ　　جیونٹیاں لیجائیں میری اٹھا زنجیر کو

میکشو خوب آج متوالے لگا کے جائیے　　محتسب آیا تو ہے دُرّہ لیے تعزیر کو

رات دن ہے جستجو پر یار کا کرتا ہے گا　　خانہ آباد کہئی خانۂ زنجیر کو

نقشِ شیریں سنگ سے مثل شرر پیدا کیا ہے　　بیستوں میں ہم لگا دیں گر تری تصویر کو

جسکو غمگیں دیکھتے ہیں اوسکی ہوتی ہیں شریک　　نالے کرتی ہیں سنکر نالۂ زنجیر کو

حکمتِ حق سے طبائع کی کجی ورزا سے　　لڑکاں پیدا ہو کس طرح پہنکئیں تیر کو

حلقہ ہائے لفِ جاناں شمع کی سی ہے سری　　شمع روشن چاہیے ہر خانۂ زنجیر کو

آتی ہے آوازِ زنجیرِ درِ دلدار کی　　گر بلاتا ہو نہیں اپنے پاؤں کی زنجیر کو

جسقدر دولت ہے صحبت سے ہی اوس کی اجتناب　　روحِ انساں سے ہے احتیاطِ اکسیر کو

ہیں جو عالی منزلت انکو نہیں تزئین سے کام　　کس نے دیکھا ہے منقش کعبہ کی تعمیر کو

آسمان پر اندنوں ہے لگا تیر آہ کا　　چاہیے تک شفقِ ظالم تری تصویر کو

بندہ کہئی مضمون صفائی عارضِ جاناں کی آج　　اب سیاہی کیا سفید چاہیے تحریر کو

شام سے تا صبح قربت مین نہین مجکو قرار / مین کواہ ای طفل کہتا ہون جوانی پیر کو

کچھ کمانداری مین ای قاتل نکی تونی خطا / لاغر ایسا ہون نہین ملتا نشانہ تیر کو

ڈہونڈہتا پہرتا ہی پانی باڑ ب تلوار کا / ہو قلم کیا چاہیی قاتل تری تصویر کو

ناوک مژکان برگشتہ سی کی ہی بسر / کیون نہ سنگر تیر کر سیدہا بنا مین تیر کو

کہینچتی ہین جذبۂ شوق شہادت سی ہم آج / میان مین کیا چین ہو قاتل تری شمشیر کو

عشق مین مستی جوانونسی نہو کی پیر کو / می کی کیفیت کہان کو جوش آئی شیر کو

جمع کیا کرتی ہو معمار ونکو تم ای غافلو / قبر پر جا بیٹہتی ہین چہوڑ کر تعمیر کو

ہی شب فرقت کی تاریکی یہی کیا عجب / ہو اگر مشعل کی حاجت نالۂ شبگیر کو

کون اس وادی مین ہو اہل فنا کا سد راہ / کیا تعلق ہی کفن سی خار دامن گیر کو

تیری گردن کا وصف کرنیکی لیی / شمع کو درکار ہی پہلو در زبان گلگیر کو

جو کری احسان اوسکو چاہیی افتادگی / پیش پا ہی شمع دیکھا ہی سر گلگیر کو

شعلۂ داغ جنون سی مین اگر روشن کرون / شمع پروانہ جلادون شمع سی گلگیر کو

بزم عالم مین ہی روشن جیز اپنی جز ہی / کیا ہو گویائی زبان شمع سی گلگیر کو

خط آشنا ہی ترا ای شمع و چراغ آج — کیون نہ سمجھون اپنی آب مقراض گلگیر کو

ہوتی ہین عاشق کرشمی عالم اوپر معشوق مرم — شمع نی پایا ہی موم آہن ملا گلگیر کو

واقعی ناسخ عبادت ہی جو دیدار علی

دیکھہ لیتی ہین ملائک ہر سحر تصویر کو

بہولی نہ بعد مرگ بہی ہم رقص یار کو — ٹہوکر کی آرزو ہی ہماری مزار کو

جانی دیا نہ باغمین اوس گل عذار کو — روکا ہی باغبان نی نسیم بہار کو

زیبا ہی عشق زلف دلا مالدار کو — الفت بہت خزانہ سی ہوتی ہی مار کو

دامن سی ربط مبارک ہو خار کو — عریانی ہی پسند مری جسم زار کو

ای ابر تر نہ کیجیو میری غبار کو — پہنچا سکے کی پہر نہ ہوا کوی یار کو

لیو صبا جو پائی تو اوس شہسوار کو — روندا کبہی نہ آکی ہماری غبار کو

تنی ارنڈ کی چہوئین دست نگار کو — لیونکر لگی نہ آتش حسرت چنار کو

اوس شمع رو کو کیا ہی ہی منہ لگی خوشی — ہنستا ہی دیکھتا ہون چراغ مزار کو

تنکا سمجھہ کی دور کری بزم یار سی — فراش دیکھہ لی جو مری جسم زار کو

ڈرتا ہی قتل پیا سو تلو ریا ہی گر ہمیں | شمشیر آبدار تری آبدار تو
نشتر لگائی رشک کا بر تر ہین آج | دکھلا دو ن جی ہین ہی مژہ اشکبار کو
لی لی گئی ہی مینہ مینا سی ہوا | نسبت ہی کیا بخار سی ابر بہار کو
کاوش دو لو نسی اسکو ہی تلووں سی ہی آو | تشبیہ دو ن مین نہ ہی مژگان سی خار کو
پیتا ہی جا ہی می مجھی اب خون محتسب | شیشہ کو توڑ دی وہ تو مین توڑون خمار کو
دوڑی ہی جلو مین ہو کی پیادہ برنگ گرد | دیکھی کل سوار جو اوس نی سوار کو
موجود انتقام کو ہی سنگ محتسب | ترسانہ مینفروش کسی بادہ خوار کو
گذری ہی ہزار سال نہین ہی نشان صبح | کیا طول ہو گیا ہی شب انتظار کو
شمشاد و سرو مین یہہ کشش آو ازیان کہان | طوبی کہون مین قامت موزون یار کو
کیا جذب عشق ہی کہ ہوا جسطر کی ہو | سیدہا چلی غبار مرا کوی یار کو
دل کیا ہین میری آہ کی تاثیر کی حضور | ٹھہرین کردی قطرہ خون ہر شرار کو
سر قبرین ایسی دیکھہ چکی لی شمار دن | کیا لائین ہم شمار مین روز شمار کو
ہی سقدر عروج سی نفرت کہ بعد مرگ | صرصر اوڑائی گی نہ ہماری غبار کو

کیونکر نہ لائی طالب دنیا کو دام میں — زاہد ہی عنکبوت مگس کی شکار کو

ناسخ کی التجا ہی کہ یا مرتضی علی
کھینچو برای قتل عدو ذوالفقار کو

ہیں اشک سرخ آنکھوں میں قلزم سی زیادہ — ہیں داغ میری سینہ میں انجم سی زیادہ
سو مرگ کی تا ہی اشارہ میں وہ پائیں — ہی لطف خموشی میں تکلم سی زیادہ
جز صبر کا چارہ نہیں عشق بتاں میں — کرتی ہیں یہ ظلم اور تظلم سی زیادہ
میخانہ میں مرتبہ میں مرکی جہاں ہوں — ہی قلقل مینا مجھی قم قم سی زیادہ
بہر جائی اگر بادہ مہیا نہ کرو بس — میخواری میں ہی ظرف مرا خم سی زیادہ
ہر نہر چمن بحر میں اشک سی ہی افزون — ہر گل ہی مری جان کو کژدم سی زیادہ
سو رقص سی افزون ہی یہ تیزی رفتار — پانو کی صدا لاکھ ترنم سی زیادہ
تکلیف تکلف سی کیا عشق نی آزاد — موی سر شوریدہ ہیں قاقم سی زیادہ

معشوق سی امید وفا رکھتی ہو ناسخ
نادان کوئی دنیا میں نہیں تمسی زیادہ

آئینہ میں زلف پرشکن میں آئینہ — ہے حلب میں مشک وہ ہی ختن میں آئینہ

بزم میں دریا جو میں سمجھا وہ اپنی حسن کو — آب جو نی گل کو دکھلایا چمن میں آئینہ

خاک ہو کر صورت اصلی کو بھی وہ دیکھتا — رکھدیا ہوتا سکندر کی کفن میں آئینہ

ہمنشی میں کھلی ہین جسم صفا پر جابجا ہی عکس — ای پری ہر دانت ہی گویا دہن میں آئینہ

یاالہی وہ صنم محو خود آرائی رہی — جب تلک خورشید پیراہن میں آئینہ

ہین عجائب خانہ ویرانی میں بیابان نہین — ہے ہر اک ذرہ ہی بیت الحزن میں آئینہ

جیسے آتا ہی نظر سب کا بدن آئینہ مین — صاف آتا ہی نظر اوسکی بدن میں آئینہ

حیرت آکر یوچھی ترا اعجاز حسن — صورت طوطی ہی آئی سخن میں آئینہ

وصل میں بیتاب ہی کر دل نکل آیا مرا — ہو گیا وارد عجب ولولہ دولہن میں آئینہ

سنگ سرخ لعل جانانکی یہ نیرنگ اوتری — ہر عقیق سرخ ہی ملک یمن میں آئینہ

عکس سی تیا ہی ہر شی دو ہو کر رنگ رنگ — جا بجا ہی ہر بت ہو چشم برہمن میں آئینہ

کر دیا ہی عکس اقدس نی سکندر سی زیاد — جب گیا ہی خلوت شاہ زمن میں آئینہ

قتل عالم کو کریگا حسن اپنا دیکھکر — ہی بجای تیغ دست تیغ زن میں آئینہ

اسقدر دیکھی نہین ہی صفائی حسن نے — ہی ملن آئی لی وصلی پیرہن مین آئینہ

روی صاف اپنا دکھادیتا مرا یوسف اگر — ڈوب مرتا شرم سی چاہ ذقن مین آئینہ

کردیا حیران یہ تیری قص نی ارژنگ کل — ہو گیا طاؤس کا ہر پر چمن مین آئینہ

اسقدر ہی تیرگی اکدم مین ہو جائی تو آ — ٹوٹی کرلانی میری بیت الحزن مین آئینہ

چشمۂ آب اور ہی یہ چشمۂ خورشید حسن — ہو تو ہی کل جا تری چاہ ذقن مین آئینہ

جو صفائی میری سیم اندام مین ہی کہان — آئیون عبث قلعی چڑہاتا ہی بدن مین آئینہ

ہی وہی آزاد تاریخ ہی یہ کہہ جگانہ در

جو کہتا لگتی ہی بند ہتہای رسمین آئینہ

دیدہ اعمی ہوی روشن تری تنویر سی — گوش کر کان جواہر بن گئی تقریر سی

یار نی مجکو لڑایا ہر جوان و پیر سی — ہون تن تنہا مقابل سو کمان و تیر سی

گہر مرا شور جنون سی اسقدر معمور ہی — خود بخود برپا ہی غل روا ر کئی زنجیر سی

پیرجا پہنچی عدم کو رہ گئی بیچی جوان — ہین کمانین آ چلی ہین یادہ تیر سی

آئیون ہی داغ عشق سی دور خامی کیا عجب — پختہ ہوتی ہین ثمر خورشید کی تاثیر سی

ہے آپ یہ پابین سخت جو اہید لہ زلفون کی طرح
غل پہی پابہین ہوتا مری زنجیری

خانۂ دنیا دلا گویا کا نکا خانہ ہی
ہو گیا جنکا گذرا سمین گئی وہ تیری

زلف سی بی آیہ یہ حسن تیرا حسب طرح
بس وہ مین بیت ہم پروانہ کی زنجیری

اہل غفلت جو کہ ہین دنیا مین پابیناوہ ہین
بند ہو جاتی ہین آنکہین خواب کی تاثیری

رہ گئی مثل کمان آغوش و احسرت سے بیان
عید کو دکہلائی دیتی وہ ہما کی تیری

زلف و رخسار صنم پر ہو گیا سودا مجہے
گل کہلی ہین عشق پیچا کی طرح زنجیری

ابر غم مین کہر گیا مین تیری زلفین دیکھ کر
بجلیان کرتی ہین مجہہ پر سونکی زنجیری

خشک ہونی پر بہی فارغ خامہ قدرت نہین
سادہ لوح ہو گی خط رخسار کی تحریری

ہو دلا مضطر نہ آنا گیا ہی وہ عنا غیرا ول
شیہ کو لاتی ہین قابو مین بشر تدبیری

کیون نہ ہو تیرا تصور قلب ناسخ مین مدام
مرتبہ ہی عرش کا اعلی تیری تصویری

گیا عجب سے وائی لف یار کی تاثیری
سنبلستان ہو جو پیدا دانۂ زنجیری

ہستی عاشق ہی تیری حسن کی تاثیری
ذری پیدا ہوتی ہین خورشید سے تنویری

بخت بد کی سو رو نفرت لیا ایسا مجھی | ہو گیا ہے چین جبین کاغذ مری تصویر کی
پاتی قاصد لی پہرتی کہیں گی مثل قلم | خط وہ لیسا ہے نہیں لیا فائدہ تحریر کی
ہو خط مشکین سی دو ناکیون حسن بتان | قدر صفحہ کی زیادہ ہوتی ہی تحریر سی
ساری عالم کو ہی کیا لی اختیار از رجوع | خاک گورستان نہیں کم سرمہ تسخیر سی
عاریت جو شی ہی حاجت وسی اسی نہین رائی | پر تو مین پرک اوڑا جاتا ہی از خود تیر سی
خط جو نکلا ہی تری منہہ پر پڑی ہی یہ اثر | سبز مزرع ہو گیا ہی برق کی تاثیر سی
ہو نہین ایسا ستارہ طالع ہو نہ صرصر سی بلند | کاغذ باد ہی اڑاتا ہین کر مری تقدیر بھی
آئینہ خانہ ہی عالم عکس افگن ہی ہی | ہی فروغ مہر ذرات ایک ہی تنویر سی
خط نکل آیا وہان باقی یہان مضمون شوق | دیکھی کب ہی فراغت نامہ کی تحریر سی
ہو نہ برہم گر تری لفو مین غالب کی دل | اُس طرح نالی نہ نکلین ابھی بری تحریر کا
اپنی صورت دیکھکر وہ آپ دیوانہ ہوا | آئینہ شاید بنا ہی آہن زنجیر سی
فندقونسی کم رہی دکھلیان مین شرم سی | ہی بجا تمثیل ناخن گیر کو کل گیر سی
وہ تو ہی تیری لئی ناسخ پاد رونگی | قبر کی تعمیر کرنا قصر کی تعمیر سی

جگل وٹھا باغ اوسئی رو حسن کی تاثیر سی … پہول اب گلچین اوٹھاتی ہین تو آتش گیر سی
چہوٹتا ہی کب لہو میرا کسی تدبیر سی … تیغ جوہر دار قاتل ہی سوا زنجیر سی
مست ہے عالم مری اشعار کی تاثیر سی … مثل مینا ٹپکتی ہی مری تقریر سی
فاش ہو باغ جہان مین راز دل ممکن نہین … سیکہے مین طرز فغان ہم بلبل تصویر سی
گر شبیہ اوس گل کی کہدین تحفہ مرقع ہو ابہی … عرصہ محشر فغان بلبل تصویر سی
بندہ سکی مضمون میری حشت زورکا … مثل سودائی کوئی باندہی اگر زنجیر سی
رزق کا کیا غم کہ ہوتا ہی لدبعد طفل … پہلی بہرتا ہی خلا پستان مادر شیر سی
شمع ہی وصف رخ پر نور لکہنی مین قلم … ہی بجا نسبت جو دون قط کیر گو گلگیر سی
بیلنا ایذا دہی ہکو صنم بہر خدا … امن ہی سو دائیونکو حرم کی تعزیر سی
تہا تو جان بخشی مین عیسیٰ ہوا موسیٰ کا نگ … آشکارا جب ہوئی لکنت تری تقریر سی
سرو قدا وس نو جوانکا بس ہی محبہ آزاد کو … شجرہ ملعونہ مانگون اہد اکس پیر سی
تبعہ مردن ہی تصور ہی کسی شب گرد کا … حشر برپا ہی عدم مین نالہ شبگیر سی
نرم کرتی سنگ دل اکر عشق کہو دیتا عقل … اُڑتی ہین پتہر کو پانی شیشہ کر تدبیر سی

زر تصدق کرتی ہین جو اغنیا کل مٹھیہ بھر
کالبد انکی بنائی ہین ملا اکسیر سی

می پرستو آؤ کر لین محتسب کو سنگسار
بچ رہی ہین سنگ کعبہ میخانہ کی تعمیر سی

موج خون بہی قتل پر قاتل بری ہین کی بہتی
جا سکا قاتل میری خون مین کس سی

ہی نکوکاری عبث ای بانی بنیاد ظلم
فائدہ حجاج کو کیا کعبہ کی تعمیر سی

ہی بیاض فکر ناسخ کی جو شاداب ہی
لکھنؤ مین آتی ہی گی روح غنی کشمیر سی

پریرو دیر سی اس سو چمن سار ارزانا ہی
دہان یار مین مین دانت یا رلف مین دانا ہی

بلڑی جاتی ہین لاکھون اردون بنتی جاتی ہین
جہان مین اندن جاری خدا کا کارخانا ہی

ندو تشبیہ تیغ ابروی خمدار جانانکو
کہ ماہ نو تو اک او تر اہوا آو نا یرانا ہی

چراغ و شمع کیا لا جام مینائی مے گلگون کو
مری تربت پہ ساقی ابر رحمت شامیانا ہی

ہوا سائل جو آ کر جان سی مارا وہین اوسکو
مگر بندوق کا پاس اہل دولت کی خزانا ہی

ہوا ہون زرد رنج ہجر سی مین نا توان ایسا
کہ شاخ زعفرانی مین مرغ جانکا آشیانا ہی

نہین ہی فوق بلبل شاخ گل پر دست جانانکو
کہ اسمین طایر رنگ حنا کا آشیانا ہی

یارب بزم مین ساقیا سب ساز عشرت ہین — لگے دور جام رقص و قلقل مینا ترانا ہے

توئی دل گر نہو دون مکدر تو غنیمت ہے — ہوا کو ایکدن آخر غبار اپنا اوڑانا ہے

حقارت سی نظر کرتی ہو کیا چاک گریبان پر — یہ سمجھو مفلسی ہم عشق بازونکا یہ بانا ہے

بہا دی توڑ کر شیشونکو ساقی میری ستر پر — شب فرقت ہی مجھکو بیکلی سی تلملانا ہے

فلک کی تاک بندی ہی گل خندان کیا ہی — بہار گلشن ایجاد کو اکروز جانا ہی

جہان تا نفس ٹوٹا گیا میدان ہستی سی — وہان توسن عمر روانکا یہ دہانا ہی

ترا ہے تیج کہانا ای معلم طفل بدخو کو — ہماری توسن عمر روانکو تازیانا ہے

پری رو رشک کی جا ہی ملی کا جاکی جو روتے
کوئی دم مین ترانا سخ نسوی جنت و انا ہے

ہمیشہ زیر بار ایسی محبت مین نہ آنا ہے — اوٹھاتی ہین جو رنج اکدن انہین رونا ہے

دکھا دیتا ہی گلگوں سحر روز آسمان سلیو — ولیکن غافل اپنی غسل میت سی نہاتا ہی

تن مردہ ہون مردہ سکیس کہ میری گور پر — بنی ہی قبر بہار ابر رحمت شامیانا ہے

نہ ہو کچھ زرع اعمال زاہد بار روز محشر — لگے سرسبزیسی ہی محروم سبحہ کا جو دانا ہے

خط عارض پہ رہتی ہی نظر آئینہ مین اوسکی
مقرر آہوان چشم کو سبزہ چرانا ہی

جو مالک گنج زر کا ہو بجا ہی کستی وسکی
کہ فوارہ کو دیکھو پاس پانی کا خزانا ہے

چھپایا ہی منہہ پردہ مین تجلی نے کسی ہی
کفن مین ہمکو اب ساری جہان سی منہہ چھپانا ہے

ہزارون قاتل عاشق رگڑتی ہین جبین آکر
برائی تیغ ابرو سنگ تیرا آستانا ہے

ہزارون مرغ آتشخوار ای جراح آئی ہین
تجھی پہلا جو میری داغ سینہ سی اٹھانا ہے

جدا ہوتا نہین پر زمین ہی جو مری سر سے
زر داغ جنون شاید کہ قارونکا خزانا ہے

تصور روز رہتا ہی عذار صاف جانانکا
ہمارا خانۂ دل اب تو آئینہ کا خانا ہے

ہوا ثابت جو دیکھا اژدہا و گنج کو باہم
جو موذی ہین ہمیشہ اونکی قبضہ مین خزانا ہے

غبار راہ ہم سمجھین نکیونکر جسم خاکی کو
رگ جان توسن عمر روان کو تازیانا ہے

نکیون غائب ہون چشم جہان سی یون ناسخ
مجھی اوسکی کمر کا غیب سی مضمون چرانا ہے

اجل ہر ہر گھڑی ہی خواب غفلتمین جگاتا ہے
چھپر کھٹ کی عوض لازم جنازہ کا بنانا ہے

غبار ہستی عاشق جو آج اوسکو اوڑانا ہے
سمند ناز کو گردن کا ڈورا لگایا تا ہے

...نشین ہو باد لش کا اک بہانا ہی — کہ منظور اوسکو اپنی سبزہ خط کا جلانا ہی

...ب گلرنگ پر سی لگانی کا بہانا ہی — اوسی برگ گل لالہ کو نا دیان بنانا ہی

...لتا ہی جو ہر گل نہ ریکف گلزار عالم مین — خدا جانی زمین مین دفن یہہ کسکا خزانا ہی

...ا ہی جوش مستی بہت بیہ عیب ساغر — خجالت یار سی عالم کی کبہی ہو تین آنا ہی

...شہ آمد و رفت نفس کا ہی یہی دم — بدنمین دم جو آیا ہی مقرر اسکو جانا ہی

...کہا ہی تاہ یہہ شفقت سی کہ اوسنی مہر ... — اوسی آتش نک خا سی دل جلانا ہی

کمی آتی نہین نقد سخن کی یہان کبہی ناسخ

ازل سی اپنی قابو مین معانی کا خزانا ہی

یہہ آدمی ہی کہ یہہ سون جمال رہتا ہی — وگر نہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی

بیہ پہنک ہا ہی ہر اجسم آتش غم — کہ طوق بہی مری گردن مین لال رہتا ہی

کبہی آینہ دیکہا پی خود آرا سے — یہہ بی مثالی کا اوسکو خیال رہتا ہی

جو اسون خال رخ یار دیکہکر حیران — سیاہ آنکہ مین کیونکر زکال رہتا ہی

ہی نہین خاک نشینو نسی سربلند و نکو — کہ سبز پائی ہی سایہ نہال رہتا ہی

یہ رنگ سینہ خراشی مین اب ہی ناخن کا کہ جیسی سرخ شفق مین ہلال ہنستا ہی

نہ ترک صحبت احباب کیجیو ناسخ
کہا جو برگ شجر پایمال رہتا ہی

بہری ہین جام مے لبریز شبنم ساغر گل ہی ادہر ہی نغمۂ بلبل ادہر شیشہ کی قلقل ہی
دل پر داغ کی ہی بیقراری طالع مہر سی عیان خورشید کا جسطرح پانیمین تزلزل ہی
کہا ہی اوس صنم کی کو نظر آتی نہین ہمکو خدا غائب ہی لیکن اوسکی ہستی مین تامل ہی
افق سی تا افق بس ایک ہی سطحہ ہی پانیکا ہماری اشک کا دریا ہی عالم آسمان پل ہی
کوئی نالان ہی کوئی داغ ہی تجہ بن گلستان مین جو بلبل تہی وہ گل ہی جو گل تہا وہ بلبل ہی
لٹکتی ہین جو سر سی پاؤن تک دو نو طرف زلفین قد نازک ترا اے نام خدا اک شاخ سنبل ہی
ترا کوچہ ہی کب اے رشک گل کم ہی گلستان سی وہان ہی بلبلونکا غل یہان نخچیر کا غل ہی
رہون کیونکر نہ اوسکی گرد مین پروانہ آسا کہ منہہ ہی شمع کا شعلہ تو دود شمع کاکل ہی
لگادی آگ کس آتش کی پرکالہ نی گلشن مین کہ ہر گل شاخ مین گویا ہمارے ہاتھہ کا گل ہی
ہوئی تقلید سی کب قدر عالی پست فطرت کی چمن کا گل ہی سر پر اور کسی جا کفش کا گل ہی

گو نسیم باغ ہی وہ چراغان بید باغ مین — تری فرقت مین ہر گل مجکو لو با شمع کا گل ہی

جلا ایسا چمن رشک بہار روی جانان سی — بنین گلبن کی شاخین شمع ہر گل شمع کا گل ہی

حدی خوان ہین جلو مین ناقۂ لیلی کی تو نالے

ہجوم کودکان کلیو نمین مجنونکا تجمل ہی

ٹہو کر ایک پائی خائی سی لگا یا چاہئی — پہول کوئی میری تربت پر چڑہایا چاہیے

باغمین اوس گل کو لیجا کر ہنسایا چاہیے — تہلیونمین عندلیبونکو اوڑا یا چاہئی

اشک کوئی چشم میکونسی گرایا چاہئی — بادہ مجہہ می کش کی تربت پر چڑہایا چاہیے

بچہ کلکون چمن کو اب کہایا چاہئی — رشک سی مہدی کی ٹٹی کو جلایا چاہیے

چہرۂ جانان ہی مصحف اور مین بیمار ہون — وار کر اسپر سی پانی اب پلایا چاہئی

دل کو خواہش ہی کہ طفلان حسین گہیری رہین — آبلوان وزرون دیوانہ بنایا چاہئی

میری نالی سنکی چڑہ آیا وہ ظالم بام پر — آسمانکو اب دماغ اپنا چڑہایا چاہئی

جسکی ہاتہہ آیا خزانہ قصد کہتا ہی یہی — مثل فوارہ جہانمین سر اوٹہایا چاہیے

داغ فرقت زیست بہر سوز جہنم بعد مرگ — ان بتونکو کس توقع پر خدا یا چاہیے

یار کی ٹیڑہی نگہ بھی لطف سے خالی نہیں — ہو اگر تلوار صیقل وسمہ دہایا چاہئے
طالبِ زینت نہیں نکلی ہی بیساختہ — پنجۂ مرجان کو کیا مہندی لگایا چاہئے
محفلِ عشرت میں ناسخ یاد آیا ہے مجھے
شمعسان مستی میں یارونکو رلایا چاہئے

کون سا خورشید آج اپنا چراغِ خانہ ہے — بزم میں تا ہم ہجومِ ذرہ و پروانہ ہے
دل جدا چشمِ مستِ یار سے میخانہ ہے — داغِ سودا جو نظر آتا ہے اک پیمانہ ہے
پاؤں میں کانٹے چبھے ہیں پیرہن ہے چاک چاک — باغ میں جو گل ہے تیرے عشق میں دیوانہ ہے
بنتی الاہی جو ڈورا موئے زلفِ یار کا — مشک دانہ ہے میری تسبیح کا جو دانہ ہے
وہم نہیں باقی کسی میں تیری صورت دیکھکر — بزمِ خوباں جیسے ہیں حیرتی اک بتخانہ ہے
رہتی ہے محفل میں حائل درمیان فانوسِ شرم — روئے جاناں شمع ہے اپنی نگہ پروانہ ہے
اسقدر ہوتا نہیں دستِ حنائی کا اثر — پنجۂ خورشید کے گیسو کا شانہ ہے
اڑ گئی وحشت نہ اس وحشت سرا کی کیوں — مثلِ مجنوں کل ہمارا حال بھی افسانہ ہے
ہے ماہ گلشن داغہای یاس سے سینہ مرا — مرہمِ زنگار جیسے سبزۂ بیگانہ ہے

گر نہ تھی کس شمع تجلی کا تصور ہی مجھی ‏ جو مژہ ہی میری آنکھون مین پر پروانہ ہی
ہو گیا مینا سی می خالی اگر تو جان لی ‏ ساقیا لبریز اپنی عمر کا پیمانہ ہی
مول لیتا ہی برنگ لالہ تیرا داغ عشق ‏ ہاتھ مین زر لیکی گل پہرتا ہی بیعانہ ہی
عازم گلگشت وہ غارتگر گلشن ہی کیا ‏ آمد و رفت نسیم صبح بی تابانہ ہی
بعد جلنی کی عاشق ہی نہین رہتی ہین پاس ‏ ٹوٹی ہی بالین شمع مردہ پر پروانہ ہی

اس زمین مین ناسخ ابستانہ پڑہی چند شعر

ہی بغل مین شیشہ می ہاتھ مین پیمانہ ہی

باعث گریہ خیال نرگس مستانہ ہی ‏ دل مرا مینا سی می چشم تر پیمانہ ہی
دل مرا فانوس شمع عارض جانانہ ہی ‏ روح قالب مین نہین ہی شمع مین پروانہ ہی
نور رخسار صنم سی اور مژہ کی عکس سی ‏ شانہ تہا سو آینہ ہی آینہ سو شانہ ہی
اڑتی ہین محشر مین ہم رحمت ہی عبادت کا شمار ‏ سبز کیا بارانسی ہو تسبیح کا جو دانہ ہی
بال سلجہاتا ہی وہ دست حنائی سی آج ‏ پنجہ مرجان لااون گیسوؤن کا شانہ ہی
تشنہ بدستی مین بہتا ہی عبادت کا مجھی ‏ منہہ کی بل کرتا زمین پر سجدہ شکرانہ ہی

خندۂ دندان کا خوش آئی تُسن محبوب کا — یاد ای قاتل تری تلوار کا دندانہ ہی

نام سرسبزی ہی جسکا بوستانِ دہر مین — ای نہالِ آرزو وہ سبزۂ بیگانہ ہے

مجکو حاجت ہی کبوتر کی نہ قاصد کے تلاش — یار میرا شمع ہی نامہ مرا پروانہ ہی

جان دیکر جاؤنگا اندر مین جنت کی طرح — جان کا خواہان جو دربانِ درِ جانانہ ہے

رنج اوٹھا کر بہاگتا ہی پہر بہلا دیتا ہے شوق — شمع ہی تو ای ستمگر دل مرا پروانہ ہے

راتدن جو ہی تصور گیسوی شبرنگ کا — پنجۂ خورشید بھے اک آبنوسی شانہ ہے

آتشِ داغِ جدائی کی جو مضمون مین تمام — شمع ہی مکتوب مرغِ نامہ بر پروانہ ہی

بید مجنون میری تُربت پر ہوا بویا جو تخم — استخوان سو نکہا مرا جس سے کی وہ دیوانہ ہے

جوش مستی مین پڑہون پیرِ مغان کی سامنے — اس مین مین مجکو یاد اور اک غزل مستانہ ہے

وله

اون لبونکی یاد مین داغِ دلِ دیوانہ ہے — آتشِ یاقوت سی روشن چراغِ خانہ ہی

پہر بہار آئی کفِ ہر شاخ پر پیمانہ ہی — ہر روش مین جلوۂ بادِ صبا مستانہ ہے

ہر نگہ مین عیان اک لغزشِ مستانہ ہے — گردشِ چشمِ غزالان گردشِ پیمانہ ہے

[illegible]

اَبر ہی صحنِ چمن ہی ساقیا مستانہ ہی — ہر طرف گرجنا وہ برق و گل و پیمانہ ہی
میری مے بِسف کی خریداری عبث یہ ہی محال — نقد جان ہی اوسکی قیمت نقدِ دل بیعانہ ہی
لیا فقط مجکو غمِ دنیا سی آزادی سیلے — یہ جھٹ کیا تکلیف دیتی ہی جو دیوانہ ہی
ہر کسی نے کی فریب دوستی مین دشمنی — یہ ہی شمع قبر پر موجِ ہوا پروانہ ہی
ہی نشانِ شمع روشن پر چراغِ چشمِ غول — ہو چکا ہی بارہا آباد جو ویرانہ ہی
سرخوشی ممکن نہین جبتک نہ چھلکی جامِ عمر — یہ خراباتِ جہان بہی ور ہی میخانہ ہی
دیکھتی تہی کل جنہین آنکھوں سی ہم انکی غلو — آج اونکا اینی کانونکی لئی افسانہ ہی
محو ایسی خانۂ رنگین مین مہمان ہوگئی — یہ نہین ثابت کسی پر کون صاحب خانہ ہی
محفلِ عیشِ جہان کا ہی دلا کیا اعتماد — نشۂ می خواب آوازِ غنا افسانہ ہی
نالہ کرتا ہی کبہی ور لاش کرتی ہی کبہی — جو چہ خانہ ہی وہ ایک ور ماتم خانہ ہی
گور کی لی جھکتی ہین یکرنگ ماکم جیانہ — سبز ہوتا ہی جہسی خاک مین جو دانہ ہی
آج کوئی مہ جبینون شغل ہی تکو بہی — چہرہ ہی ور آئینہ ہی زلف ہی ور شانہ ہی
جابجا آئینہ ہی کل آئینۂ زانو جدا — اور عوض شانہ کی تکڑی استخوانِ شانہ ہی

[illegible]

شہر دم میں ہو گئی ہیں آباد جنکی حلم سی
ایکدن اونکی لئی بھی گوشۂ ویرانہ ہی

آج ہی جنکی قدم سی رونق باغ جہان
کل وہی رخصت برنگ سبزۂ بیگانہ ہی

گرچہ بیدار ہیں اب ہیں دیدۂ نظارہ باز
پر کبھی یہ ماجرا ایک خوابکا افسانہ ہی

اپنی کاموں میں ہو مشغول تم ای غافلو
اسکی باتون پر نجاؤ ناسخ اک دیوانہ ہی

لالہ و گل کا جوش ہی بلبلونکا خروش ہی
فصل وداع ہوش ہی نغمۂ نای و نوش ہی

مر گئی تیری غم میں ہم کہتی ہی آنہ مجکو غم
ہی یہ وہ غم کہ ای صنم کعبہ سیاہ پوش ہی

صدقہ ہو تیری چال پر کیوں نہ نسیم ہر سحر
نقش قدم سی ہر گذر دامن گلفروش ہی

عشق گل عذار ہی بس یہی خار خار ہی
فصل بہار بار ہی اپنی جنون کا جوش ہی

رنج ترا ہی کاکوار سر مری تن سی جلد اوتار
تس لئی ہی ستم شعار تیغ و بال دوش ہی

دل نزاکت بتان ہی جو چمن کی درمیان
موج نسیم سی یہان گل سو برنگ گوش ہی

رنگ ہی اوسکی جسم پر گلسی کہین زیادہ تر
آئی برہنہ گر نظر سب کہین سرخ پوش ہی

دیکھتی ہیں جدہر کو ہم پیش نظر ہی وہ صنم
کہتی ہیں جسکو سب صنم خانۂ [illegible] ہی

مشکل نہین نظر پڑی آیا نہین بیاں ہی   پرسون ہوی کہ الٹی چالیں چشم کو تری

ناسخ قول ہی بجا حضرت میر درد کا
حسن بلا ہی چشم ہی نغمہ و بال گوش ہی

آتش عشق وہ ہی جسمین سمندر جلجای   اک شرر جای جو پتھر مین تو پتھر جلجای

پر پروانہ ہی کیا شمع رخ جانان پر   گر فرشتہ ہی کوئی آئی تو شہپر جلجای

تن میں پہونکی ہی یا ہی تپ فرقت نی مرا   کیا عجب ہی جو مری جسم سی بستر جل جای

شمع سا [illegible] تپ غم سی ہی زبان [illegible]   کیونٹ پروانہ کی مانند کبوتر جلجای

ہو ترا روی جہا نسوز اگر عکس فگن   ہی یقین جامہ آئینہ سکندر جلجای

دوست کہتی ہین اوسی سا تپ جو دیتی آفتین   شمع کی جلتی ہی پروانہ کیونکر جلجای

کہیل سمجھی وہ صنم جانکی آتشبازی   سوز غم سی جو کوئی عاشق مضطر جلجای

جب نہ تب نالہ سوزان سی جلا خانہ دل   ہوا یہہ کہ کسی غیر کا ہی گہر جلجای

ہی وہ پر کالہ آتش قد موزون تیرا   دیکھی اس سی جو تشبیہ صنوبر جلجای

شجر طور کی مانند عصای موسی   دیکہکر کاکل دلدار کا اژدر جلجای

آتشین چہرہ سی ہر شاہد مضمون تاریخ

کیا عجب گر مری اشعار کا دفتر جلجای

تیشہ لا فرہاد بیان سر بہی بن پر بار ہے
جان شیرین میری اک شیرین دہن پر بار ہے

لی وہ کیونکر مرغ دلکو نازکیسی ہاتہ مین
عندلیب از شاخ یاسمن پر بار ہی

ہم سبکدوشونسی طی ہوتی ہی راہ عشق
رشتہ زنار دوش برہمن پر بار ہی

کس طرح دون جاۓ کنعانسی بھلا اسکو میان دل
عکس یوسف بہی تہی جاہ ذقن پر بار ہی

توڑا الگتا تہا کہی ہی میان یار مین
اوسکا مضمون بہی مری نازک سخن پر بار ہی

کیا نزاکت ہی کہ بوی عطر سی ہی پی دماغ
رنگ مہندی کا کف نازک بدن پر بار ہی

کیون سبک کرتا ہی وہان لیجا کی ای چرخ دل
میرا ہونا اوسکی سارے انجمن پر بار ہی

تیری ہونٹہونکی کبودیسی اثابت مجہی
رنگ مسی کا تیری نازک دہن پر بار ہی

کیا خیال اپنی سبکدوشی کا آیا ہی آج
لو وہ کو نیشہ لگانا کوہکن پر بار ہی

ناتوان ایسی ہی فرقتمین ہین ای شک گل
برگ گل سوسن کا مرغ چمن پر بار ہی

بوی لف عنبرافشان لیکی جیسی نسیم
مشک کا رکہنا غزالان ختن پر بار ہی

[illegible]

کیا عجب پنجہ سان تنک آلی چلا لی کے ‌ ‌ ‌ دل ہمارا او سکی زلف پرشکن باندہی

وہ گئی دن جو اوتہا لیتا تہا کوہ عشق کو

کاہ کا سایہ بہی اب ناسخ کی تن پر بار ہی

سامنی انکہونکی اب نزاکت وسکا حال ہی ‌ ‌ ‌ اندنون تابان ہمارا کوکب اقبال ہی

لڑکہڑا تی ہین قدم مستانہ تیری چال کی ‌ ‌ ‌ تال انکو رای بت نازک جو سرپستان ہی

پہر سے مٹہی یار کو جو چاہی پاؤن چہر ‌ ‌ ‌ جب تلک خانہ مین آئینہ ہی کی تمثال ہی

دورہا جیسی کہ ہوسی کمر کی یار میز ‌ ‌ ‌ صوت در نجف ہر اشک مین اکر بال ہی

یاس نی مجکو عطا کی رنج نقصان تجارت ‌ ‌ ‌ برق خرمن ہو جو کشت آرزو پامال ہی

اوڑ نہین سکتی تری انکیا کی چڑیا اس لیے ‌ ‌ ‌ جال کی کرتی کا او سپاری پر زوال ہی

باندہتا ہون اضطراب دل کی مضمون اندنون ‌ ‌ ‌ یہان ان مین شعر مین بہی اندنون بہونچال ہی

فلس انکہین شاخ نرکس سرمہ دنبالہ دار ‌ ‌ ‌ کہی ریحان سبزہ خط تخم ریحان خال ہی

اسفلونسی دولت دنیا کو الفت ہی کمال ‌ ‌ ‌ دیکہو تا زیر زمین ہمراہ قارون مال ہی

ہو عاشق وہ محرم کا بہی ہر روز فراق ‌ ‌ ‌ وہ گلی لگجای جسدن عید شوال ہی

[illegible]

سانپ کالا ہی اگر وہ گیسوی عنبر فشان — سانپ کی بچی کا بچھو زیر گیسو خال ہی
روز محشر یاد وہ ہی ستمگار رو سیاہ — لیا خط مشکین تمہارا نامۂ اعمال ہی
ایصنم نام خدا چھنتا ہی فرات اس بت کی — یہہ تری چال بلی کرتی ہی عجب پامال ہی
شست و شوی عارض گل ہی اگر شبنم عشق — یاد ہم کو سیر گلشن میں کسیکا گال ہی

کچھ نہین ہی ناسخ اوسکی فتنہ انگیزی خوف
ضربت عیسیٰ سی ان مین دشمن اگر دجال ہی

طور سی بھی اپنی اودیہن یادہ نور ہی — آنکھہ ہی جس عضو کی [illegible]
منع کی ہی می پرستی کسکی چشم مست نی — غنچۂ گل کی کلاہ تک جھکا جو روی
یہان سر کاوش تعانائی کی عالم مین نہتا — آج جسم ناتوان کیون خار ربالی ہو
ہی معنبر زلف اوسکی وہی آتشناک ہی — بو کی خش ش تپتا ہی داس شمع مین کافور ہی
عمد کی ہی باز اگر جاہی ساز نشاط — تار سیم و زر بہلا کب قابل طنبور ہی
جان لیکا تو بلا کر معجز و نکی بحث کو — دم مین کب آتا ہی قاتل مسیحا دور ہی
لوہ کن بھی ہی پرستار و نکین تیغ الصنم — زخم تشنہ [illegible]

[illegible]

دی اسی تیغ نگہ نے تھا تو اپنی ور کو — تیشۂ دل میری پہلو میں چمکتا جو رہے

تنگ آ کر جب کہا میں کہ مر جاؤں گا میں — بدگمان سمجھا کہ اسکو اشتیاق حور ہے

کر تماشائے جہاں سے بہلی اپنی آنکھیں بند

دیکھنا اوسکا اگر ناسخ تجھے منظور ہے

اوٹھانا نازِ محبوب وس جہاں نہیں منظور ہے — ورنہ یوں کہنے کو تو سارے جہاں میں زور ہے

[illegible] ناتوان میں زور ہے — ناوک اندازیکا ابتک اس کلائی میں زور ہے

[illegible] دست عزرائیل کا — کسقدر نام خدا اوس جان جان میں زور ہے

[illegible] جسم میں کی بیان تیغ جیب لون میں نکو — اسقدر باقی ابھی جسم نہم جاں میں زور ہے

جان دونگا میں ہنسکر یا سک سی بنا — ابتک اتنا میری مشت استخوان میں زور ہے

ہی وہی دشمن تو غالب جبکہ ہی تقدیر ہے — پہلوان میں کب ہی جو دل ناتوان میں زور ہے

دشت کو لیلی کا ناقہ جہیں لیجاتی کا — جذب مجنون سا بھلا کب سارباں میں زور ہے

مرہم وا نا یہ دشمن کا نہیں چلتا ہی — بیل کی آگ کی فقط ہیہ پیلبان میں زور ہے

[illegible] — جسقدر صاحبقران استان میں زور ہے

[illegible]

[illegible]

جب لگین باہم زبانین صلیمین بعد صبح لانم — ناتوان ہی تیغ کر تیری بانکپن دو رہی

وہ نہین ہی عشق سی لگتی ہین جو خم ٹہوکر
ورنہ ناسخ اسقدر کس پہلو انہین ور ہے

خیالِ یار مین دل شادمان ہی — نہین ہی غم جو نظرون سی نہان ہی

مسی مالیدہ لب پر رنگ پان ہی — تماشا ہی تہ آتش دہوان ہی

تصور سیم تن کا دل مین ہی گنج — خیالِ یار کا کل پاسبان ہی

تکلم ہی فقط ہی اوس صنم کا — خدا کیطرح گویا بی دہان ہی

گرون نالی ہوی آخر شبِ وصل — طلوعِ صبح ہی وقتِ اذان ہی

سراپا ہون غمِ فرقت سی مین زرد — مرا قد مثلِ شاخِ زعفران ہی

نقاب اولٹی گلِ عارض سی اوسنی — گلِ خورشید بہی اب خزان ہی

تصور ہی جو اک خورشید رو کا — گرہ دل کا مثالِ آسمان ہی

نکیون اوس شمع و گرد ہو خلق — کہ فانوسِ خیالی آسمان ہی

ہما تا کوی جانان کا نشن پہنچای — کہ نامہ ہی مرا جو استخوان ہی

ستارے ہی چہرتی ہین جو نقش پا ہے — زمین فیض قدم سی آسمان ہے

دہان سنگ مین ہی مانند شعل — یہ سوزان میرا اک استخوان ہے

خیال زلف مین نالان جو ہی دل — بسان اژدہا آتش فشان ہی

برنگ طایر رنگ حنا ہون — کف پای حسینان آشیان ہی

غزل اک اور پڑہی اس زمین مین — کہ سب مشتاق بزم دوستان ہے

ولہ

ہمارا ہر نفس اک بادبان ہی — روانہ کشتی عمر روان ہی

ابہی ہر چند وہ بت نوجوان ہے — سفید اوسکا مگر موی میان ہے

معطر آتش گل کا دہوان ہی — کہ منہہ پر گیسوی عنبر فشان ہی

تن خاکی مین قدر اپنی نہان ہی — زمین جیسی حجاب آسمان ہی

تصور مین جو ہی روی عرقناک — بجای دل بغل مین عطردان ہی

دہن سی غنچہ گلزار فردوس — کہ اک عالم کی نظرونسی نہان ہی

کرون کیا احتیاط جسم خاکی — غبار توسن عمر روان ہی

تصور میں ہی ایک انگلیا لی چڑیا ۔۔ یہہ دل تنجشک کا اب آشیان ہی
لیا ہی آکسی مچھلی کو پیدا ۔۔ یہہ اعجاز کف رنگین عیان ہے
زبس فرازون ہی اپنا کوکب بخت ۔۔ زمین اوپر ہی نیچی آسمان ہی

بحمد اللہ مرا ممدوح نا سخ
جگر بند امام انس و جان ہے

قیامت پائمال جلوۂ رفتار دلبر ہی ۔۔ جو اوسکا نقش پا ہی بیضۂ خورشید محشر ہی
نہ جاوے نامہ بر کر اوس گلی مین جان کی ڈر ہے ۔۔ کہ بال شوق سی اپنا [illegible]
قیامت کیون نہ جسم چڑہائی آستین قاتل ۔۔ صفائی ساعد سیمین بیاض صبح محشر ہی
دہن ہی چشمۂ آب بقا خط خضر ہی اوپر ۔۔ یہ ایسا جو دل مرا محروم یہہ گویا سکندر ہی
کسی کی خط مشکین کی تصور میں جو رو یا ہون ۔۔ مرا ہر پارۂ دل اشک کی دریا مین عنبر ہی
نکلجائی کا نکلی نکلی اوسکی راہ دم انکی ۔۔ غنیمت ہی جو میری عمکدہ کا قبلہ در ہی
رہا بیتاب نالان زندگی بہر ادیکھ ۔۔ خداوندا جرس شاید مری طالع کا اختر ہے
بلای عشق سی بچا کون نکیونکر کو کی جان ۔۔ برا ہی طفل ارتسین بناہ آغوش مادر ہی

اور اُٹھایا تا ہوں وہی جسکو میں ... | دھوان نہیں بخت سیہ اور جہاں پہ ہے

شتابی ہی کیا ہوگی پیمانہ ... | آرا ... ندی کی ... پھولوں آب ...

لب و دندان جانانہ ہوں لعل ... | ... پا الکی یا نیکاہی قطرہ ایک ...

جلادی کیون مضمون آتش دل ... | لہ کاغذ ہی مرا مکتوب یا بال ...

بیابانوں میں ہی یک دان حکم ... | تہ اقلیم وحشت ہوں کہ کولا ...

نشان اوسکی قدم کی ہے گئی ... | یہ سمجھا میں کہ میری خاک پہ پھولوں ...

قریب آیا ہی ... جلون کا دیا ہی ملح

قدردان یادوں کا ہر آبلہ مانند خضر ہی

جیسین ہی خار بیابان ... کان ... | زلف جانانکی عوض تمام غربیان ...

تمامی کیون داغ معشوقان گل ... | مدعا ہی جی ہیلنی سی گلستان دیکھی

جلن کی جیتیون کی گھر میں ... | زلف جادو کی جا چشم غزالان دیکھی

بے ... سی ... عمر کی ... | کاکل ... بدلی ... ریحان دیکھی

نابلی اغیار ... انکھہ میں ... | آبلون میں ... خار مغیلان دیکھی

[illegible]

گر لگی پھرنی یوں کسی کی صحفۂ چہرہ نگاہ | صبح سے تا شام پڑھیے اس سے تم آن دیکھیے
کبھی اے دیدۂ غول بیابان پر نگاہ | خشم آلودہ کہان تک چشم گریان دیکھیے
بہ چکی ہیں اپنی آنکھوں سے بہت سیلاب اشک | کوہ کی چشموں کو بھی یکچند جوشان دیکھیے
کر چکی اقلیم چشمین بہت جوش و خروش | چند مدت عالم شہر خموشان دیکھیے
ہو چکین وہ عشق کی غم مین گریبان چاک کیا | اپنی غم مین گور کا چاک گریبان دیکھیے

ہی خدا شاہد یہی ہی اپنی ای ناسخ مراد
کربلا مین روضۂ شاہ شہیدان دیکھیے

جلوہ گاہ اوسکا از بس یہ دل بیتاب ہے | جسکی آگے آفتاب ایک کرم شبتاب ہے
صحن گلشن پر کمان مسلخ قصاب ہے | ہے فراق یار مین مجکو چہری کی آب ہے
کیا ہوا گر ایکدم آتی نہین آنکھو نکو نیند | میری طالع کو عوض اسکی ہمیشہ خواب ہے
گر تواضع یار مین سب ہی اگی ہر کو | معدہ سجدہ قد خم گشتہ محراب ہے
فکر ہی تعمیر کی جو اندنون ہمکو مگر | اس خرابی کی طرف پہر آمد سیلاب ہے
تا کجی اسکی کشاکش کی سہی یدا دو کہیں | ہر نفس خنجر ہی لیکن خنجر بی آب ہے

[illegible]

[illegible]

داغ ہو سر پر کلیمین طوق بری پاؤن مین · کچہہ تو ہو اسباب آخر عالم اسباب ہے

بولی بوٹی باز سی جسکی پہڑکتی ہی مدام · اوسکی غمسی سینہ مین سرگشتہ دل بیتاب ہی

ہونکی نیند آنکہین تو سمجہو کہ بیداری یہ ہے · دیکہتی ہو کہو لگا کر آنکہین جو تم یہ خواب ہے

رنج دیتی ہین فراق یار مین اسباب عیش · چاندنی جو ہی مری پروانہ کو سیلاب ہے

نس نت سمین ہو نکال آج ہی دلمین خیال · سلک اشک آنکہو نمین مثل سبحہ سیماب ہے

ایکدم مین ہی الٹ جاتا و تنزل ایکدم · ٹوٹتی ہین ایک جہان ور آسمان و لاب ہے

ہی برنگ گل جگر کا زخم اپنا خندہ زن · اشک بلبل سے جو ہی تلوار مین کیا آب ہے

اشتیاق ایسا ہی آب تیغ قاتل کا مجہی · مضطرب ہر زخم مثل ماہی بی آب ہے

ایک قطرہ مین ہوا آتا ہے جو مرا انگری جگر
بادہ گلگون فراق یار مین زہراب ہے

خاک اوڑاتی کیا جنگل مین آئی مجھے · چرخ سمجھا گردباد دامن صحرا مجہی

وصل کی شب عیش ہی اپنا لیکن غم بہی ہی · آفتاب حشر ہو کا صبح کا تارا مجہی

ساقیا پی کیا ساغر لگا اوس مستی مین · ہر حباب بادہ ہی ہو ٹہو نکا تنجا لا مجہی

[illegible]

مثل ماہی مژہ اٹھی کانٹی زبان مین پیاس سی — پر نہ ہمت کی لیا منت لبِ دریا مجھی

زیست ہے میری جہان مین کو سپند کی طرح — آسمان نی ذبح کرنی کی لئی پالا مجھی

سرد ہوتا ہون تڑپکر کوئی دم مین ہمدمو — وصل کا یاد آگیا ہی موسمِ سرما مجھی

داخل خلوت سرا ہونیکی کسکو تاب ہے — دیکھکر زنجیر در کو ہو گیا سودا مجھی

ہو گیا مانند خورشید آشکارا داغِ عشق — صبح سان چاکِ گریبان نی کیا رسوا مجھی

باندہتا ہون جبکہ مین دست منور کا حنا — خواب مین موسی دکہاتا ہی یدِ بیضا مجھی

ہجر مین مثل پلنگ اب پہاڑ کہاتا ہی پلنگ — کاٹنی کو دوڑتی ہی صورتِ دیبا مجھی

پوچھا ای ناسخ جو کچھ میری اوداسی کا سبب
آپ مین بذات حیران ہون مجھی اہی کیا

نہین پہنچی جو نالی بھی ہمصفیرونکی — قفس کی طرح ہین دل چاک ہم اسیرونکی

سرِ حصولِ سعادت یہان بھی ہی تل کا — جو رشکِ بالِ ہما پر ہین تیری تیرونکی

ڑری تو سلسلۂ زلف مین اکر داخل — مرید ہا کئی بیعت ہوا [illegible] پیرونکی

بڑہا محیط مری جوشِ اشک سی ایسا — کہ اب نشان نظر آتی نہین جزیرونکی

یہہ انقلاب کیا تونی چرخ بے ستم ہائے | نہ تھی جو ساغری کاسی میں نقش بر تلی

جواب خط میں پرزہ کبھی لکھا اوسنی | اور اولٹی پرزی اوڑالی مری سفیروں کے

نظر کب اونکی رنگ گل پتلی ہی | جو شفقتی ہین تیری ہاتہہ کی لکیروں کی

کبھی تو کہتی ہین پروانہ اور آپکو شمع | مزاج گرم ہین کس جہان شریروں کے

اگر حسین ہو فقیر اوسکی بندی ہین ناسخ

نہ ہم ہین شاہونکی مشتاق نہ وزیرونکی

لو لگا بیٹہا ہی یا میرا دل مشتاق ہے | شمع ہی فانوس میں یا آبچہ میں ساقی ہے

زلف کی مضمون سراسر ہین بہی تو ابھی | تار سنبل رشتۂ شیرازۂ اوراق ہی

وادی وحشت میں اپنی ہی یہہ جوش جنون | طاقت جنبش کہان اوسمین کہ مجنون قاف ہی

ایک جا ہی حسن میں عاشق کی مرگ و زندگی | زلف مشکین ناگ ہی خال سیہ تریاق ہے

گل ہی غنچہ میں نہان بو بہی عطر میں دماغ | پردۂ دل میں ہی لیکن شہرۂ آفاق ہی

ایک آتش ہی نظر مسجد کی محراب میں | ای صنم لیکن تری محراب ابرو طاق ہی

آنکہی ہین سب یہی جو ایسی جگہ کہی | یہان خیال یار میں ذرات استغراق ہے

سجدی آرتی ہین ہزارون عاجز بدرا مدام | تیری ابروی خم مسجد کا شاہ طاق ہی
دور سون لیکن مفصل ہی عیان سب حال یار | یہ تصور کشف کی اعجاز ہی اشراق ہی
ہوتی ہی ہر دم شرر بار آتش رنگ حنا | یہ ترہی سنگ نہین مطرب پہ چقماق ہی

جان دیتی ہی جسی تجکو ناز ہی یکتا کو
جو ترا اخلاق ہی ناسخ وہی اخلاق ہی

آتی آنکھونکی تصور مین وہ گلرخسار ہی | ہر گل بی خار جسکی آنکھ کا خار ہی
ای کلیم اپنا دل وسکا طالب دیدار ہی | آفتاب حشر جسکا روزن دیوار ہی
کیون گذرتی ہی بچا کر شکوہ کا تو نگاہ | جسم زار اپنا مگر پامالی نگہ کو خار ہی
ٹہرتا ہی باغ مین گل زبان حال سی | مبتلا کی خار غم رستا ہی جو زردار ہی
جوشش سودا مین کم ہوتا لہو تیکی سفید | کیا ہوا ہم دیوانونکو غم عشق کی خونخوار ہی
ایک جز ابطال وافزون کو افسانہ ہوا | ورنہ عالم سب ہی نالونکی سبب بیدار ہی
ایک ہین میری اس داغ مین سو عالم | ورنہ جو لالہ ہی باغ دہر مین گلزار ہی
زرد تنگانہ مہر پرتہین آنکھوسمین پلکین نقطہ | دیکھنا کس ہی پر خار اور گل بیچار ہی

داغ ہاں پاس ہیں پہلو کی چادر کی عوض
دل مرے پہلو میں تو حسرت دیدار ہی

شہد یا تجکو جو دارای ہما جلجالی کا
استخوان میرا غذائی مرغ آتشخوار ہی

مانگ سب کہتی ہیں جسکو سانپ ہی وہ زلف کا
تیغ کی مو یا فتنہ ہی ور اوسکی عرق کی تار ہی

وہ بت کافر ہی گلدستہ ریاض حسن کا
رشتۂ گلدستہ بالائی کمر زنار ہے

زلف بھی مار اور موتی کانکی دندان مار
کاٹ اوسکا میری نظروں مین دندان مار ہے

اوس قاتل کا خنجر زخم پر پیاسا ہوا
رنگ اوس خنجر کا مجکو مرہم زنگار ہی

بیٹھیں ہی جیب سینہ کی ...
فصل گل مین کس لیئی وحشت سی ... ہی

پیر ہم انگشت کی پہلو ہی ... یار کا
بعد مردن ... کو لسع فار ہی

درد بھی ہوتا ہی پیدا خاکسار ...
زخم کو جادہ کی سبزہ مرہم زنگار ہی

آتش نمرود گلشن بن گئی ...
یون مجھی آتش کدہ بھی یار بن گلزار ہی

... ہی جس طرح ...
یوں دل پر داغ میرا گرد زلف یار ہی

ہی خدا کی یاد کا حیلہ ہی اخفای راز
ای صنم نام خدا تیری وقت ... بیدار ہی

نہ فقط چاہ مجھی قامت دلدار کی تھی — مثل منصور زمانہ کو ہوس دار کی تھی

ہر خریدار کو تھا مرتبہ موسیٰ کی — آتش طور سی گرمی ترے بازار کی تھی

جو ترا رخنہ دیوار نظر آتا تھا — صاف تصویر مری دیدہ بیدار کی تھی

تھا مجھی بال ہما پر کاہ دیوار — چھاؤن جسدن سی سر پر تری دیوار کی تھی

آشنا تھا نہ کبھی پای نگہ کانٹون سی — رات دن دید مجھی گلشن رخسار کی تھی

چند نون گلشن رخسار ترا تھا بی خار — یون بلبل تھی کہ خواہش جسی گلزار کی تھی

تھا تری اُس سیکون سی زمانہ بدمست — شدہ کسی مدکو کب خانہ خمار کی تھی

چہرہ آتشکدہ ابرو تھی سو محراب حرم — اُدن آگی تری خم کا فرو دیندار

صلحنامہ جو لکھا تیری خط مشکین نی — تری جنگ جو کچھہ میری اغیار کی تھی

ہو گیا سبزہ خط اسکو شفا کی بوٹی — اسطرح او روا کیا دل بیمار کی تھی

تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو
لاکھہ زنجیر تری گیسوی خمدار کی تھی

داغ دل چمکا خیال عارض نوری — ہو گیا روشن چراغ ...

زخمی ہوں تیغِ نگاہِ نرگسِ مخمور سی ‏ — ‏ [illegible]تی ہی مری ہر زخم کی انگور سی

[illegible] انکھونکی جھلک کا دہیان جو ہی اے اسد ‏ — ‏ متصل آتی ہیں آنسو سبحۂ بلور سی

آدمی کوئی نہیں مثلِ سگِ اصحابِ کہف ‏ — ‏ ہیں سگِ دنیا ہزاروں بلعمِ باعور سی

ہوں حسینوں کی ستم سی جاں بلب تو غم ہی یہ ‏ — ‏ ہو سقر کا طور جنت میں نہ جورِ حور سی

چاند کو اپنا مشابہ دیکھکر کہنی لگا ‏ — ‏ ہمنی عکسِ آئینہ کرو نیہ دیکھا دور سی

کب ہوا یار کے سامنی روشن چراغ ‏ — ‏ بہاگتا ہی آفتاب اپنی شبِ دیجور سی

[illegible] وحشت سی ہوا جیب بھی تار تار ‏ — ‏ پیرہن جلدی اوتارا اپنی تن پر نور سی

فصلِ گل آتی ہی بالین تک گل مجھی ‏ — ‏ جامۂ وحشت یادہ ہو دستور سی

شبہہ جاتا ہی تری لف کا شاید نہیں ‏ — ‏ بہاگتی ہیں سانپ سب دیکھکر جو دور سی

اوسمین ہی آبِ بقا اور اسمیں ہی زہرِ فنا ‏ — ‏ لیا ہی ظلمت کو مثال اپنی شبِ دیجور سی

[illegible]ین نی کوہ کن کا کام آخر کر دیا ‏ — ‏ زور کا کچھ بس نہیں چلتا ہی ہر گز زور سی

[illegible]سی مجلس ایسی ہو گئی ‏ — ‏ می چہلکتی ہی ہر دم کاسۂ طنبور سی

[illegible] تا جہان میں سلطنت ‏ — ‏ یہ صدا آتی ہی ہر دم تربتِ طیمور سی

وصف اب اگر تا ہوں برق تجلی کی رقم — پہر خامہ شاخ مثل ٹوٹی ہی نخل طور سی

وله

آتی آتی کیوں شہا اوٹھی ہی پہیکی دور سی — صبح ڈرتی ہی بہت میری شب دیجور سی

طالب دیدار جسکا ہی لا وہ تجہیں ہی — جلوہ برق تجلی ہی شرار طور سی

خلق کی اعمال ہم کرتی ہیں ایسا انقلاب — جاتی آتش حبس مائی کا ہوا تنور سی

منعم ہو ذکی کہہ کر اہل حاجت دو لیتی — مانگتا ہی کب کوئی جا کر عسل زنبور سی

وعدہ دیدار دوستی حشر پر رکہا ہو ہی — طالع خفتہ ہی ہوں بیدار لیکن صبح سی

باعث الفت ہی ضبیت کر ذرا ہی جنس کی — نرگس بیمار کو میری دل رنجور سی

ہو گیا ہی مجکو سودا اک تجلی دیکہکر — لہد و اکر کو نکلو پہریں ہم موسی کی طور سی

بعد مردن ہی ہی ایسا خوف قاتل کا مجھی — بات کر سکتا نہیں جنت میں ماکر حور سی

کیوں نہیں آتی صدا ہی نالہ مرغ سحر — کیا دہلکر مر گئی میری شب دیجور سی

جسم خاکی کا ملکتا ہی سیا کن ہی جدا — اپنی ہستی کو یہ سمجہا ہی امر دور سی

غور سی ٹیکہ کی سرخی جہ کہ نظر آتی نہیں — رنگ پیشانی صنم کا ملکیا سیندور سی

باشتی کوئی کسی کا درد یہہ ممکن نہین — بار غم دنیا ہین اوٹہوائی نہین مزدوری
شل مئی طاہر ہی پشت دست سی تک حنا — تم نہین اوسکی ہتیلی ساغر بلوری
خون ہی ہم میکشونکا اونکی سر پر وا عطا — جا ی می سرکہ بنائی ہین جو لوگ انگوری

دیکہتا ہون جب کلام اوسکا بہت آتا ہی یاد
انس تہا مجکو نہایت ناسخ مغفور سی

تہی محبت شعلہ ہائی عارض پر نور سی — ہو خفا اپنا موی پر شمع کی کافوری
ہی محبت مجکو اوس سرو قد پر نور سے — سایہ دشمن تری جسکا برق تجلی طور سے
آتی ہی تجلی جو عکس عارض پر نور سی — آئینہ کیا تونی بنوایا ہی سنگ طور سی
جل گیا ہی دل میرا برق رخ پر نور سے — یہ صنوبر کم نہین تیرہ مین تجلی طور سی
وہ پری کشتہ گر ہو تو بہی جان ہی — روح حاصل جس طرح ہوتی ہی قلب حور سے
ہم تحیر ہون ترے ہاتہ کا [illegible] دیکہکر — لال ہوتی ہی زبان ناطقہ سینہ ور سے
[illegible] ہون پر مری دیک اسکتی نہین — موت بہی آتی ہی فرقت کی شب دیجور سی
یہہ تیری رفتار سی محشر بپا ہست عیان — منہہ لگا دیتا ہی اسرافیل صور سے

دیکھنا ای اہل عبرت انتقام آسمان
بنتی ہین جام گدا خاک فغفور کی

خون لاکھون بیگناہونکی مری سر پر ہوے
ای بت سفاک تو کچھ کم نہین دہ

مثل موسی ہو مسیحا کو یدِ بیضا نصیب
ہاتھ لگجائی اگر میری تنِ مہجور سی

جو نظر آیا حرم مین دیر مین دیکھا وہی
ناسخ اپنی آنکھین روشن ہین خدا کی نور سی

زار انتظارِ خط نی کیا اسقدر مجھی
پہچانتا نہین ہی مرا نامہ بر مجھی

شاخونکی طرح سایہ کو رکھتا ہی دو شجر
گر دیکھتا ہی ہو یہین کوئی شجر مجھی

ہون وہ غمین کہ لب ہنسی ہون آشنا
دیوار قہقہہ ہی جو آئی نظر مجھی

دلمین بتونکی سوز محبت نی گھر کیا
گویا ہی دل سنگ مین مثل شرر مجھی

مین سر ٹپک ٹپک کی مرون یعنی اس جگہ
دکھلا دیا قضا نی ترا سنگ در مجھی

کعبہ مین جا کی ٹھہر ہو نگا مین دیکھنا
تو دیر ہی نکالی کا اس

ممکن نہین سوای خدا علم غیب ہو
گو ہر کو صنم تری نظر آ

مر جاؤن بیشتر مین الٰہی وصال سی
فرقت نصیب کی ہو تمنا اگر

ڈھونڈلی جستجو ہی عبث فائدہ ہی کیا — ایک دوسرے مین وہ جو ہو دردِ سر مجھے
تھی اوسکی ہاتھہ مین جو چھڑی او رقیب مین — گیا شاخ خشک مین نظر آئی ثمر مجھے
روشن دلونسی کہتی ہین نفرت سیاہ کار — مژدہ جیسی وصل کی شب ہے سحر مجھے
تیری ستمگر سے رنگ یہ مجھکو جو ہی جنون — اطفال کرتی ہین ہدف خشت زر مجھے

ناسخ بہ رنگ نکہت گل ہی سفر مرا
مرکب ہوا ہی دوش نسیم سحر مجھے

ہنا ہم قید مین کو روح چھوٹی محبس تن سے — ہوئی رہنی اور زنار شمل قمری طوق گردن سی
بہار حسن این خزان جور دشمن سے — چراغ گل کبہی تا نہین گل باد دامن سے
خط رخسار تابانکی تصور مین جو روتا ہون — ہوئی ہین دانہ ہائی اشک حاصل مہکی خرمن سی
[illegible] میری مجھ پانی کو یہ تاثیر بخشی ہی — نہ اوبھا میری صحرا کا کبہی کانٹا ہی [illegible]
[illegible] کو یار شکل فلک سے ہی [illegible] — ہزارون ماہ نو نکلی نشان نعل توسن سے
اگر [illegible] ہی تعویذ بازو [illegible] — لگی رہتی ہین آنکھیں تیری ابرو کی رستی
[illegible] رشتہ یہ نسبت مجھی وہ تیرہ [illegible] — کہ روشن عالم دل ہی تری رخسار روشن سے

[illegible]

زبان ہوتی ہے میری دانِ سخن کی بند ہی — کہ رستی بند جاتی ہین جلیبی جیسی فکر سے

نکالون دشت مین کیا خار پا ناتوانی سی — کہ میری تہہ کو ہوتا ہی عشقِ نارسا سے

مسی آلودہ لب سی جب کہلی اُنکا تبسم — نظر آئی لگین بیلی کی کلیان کسوتی سی

چمن مین گل بہت آتا ہی اک سری طرح — ہوا ثابت یہہ کی گل ہی زمین بلبل کی بیٹھی

کشش ہی ہم اسیرانِ اسیری ہی عشق کی — لیے آتی ہی بوئی گل قفس کو صحن گلشن سی

ہوائی سر مین جوش آتی ہی خمار کی بہتی — غرض ہوتی کی ہی جیسی ندی کنارہ گلشن سی

مین دینی کو حاضر ہون وہ شرم آتی ہی — جہلکی ہی دن قاتل زیادہ میری لہو سی

اچہا کیا اگر زندی مین تیغ بازی قربان — تری آواز پر مردی نکل آتی ہین مدفن سے

جنون تہا مجہکو جب مین طوق منت کا پہنتا تہا
یہہ آزادونکی ہاتہ سی عشق ہی مجہکو لگن سی

دل مرا مرکب شبِ فرقت مین ایسا شاد — شیون یاران مجہی شورِ مبارکباد تہا

شکوہ فصلِ بہار پر روی جاتان ہی عبث — شل گل سینہ مرا حسد کیا ...

رنگ سمجہا ہی دل مین پہنچی ہی خموش — گو مین بہی میری دل کو نالہ و فریاد ہے

قدر دانی جوہر کی حالی نہیں ہے دہر میں — دستِ گلچین میں گلو پر باغبان بیداد ہے

دور ہے یار اپنی نظروں سے تصور میں ہے پر — گھر تو ویران ہے مگر بزمِ خیال آباد ہے

بندہ گیا مجکو تصور کس قدِ موزون کا آج — جو بگولا ہے مری نظروں میں اک شمشاد ہے

جی نہیں بچتا نظر آتا ہے شبِ فرقت میں آج — کہکشان تلوار ہے اور آسمان جلاد ہے

قصرِ تن کی بے ثباتی کا جو آیا ہے خیال — ہر حباب اپنی نظر میں قلعۂ فولاد ہے

شوقِ گلزارِ فنا میں میری مرغِ روح کو — چار دیوارِ عناصر خانۂ صیاد ہے

ہر اک دل ہے یا پروانہ ہے یا فاختہ — ہے وہ قد یا شمعِ کافوری ہے یا شمشاد ہے

سر جھکائے یوں ترا شمع سے گنہگار کی طرح — ہر کوئی سینہ بھی میری جان کو جلاد ہے

کیا سمجھ کر کوی مہرویان میں پھر جاتا ہے تو
آفتِ عشقِ گذشتہ تجکو ناسخ یاد ہے

... قامتِ موزون مرا ہر ایک مصرع ہے — نہیں دیوان قصائد حسینان کا مرقع ہے

تار ... ہر یک مصرع ہے — تو اسکی وصف میں بالکل کلام اپنا مرصع ہے

... بندہ کی مضمون کا جو مطلع ہے — بعینہ آفتابِ صبحِ محشر کا وہ مطلع ہے

لکاف خامہ ہی جالِ ثریا سحر گویا — جو مطلع ہی مرا خورشید معنی کا وہ مطلع ہے
طواف وسکا یکسون ہارہ مہینی ہر آسمان ہے — کہ رتبہ طاق ابرو کا کہین کعبہ سی ارفع ہے
پڑا جو تن صفا سی عکس جسم او سپر ستارونکا — کمان ہی ایک عالم کو کہ جسم اوسکا مرصع ہے
گڑون تم کو رکہہ آتا ہی آخر و کرجانا نکا — مرجع بات ہی گریا وہ اک بت ہر جمع ہے
بس از مردن نظر آتا ہی مری خاک ان کا — وکرنہ کیا سبب جو انکی وضو پر ملمع ہی
کہان بیت الصنم مین مرکی کو بالیتی — وہ بیت اسدہی سلہ رہی جہان کا جسمین مجمع ہے
غرور اوج و ذرہ عبث ہی تجکو ای اسفل — مین مثل ماہ کردون معین نو ولی ہ
بہلا دیر و حرم کیا آگی تری آستانہ کی — صنم نام خدا ہند و مسلمانکا یہہ مرجع ہے
مرا خامہ ہی باغ فکر مین شجرہ باغی کا — میری طبعِ روان اشعار کی بحر
اگر تقطیع شعر اوس سی کئی او جہی جہرا — یہ شیخ شہر ساری شاعر و بین
رگڑتا ہی سر اپنا کیسی تری آستانہ — سبب یہہ
حسینونکی لکی رہتی ہین آنکہین سبز خطونکو — بجا ہی کر اوس
اسیر اپنا کہون کیون کہ ناسخ شاہ مرد — قضا مین بہی وہ قضی

روشن جو عکس سی یہہ جام شراب ہی | لگتی ہین ستارہ مین آفتاب ہی
تاثیر گلرخونکی تصور کی دیکھنا | لخت جگر جو گل ہی تو آنسو گلاب ہی
بی یار پیتی ہی جو ہوا چاک چاک دل | ساقی یہہ ہی شراب کہ خنجر کی آب ہی
حیرت سی ہی طلسم جہان دیکھکر مجھی | یارب مرا خیال یہہ ہی یا کہ خواب ہی
کاٹی جو کر رہی ہین رگ پیونسی کا شنین | اس ظلم سی ہر ایک بیابان خراب ہی
لٹتی لگی ہین زخم ملی پوسی کس قدر | قاتل سی کہی حشر کی دن یہہ حساب ہی
ایسا جنون ملین ولی کہ دریا نباہی دشت | زنجیر موج آبلہ پا حباب ہی
آخر وہان ہی حسن یہان زندگی تمام | پیری ہی اپنی یار کا عہد شباب ہی
ہم میکشونکو غم نہین مرنیکا محتسب | درد و سمین ہی سنتی ہین زہر شراب ہی
[illegible] نفسونکو قطع کر کہ یہہ ہین دشمن جہان | سانپونکی قتل کرنی مین ظالم ثواب ہی
[illegible] کھینچ ہی لیا نگاہ دکھنا | ظالم مرا خیال زلیخا کا خواب ہی
[illegible] جو ساکی [illegible] سوئی یا نگاہ کرم | پانی ہوا شراب تو ماہی کباب ہی
[illegible] ین ہی غم و اندوہ کا جہان | سینہ فلک سی داغ فراق آفتاب ہی

اُسکو ہماری یار کی نظارہ کی ہی تاب　　خورشید جسکو کہتی ہین اوسکی نقاب ہی

ہی عشق اوسکی روی کتابی سی اب مجھی

ناسخ جو شوخ صاحب ام الکتاب ہی

فکر سی مین نہین خالی غمِ جانان مین کبھی　　کبھی زانو پہ مرا سر ہی گریبان مین کبھی

ناتوان ایسی ہین ہم سایہ کلونپر جو پڑی　　نکہت گل سی نہ جنبش ہوئی گلستان مین کبھی

ہی یہ میری دلِ صد چاک سی نفرت اوسکو　　شانہ کرتا نہین وہ زلف پریشان مین کبھی

قافلہ کیا کہ جرس کی بھی صدا دشت سے　　نہین آتی مری پرہول بیابان مین کبھی

عالم آہونکی شرارونکا یہی ہی شب مین　　جسطرح اوڑتی ہین جگنو شب باران مین کبھی

ہم ہین وہ وحشی عریان کہ اگر قتل ہوئی　　لہو اپنا لگی قاتلکی نہ دامان مین کبھی

فائدہ قرب تونگر سی تہیدستون کو　　نظر آئی نہ گہر پنجۂ مرجان مین کبھی

راہ پائی تری کوچہ مین جو وہ آئی　　نہ رکھی باد صبا پاؤن گلستان مین کبھی

شوق قاتل کی گلی کا ہو فرشتہ نقال　　لاشہ اپنا نہ رہی گور غریبان مین کبھی

لہدی اگر وہ کہ غیر آئی نیا گہر مین　　جنگ یکبھی اگر ہو سکی دربان مین کبھی

یار آیا نہ نظر سو تر ہا مین گریان ۔ برق چمکی نہ مری سامنی باران مین بہی

دن جدائی کا شب وصل سی تہا بہی دراز ۔ دخل ہوتا نہین خورشید کا میخانہ مین بہی

سرد مہری یہ ہی شعلہ رخون کی ناسخ

گرم پہلو ہوا فصل زمستان مین بہی

دہر مین غرق گنہ کون مرا ثانی ہی ۔ موج می مجکو بجائی خط پیشانی ہی

لشکر مور ہی خط ہو کہین کیسا شکن ۔ ہر پری چہرہ کو دعوای سلیمانی ہی

نور کا نام شب تار جدائی مین نہین ۔ جو ستارہ ہی سو اک دیدۂ گریانی ہی

چشم جانان کی ہی حالت یہ آنسو مین وہ دن ۔ دیکہنا چشمۂ خورشید مین بہی پانی ہی

تلملکی ملک کی جس سمت ہوا منہ اپنا ۔ مثل آئینہ یہان عالم حیرانی ہی

سوز غم سی نہین ہرگز دل بیتاب کو چین ۔ آگ سیماب کو اور رنگ سلیمانی ہی

اسقدر کر گئی پروا زمانہ سی تمیز ۔ کہ ہر اک تاج خروس افسر سلطانی ہی

کام شمشیر نگہ کرتی ہی جس مقتل مین ۔ جوہر تیغ وہان دیدۂ قربانی ہی

گور زنجیر وحشی ٹہانو عوض چادر گل ۔ تہا مین پروانہ مری روح بہی پروانی ہی

کم سنِ مہ سی شب تار نہین ہی ناسخ
اب تصور مین جو وہ چہرۂ نورانی ہی

پھر وحشت لامکان کا چاہئی میدان مجھے — گوشۂ زندان ہوای عالم امکان مجھے
واقعی انسان ہی اشرف ساری مخلوقات سے — لاکھ پریونکو بھلا دیتا ہی ایک انسان مجھے
میری بستر سی جو وہ صبحِ شبِ وصل اوٹھہ گیا — صورتِ تصویر تو شک کر گیا حیران مجھے
جانتا گر یہ شرارت دل نہ تیا اے صنم — سنگ سی آتی نظر کیا آتشِ پنہان مجھے
پاسبان سمجھا نکیرین آئی جب بہرِ سوال — گور مین بھی ہی خیال کوچۂ جانان مجھے
ہو نہ ٹھہرا پہرون تو نسی جیتا ہون آہ — یاد جب آجاتی ہین اوسکی لب و دندان مجھے
ہوش آتا ہی جو سودا مین تو کرتا ہون خیال — لیا مین کاٹتا ہون ملا جو دشت کا دامان مجھے
حور ہی جو اسی پیرو کہرا باغِ بہشت — مثلِ رضوان ہی تری دروازہ کا دربان مجھے
مردمِ دنیا مری حق مین سگِ دیوانہ ہین — کاٹنی کو دوڑتی ہی صورتِ انسان مجھے

کیون ملامت کرتی ہین ناسخ یہ چاکِ جیب پر
چاک کرنا ہی ابھی تو دشت کا دامان مجھے

پیر تسی اشک چشم کی باہر نہ ہو سکے ۔ دریا بہر گئی ہی یہ مژہ تر نہو سکے

با ہو نیکو نہ تجہ بد کیا کمال ۔ بن سیپ قطرہ آب کا گوہر نہو سکے

باہر قدم نکالین جو ہم گہر سی کیا مجال ۔ یہہ ضعف ہی کبہی آپسی باہر نہو سکے

بولی نہ تیرا مصحف رخسار دیکہکر ۔ جس سی کہ ایک حرف بہی ازبر نہو سکی

تقلید سی ہوا شرف ذات کب حصول ۔ آئینہ ساز مثل سکندر نہو سکے

کیونکر کرون مین اپنی طرف دلکو رجوع ۔ جب اختیار اپنی ہی دل پر نہو سکے

رکہو کسی طرح تو سرو کار مہربان ۔ تر کی ہو جفا ہی وفا گر نہو سکے

شامل نہ ہو جو ناسخ سرگشتہ کا غبار
صحرا مین گردباد سی چکر نہو سکے

کو مرا تا بوت یارو نکو وبال دوش ہے ۔ گور تو میری لئی کہولی ہوی آغوش ہے

کیا چمکتا ہی ترا نور بدن سی پیرہن ۔ ایک عالم کی گمان مین تو تمامی جوش ہے

نوبت دم مہر مین آتش زبانی کر چکی ۔ آج کل اپنا چراغ زندگی خاموش ہے

جوہر خورشید کیا ہی پنجۂ پا کی حضور ۔ حسن مین خورشید سے افزون تری پاپوش ہے

سوئے ہین وہ بٹھلین ہوا اوئی نہ مچھر نوحہ گر | آدمی تو کیا چراغ گور تک خاموش ہے
کھیل کھیلتا ہے فغان عاشق جان باز تو | محو ایسا کھیل مین ہے طفل بازی گوش ہے
مرگ کی سامان مہیا ہین قضا دیتی ہے | باڑھ وہان تلوار پہ ہے یہان لہو جوش ہے
چاند پہ بیٹھا خاک ہے یا اوسکی چہرے پہ بہوت | بدلی مین سورج ہے یا محبوب کمل پوش ہے
عید ہے اکشب چلو ملکر پیئین ہم تم شراب | آج وہ دن ہے کہ مینا توبہ شکن تائب نوش ہے
ہون وہ میکش رات دن پیتا ہون | طائر جان تک بط می کی طرح بیہوش ہے

مثل ناسخ چاہیے بیہوش ہو پیکر شراب
اس خرابات کہن مین جو کوئی ذی ہوش ہے

شان آئی خاکسار کی سرکش کی گئی | پیدا ہو بو تراب تو کیا بولہب ہے
مانند دانہ خال یہ ہم خاک مین ملی | نکلا جو اوسکا سبزہ خط کہیت اب ہرے
رنگ پہ وان ہے ہتھلی حسد کی حنا | الدم نہ بعد مرگ بھی ہم ہی ملک ہے
اس باغ مین ثبات ہے کل کو نہ خار کو | اسفل جہان مین نہ عالی نسب ہے
مردی جا لئی لب جان بخش یار سے | بوسہ کی اشتیاق مین ہم جان بلب ہے

ای تاجدار ملک جہان مغتنم ہی یہ | قابو میں کر لحد کی زمین دو وجب ہے
ٹکڑے کیے شیشہ اشک کی توڑین گی سقف | ای گریہ میری دل کا سلامت طلب ہے
انسان دل میں کہتی ہین جس تیسی تی دم | تہا عدم کو ہم چلے دنیا میں سب ہے
ہر موج بوریا رگ خواب گران ہوئی | راحت میں عمر بھر مری پای طلب ہے
لی ہی خیال زلف میں سب زندگی بسر | گویا کہ ہم جہان میں بس ایک شب رہے

ناسخ ہر ایک ملک کی ہوتی ہی اور رسم
آزردہ وضع دہر سی ہم بی سبب رہے

عاشق کی سعادت ہی جو سر دو سکا جھکا ہے | قاتل تری تلوار نہین بال ہما ہے
جب وادی وحشت میں گذر میرا ہوا ہے | ہر ایک بگولا ہی تعظیم اوٹھا ہی
نادان میں ہوتا ہی کہان خلقوں شفق کا | گلشن کا تری شکل سے ہم رنگ اوڑا ہی
جو دن ہی سی ہی یوسف اپنی نظر مین | جو رات تری ہجر میں ہی کالی بلا ہے
وہ سنگدل اگر روز ہو صاف نہ مجھسے | آتی ہیں غلط سنگ سے آئینہ بنا ہی
ممکن نہیں تا حشر فنا ہو غم خونخوار | گویا مری خون میں اثر آب بقا ہے

گر آئینہ پایا کہ اس شوق میں زینت | گلشن میں جچی ہی شاخ گل آراستہ
دعوای خدائی جو بتوں ہی یہ ہر دو ہر | سو جو کہ ترک جانتی ہی وہ یک خدا ہی
خالق نے یہ سرخ اوسکی کف پا کو بنایا | ہوتا ہی مانہ کو یقین رنگ حنا ہی
گر سودہ الماس تہا لوٹن چہڑکتا | یہ ہر وہین زخم کو قاتل سی گلا ہی
ہر دم ہی تمنا کہ کہین تن سی جدا ہو | جسدن سی مرا سر تری قدمون سی جدا ہی
عالم نظر آتا ہی تری عشق مین بیمار | عشق اسکو نہ کہئی یہ زمانہ مین وبا ہی

کہئی جو طویل و سکو سزاوار ہی ناسخ
جس بحر مین اوس زلف کا مضمون بندھا ہی

یاد کی مانند ساقی نے اوڑایا نہ مجھی | کشتی مے ہو گئی تخت سلیمانی مجھی
اسقدر ای غم نہ میری استخوانونکو کھلا | گر نہ ہی اکدن سگ جانانکی مہمانی مجھی
گر نہ ہی ضایع عبادت کو نیکا رہی | سجدہ مین حاصل نہین جز داغ پیشانی مجھی
اسقدر تونی اوڑایا ہی مجھی باتون مین آج | ای پری پیا ہی دعوای سلیمانی مجھی
بنکیا مقیش کا تار اندنون تار نگاہ | بسکہ آتا ہی نظر وہ روی نورانی مجھی

کب ہوا ساکن کا تلی خانۂ رنگین میں تیر   رو لی گیا نقش و نگار عالم فانی مجھے

تہا دل عاشق عجب و حسن دنیا میں تہا   سنگ میں آئینہ تہا ہی جلوہ حیرانی مجھے

قتل میں تا ہون یہ مجھے سید یا نمی کھینچی   آب ہی تلوار کی یہ جبین پیشانی مجھے

کیا سبک روحی نی ناسخ کر دیا رتبہ بلند

بو ہی گل ہے چمن میں ہی صبا تخت سلیمانی مجھے

تیری گلگون میں ای رنگین ادا بہار سے   بنائیں غازۂ رخسار گل گرد سوار سے

ہنسی آتی ہی اوس گلکو ہماری اشکبار سے   شگفتہ ہوتی ہیں گل حسن روش ابر بہار سے

فراق یار میں نفرت ہی مجکو بادہ خوار سے   انہیں ابدنہ کر دی متہم پرہیزگار سے

پس مردن چلا ہوں سعی جانان بیقرار سے   مشابہ ہو گیا ہی گنبد مدفن غبار سے

تری کی چمن ہی بالی پانی شرمساری سے   روانی میں مشابہ تک گل ہی چمن جانے سے

لرزان و سہی قد کیوں ہی گی اشکبار سے   انہیں شمشاد بہی تی ہین وحشت نہر جار سے

جو دعوائے ہدایت ہی کذر عالی مقدار سے   ہوئی نقش قدم خضر بیابان خاکسار سے

فراق یار میں آئی اجل بیمار سے   مراک بوندی نہیں کم مجکو بوندی کی تار سینی

زمین پر پاؤں کس انداز سے رکھتا ہے ظالم
رواں ہے سایہ تہ نقش قدم تک بیقراری سے

مریض عشق ہوں جلسے ہی نقش مانہ کو
گزران جس طرح سے لاہین امراض ...

گیا گلگشت میں کس سرو قد کی الف میں شانہ
درختوں کو چمن میں کم نہیں ہے برگ ...

مزے کی نہیں محتاج ہمت جنکی عالی ہے
بھلا کشت فلک ہے سبز کسکی آبیاری سے

اگر ہے آبرو انسان میں ہو کی شجاعت سے
برش تلوار میں ہوتی ہے پیدا آبداری سے

درختوں سے نہیں باغ جہاں میں کم ...
ہری ہو جاتی ہیں داغ کہن باد بہاری سے

اگر ہے سنگ میں کثرا جل و سکو ...
ہوئے کب قصر تن محکم محل کی پائداری سے

پسند آتا اگر تجکو عروج اکدم کا اے منعم
حباب آبجو ہی کم نہیں تیری عماری سے

جو اکدن وصل کی رحمت الٹ ...
وہ ہیں ہمدم جنکو تپ آتی ہے بار ...

یہ مجاتی ہیں تیر ... دنیا میں کامل
تعلق بخیہ مرہم کو کیا ہے زخم کاری سے

ہوا ایسی بہری گلزار کی ...
چراغ گل ہے ... گل جنبش باد بہاری سے

نظر آتا ہے شیشہ سر بریدہ ...
شراب ارغوانی کم نہیں ... جانبازی سے

سبو کیوں کہا کرتا ہے ہم مستوں ...
اڑا دیتی ہے چہرہ پر ہے سرخی بادہ خواری سے

[illegible]

زبانِ شمع سے واشی سے گرم شنا ہون
ہوا عریان ہی اس محفل میں بہتر تاجدار سے

جو خونریز کی عادت کہتی ہین بی غم ہین
لہان ملتی ہی سائل کو کہیں تو رہی کتنا رسے

دلیل اسیر ہی کیا جو حکم کرتا ہی نجابت کا
لہمی گردش مین نادم نہین ہی آسمان سے

رولایا مجکو جب دوست آیا دھیان ہی قاتل
ہوا ہی سرپیدا باغبا کی آب یار سے

شہادت پائی جو سودا زلف یار مین ہمسے
ہوا نقشہ عیان مار سیہ کا خون جار سے

منزل مین ترقی کرتی ہی افتاد کی تاریخ

کہ معراج شجر پائی نی پایا خاکسار سے

جبتلک گردش ہی یکوا کی جہان کی دشمین ہے
مثل فانوسِ خیالی آسمان گردش مین ہے

ہون وہ سرگشتہ کہ میری عکس کی تاثیر سے
آینہ آنکھون پہر گرداب ان کی دشمین ہے

کیون نہ ظالم کی مدد کرتا رہی دور فلک
تیری شمشیر کی خاطر فسان گردشمین ہے

تم جو یہان شب باش تھی تہا ہی کیا نالان رقیب
خواب آسایش مین ہم تم پاسبان گردش مین ہے

جو کہ مین حسب صبا سخن اکر مہم نہین تو کوا
ہی بان بالفرض گر سخن بیان گردشمین ہے

ہو نہین ہرگز رہین محرم و سب کا مینا
آسمانکی طرح جام مکینان گردش مین ہی

[illegible]

[illegible]

تو وہ ماہِ مصرِ خوبی ہے کہ تیری شمع میں — مدتوں سے اختروں کا کارواں آتش نشیمن ہے

بیقرار ایسا ہوا دل اوس رخِ خط کو دیکھ کر — نالۂ شعلۂ جوالہ سا آتش نشیمن ہے

لیا ہے مضمون خضر ہے ورخطِ مشکیں یار — راتدن بہاں خامۂ عنبر فشاں آتش نشیمن ہے

ہے طلب میں دشت دشت آوارہ مثلِ گردباد — بعد مردن ہے غبارِ عاشقاں آتش نشیمن ہے

سعی سے فارغ نہیں ہر چند اوس اہلِ حرص — ہے ہن لبریز نعمت سے یاں آتش نشیمن ہے

یہہ نشان ہے شمع سرِ شتۂ ویرانی کا
آشیاں طرح سنگِ آستاں کہوں میں ہے

چہرہ ہوا ہے غیرتِ گلِ آفتاب سے — خوشبو میں ہے یا وہ پسینا گلاب سے

اوس وقت نشین نی پایا ہے داغِ دل — روشن ہے چراغ مرا آفتاب سے

ہم بوسہ مانگتی ہیں وہ کچھ بولتی نہیں — محروم ہے سوال ہمارا جواب سے

دم میں تمام دامنِ صحرا محیط ہو — سر کی جو آستیں اٹھی چشم پر آب سے

جینا فراق کا نہیں ہرگز حساب میں — مدت ہوئی کہ مر چکی ہیں ہم حساب سے

دریائی حسن وہ پریرو نہیں دلا — پھر کیوں یہ سینہ پر ہیں عیاں دو حباب سے

[illegible]

خط ہی چھپا گرد عارض جاناں عجب نہیں — کیونکر نہ نکلیں خط شعاع آفتاب سے
لب تک غبار جسم سے آلودہ ہیں ہنوز — ڈرتا ہوں غسل خنجر قاتل کی آب سے
کھا جاتی بل کمر جو نزاکت سے ڈر نہیں — رشتہ کی طرح ہو گئی تو پیچ و تاب سے
اُڑتی تھی سیر مصحف رخ زلف میں کہیں — دست خطا میں جا پڑی اوراق صفحہ آب سے

اس حال سے شفاعت ناسخ ہو حشر میں
امید ہے جناب رسالت مآب سے

یہ جسم زار ہجر کٹ پیرہن میں ہے — سب مجکو جانتے ہیں کہ مردہ کفن میں ہے
فرقت قبول رشک کی صحبت نہیں قبول — کیا آئیں ہم رقیب سے انجمن میں ہے
آتا ہے لب کو شکوۂ داغ فراق کیا — جاتی بات بانۂ آتش دہن میں ہے
ہیں بی نصیب صحبت جاناں سے ایک ہم — پروانہ بزم میں ہے تو بلبل چمن میں ہے
آنکھیں یہ ہیں سفید تری انتظار میں — ہر شب یہ چاندنی مری بیت الحزن میں ہے
بن جائیں عطر دان بکیوں گوش سامعین — خوشبو نسیم خلد سے تیری سخن میں ہے
مرہم کی تیغ بنتی ہے تیغ چراغ کی — سوزش سراج تک سے ہی داغ کہن میں ہے

سونا سلسلہ گیسون نکہون تجلّو‌ای ہے   رنگت سنہری وسیہ پہ خوشبو بہت ہے

دونو نگاہ کر چکا ہون مین ابہی امتحان

سینہ مین مہر ہی وفا برہمن مین ہی

لغزش اس ادی مین پای خضر کو ہر گام ہی   نقش پا میرا شراب بیخودی کا جام ہی

رتبہ میری خانہ ویرانی کا ایسا ہی بلند   آسمان کہتی ہین جسکو میری گہر کا بام ہے

ہو گئی صبح شب وصل وسکی جالی سیاہ   آفتاب اپنی نظر مین اک چراغ شام ہے

آگئی وحشت سے شہر تہی اب ہی نیا سی کر کر   تہا وہ آغاز جنون عشق اب انجام ہے

جان بلب ہین صحبت کی محلو آرزو   لیا مرض عشق جسکی وردکی آرام ہی

بعد مرن کعبہ مقصود کو پہونچین گے ہم   کہتی ہین جسکو کفن وہ جامہ احرام ہے

روز تیرا خط بناکر قتل کرتا ہی ہمین   کیا ہماری جان کو جلاد یہ حجام ہی

دیکہنا جالی کی ٹوپی مین کہی ہین انکی بال   بلبلو نکی دام تہا اب یہ کلو نکا دام ہے

دیکہتا ہی جب تیری ٹودی کو ہو نسی چھپے   چشم قاتل ہی کہ کوئی تیغ بیدادم ہی

جب مین ناکام وس سی کہتا ہون جاتا ہون باہر   ہنسکی کہتا ہی ضرور اسدم مجہی کچھ کام ہی

کوچہ و بازار میں آتی ہیں مجلو و ٹلبلر
ہی یہی آتش زبان ناسخ اسکا نام ہے

شق کروں سینہ کہ یا داغ نمایاں ہووے / ایسی خورشید سی کیا صبح شب ہجراں ہووے
راز کا چاہئے عاشق کو چھپانا ایسا / دل میں ہو ذکر صنم ہاتھ میں قرآن ہووے
اگر کوئی لعل لب یار کی تعریف لکھی / نام اوسکا وہیں یاقوت رقم خاں ہووے
کعبہ سی قبلہ نما کا نہیں پھرتا کبھی منہ / کاش اس مرغ کی تقلید میں انساں ہووے
گیسوی دیوانہ سی کہتی ہی پھرتی ہی نسیم / اس روش سی تو گلشن میں خراماں ہووے
سرخرو گل کی روش سے نہیں ہوتا کوئی / پاؤں میں خار چبھیں چاک گریباں ہووے
لب سی ہے دل میں تمنا ہی کہ تو قتل کری / ہاتھ میں میری اگر گوشۂ داماں ہووے

آمد مہدی و عیسی ہی قریب اے ناسخ
کہدی اب قوم نصارا کو مسلماں ہووے

اثر تاب کمر رکھتی ہی بیتاب مجھی / خواب آلودہ نگہ رکھتی ہی بیخواب مجھی
مست ان آنکھوں کی ہیں شرابی سی زیادہ / ہاتھ سی اپنی جو تو دی قدح آب مجھی

کوئی ایسا نہیں دنیا میں ہو جس کا نصیب — روز پروانہ ملا ہی شب مہتاب مجھی
چشم جانان ہی تصور میں کسی کی ہی — عوض آنکھوں کی خدا نی دی ہی لا اب مجھی
بعد مردن بھی رہائی نہیں ممکن اس سی — ہو گیا چاہِ ذقن حلقۂ گرداب مجھی
سجدہ میں کھینچ لگا جانکی ابرو تیری — کسی مسجد کی نظر آئی جو محراب مجھی
ساتھ خیمہ بھی نہیں چاہئی مانند حباب — چھوڑ جانا ہی یہیں نیا اسباب مجھی
زلف جاناں کی یہ سودا میں گرفتار ہوں — حلقۂ مار ہوا حلقۂ احباب مجھی
شمع سان محفل عالم میں ہوں میں شب بیدار — تار رونیکا ملا جامۂ کمخواب مجھی
جوش گریہ سی ہی ندا میں گلی تک پانی — دوسرا طوق ہوا حلقۂ گرداب مجھی
واعظا غم نہیں دوزخ کی گرفتاری کا — بیقراری نی دیا عالم سیماب مجھی

پیاس میں یاد جو شمشیر کی آئی ناسخ
گھونٹ کیونکر نہ لہو کی ہوں میسر آب مجھی

کچھ عدم کا بھی خیال ای دل تجھے بہا جائیے — تو عزیز مصر ہی برباد کنعان چاہئی
تو جو دلدار کی حسرت میں رونی کی لگی — پاؤں تلوں آبلہ کی چشم گریان چاہئی

غیرتِ آزادی ہی شاید قدِ لیلی کی چال — صورِ اسرافیل جا بجا خوش خرامان چاہیے
چاک کرتا ہون جو وحشت مین گریبان مثلِ صبح — آلِ پیرو غیرتِ خورشیدِ تابان چاہیے
غل میری زنجیر کا پہنچا تو وہ کہنی لگا — خانۂ زنجیر کو بھی اب نگہبان چاہیے
میری غم مین وکی عالم کو رنگا رنگ قتل — اشک کیسے ناوکِ مژگان کو پیکان چاہیے
ہون وہ مجنون عہدِ طفلی مین مجھے کہتی ہیں لوگ — گوشۂ زندان سے جا بیرون بستان چاہیے
استلامِ سنگِ اسود سے ہمین کیا زاہدا — بوسۂ خالِ لبِ روئے جانان چاہیے
دمبدم کہتی ہے میری کشتیِ عمرِ رواں — مجھکو آبِ خنجرِ قاتل کا طوفان چاہیے
آگیا پیری مین اوسکی بوسۂ لب کا خیال — ہونٹھ کا ٹون کس طرح جس وقت دندان چاہیے
پنجۂ خورشید کو کافی ہے اک جیبِ سحر — روز پیہان سُست جنون کو سو گریبان چاہیے
حسرتِ نظارۂ زلفِ پریشان دلمین ہے — پھر تسکین کجھ زمین کجھ پریشان چاہیے
عمر گذری وہی روتی ہنس ہی لعلِ لبِ جانان — میری منہہ پر کوئی قاتل زخم خندان چاہیے
دردِ مژگانکی بانسی ہین لبِ جانانکی وصف — اشکِ خونی چشم کو تسبیحِ مرجان چاہیے
سنگریزی نکلین جن جن کی بھرو کان — عاریت ای کوہ مجھکو وحشی دامان چاہیے

روح سعدی ہوگئی ہوگی خوشی سے باغ باغ　　آج پہنچی کیا لگی اوسکو گلستان [illegible]

طالب نیا مونث میں پہلا کیا انسے کام
مرد ہی ناسخ کو عشق شاہ مردان چاہیے

ظلم جو کرتا ہے تو ڈرتا نہیں انجام سے　　رو سیہ ہوتا ہے آکر دن [illegible] کام

شوق ہم ویرانوں کو بالانشینی کا نہیں　　کیا تعلق خانہ زنجیر کو ہے بام سے

کل شب فرقت نہ ہوتی تھی کبھی صبح [illegible]　　وصل ہی خورشید ہو کل آج طالع [illegible]

رہی لگی اوس سے ہم بہار [illegible]　　لی ہے [illegible] افلاک کی گردش [illegible]

کیا شب فرقت کی صد سو [illegible]　　مر گیا ہے صبح کو لی سو [illegible]

صید لاغر ہوں مگر پہنچا دے گی　　مرغ روح آزاد ہو [illegible]

گرچہ بیمار [illegible] عیسی [illegible]　　جان میں جان آگئی [illegible]

اوسکی ہم عاشق ہیں باتیں جو شنا مدکی ہے
صاحب غیرت کو ناسخ کام کیا دشنام سے

اے شیخ دگر سبحہ و زنار توڑ دی　　پر دل کسی بشر کا نہ زنہار توڑیے

[illegible]

دیرِ مغاں کو جس میں ہی کعبہ بنائیے — بت نشۂ شراب میں وہ جا کر توڑ لی
چہرے پہ خط ہوا ہی برنگِ سیاہ — بس اب تو ہی ناز کی تلوار توڑ لے
برسوں وہاں خُم سی ہنسی ہی ہیں ہم — اے عمر رونیکا ہی اب تار توڑ لی
ایامِ صیام علی الرغمِ محتسب — روزی شراب سی سرِ بازار توڑ لے
ہم وحشیوں کی پاؤں کا ٹوٹنا کیا ہی آتش — ہاتھوں سی ہی گلوں کی عوض خار توڑ لے
ہی کسکو فہم زمزمہ ہائی صریر کا — بس عندلیبِ کلک کی منقار توڑ لے
یاروں کی ہم سی دل شکنی ہو سکی کہاں — یہاں پاس ہی نہ خاطرِ اغیار توڑ لی
خرمہرہ سی بہی کو ہر مضموں کم ہی قدر — وہ وقت ہی کہ کلکِ گہربار توڑ لی
ہم جو ہیں تیغِ یار سی مارے نہیں — یعنی روا ہی کب دلِ بیمار توڑ لی
یہاں دردِ سر خمار سی ہی ہاں دکان بند — ٹکرا کی سر کو آب درِ خمار توڑ لی
ٹکراؤں ہاں جو سر تو وہ کہتا ہی کیا مجھی — صاحب مجھ غریب کی دیوار توڑ لے
دم توڑنا ہی وقت جانا ہیں اپنا کام — تیشہ کوہ کن نہیں ہیں جو کہسار توڑ لے
ناسخ بقولِ فصیحِ ہندوستان بھی — زاہد کا دل نہ خاطرِ میخوار توڑ لی

روزِ مرگِ آرزو ہی تا بکی غم کیجیے / تا کجا دستِ تاسف وقفِ ماتم کیجیے
حسنِ گندم گون سی ہی خانہ برباد ہی بجا / اپنے دم مین کیون تقلیدِ آدم کیجیے
یہان چراغِ زندگی روشن ہی زیرِ دامنِ سعی غم سے / امتحان کو پہلی عیسی شمع پر دم کیجیے
جو تجلی سے ملا وہ قابلِ ایثار ہی / داغِ حسرت کو چراغِ گورِ حاتم کیجیے
میکدہ مین دیکھیے جب تک طلسماتِ جہان / موجِ می کو آج خطِ ساغرِ جم کیجیے
نام رہ جاتا ہی دنیا مین تواضع کی سبب / اپنی قامت کو خمیدہ مثلِ خاتم کیجیے
ہر طرف مصروف ہین اندیشۂ صبح مین / گردنِ مینا کو بہی لازم ہی اب خم کیجیے
زہد و استغنا و حلم و صبر مین جاوِ وزیر / انتظامِ ملکِ ابراہیم ادہم کیجیے
جذبۂ معشوق سی افتادگی ہی بال و پر / کیون نہ حسرت کی نگاہ سوی شبنم کیجیے
دوستی وہ ہی نہو جسمین غرض کا شائبہ / روزِ روشن مین چراغِ مژہ کا غم کیجیے
چاکِ دل کی بند کرنیکا تو ہی شوق آپکو / سینہ چاکون کی لئی ہی فکرِ مرہم کیجیے
ہوتی ہی کم تاہ شب آتی ہی جب فصلِ بہار / ہی بہارِ سبزۂ خطِ زلف کو کم کیجیے
حالِ ناسخ کی پریشانی سی کیا نسبت اوسے / آپ اپنی زلف کو کتنا ہی برہم کیجیے

ایسا دل مجنون ہی جسکی لاکہہ جا تدبیر ہی — جسکی پتلی آنکہہ ہی ایک حلقۂ زنجیر ہی

مارتی ہین عدا فاقہ مست کو ہوتا ہی حسب — یعنی وسکی ہوشمین آنی کی یہہ تعزیر ہی

عاشقونکو کسطرح تو اسکو مٹا دی سپہر — یہہ خط رخسار ظالم نامہ تقدیر ہی

کوچہ ہی زخم دل تیری تجلی گاہ مین — داغ جو سینہ مین ہی وسمین تری تصویر ہی

شاخ گل ہی قد و قامت برگ گل رخسار یار — خندۂ گل جنبش لب ہی گل تقریر ہی

ہوگئی ہین انتظار یار مین آنکہین سفید — سادہ کاغذ مین حقیقت نامہ تحریر ہی

کوئی کچہہ کہتا ہی دنیا مین کوئی کہتا ہی کچہہ — معنی اشعار مہمل خواب کی تعبیر ہی

ابروی جانانمین اور کعبہ مین ظاہر ہی فرق — یہ خدا کی ہی بنا بندہ کی وہ تعمیر ہی

جسم ایسا ہوگیا لاغر ہمارا اندنون — طوق کی بدلی گلی مین حلقۂ زنجیر ہی

اسکو جو دو رکہینچی لی حقیقت ہی دلا — دیکہہ لو سوی فلک قوس قزح کی تیر ہی

ہاتہہ سی اوس قاتل عالم کی کیونکر جی بچی — جسکا ہر ناخن بریدہ غیرت شمشیر ہی

ہو نہین ایسا کوہ کن جسکا فلک ہی بیستون — ٹہکتا ان کہتی ہین جسکو میری جی کی تیر ہی

زیر ابرو ان شہ کا نکو جبرا برو کوئی کرسکا — برچہیون پر آئی جو غالب ہی شمشیر ہی

خط وہان نکلا دلِ بیتاب کو آیا قرار　　پارہ لیتون قائم نہو بیٹھی ہی بابنیر کا

سانس لی سکتا تہا وہ مجہہ ناتوان سی نہین　　لیتون سب مجکو کہین مجنون کی تصویر ہی

ناتوانی وہ مری پوچہی تو لکہیو قاصدا

یہ ترا موی کمر ناسخ کی ہی تصویر ہا

نہ چہٹی بعد فنا کوچۂ جانان ہمسی　　یا رب آباد نہو روضۂ رضوان ہمسی

ایسی سودا ہوئی اٹھتی ہی پری زاد و نہ ہمسی　　متوحش نظر آتی ہین سب انسان ہمسی

ہی مثل سچ کہ ہی کام آتا ہی کہوٹا پیسا　　صنم دیر ہوئی طالب ایمان ہمسی

غمِ فرقت مین ہوئی سوکہہ کی کانٹا ایسی　　اپنی دامن کو بچاتی ہین بیابان ہمسی

کاٹتا ہی وہ دلا پیار سی ہر دم ہمکو　　عشق رکہتا ہی سگِ کوچۂ جانان ہمسی

بتِ ہستی کو جو توڑین تو خدا آئی نظر　　آتشِ سنگ کی صورت وہ ہی پنہان ہمسی

اس لئی تعزیہ خانونسی ہی کافر کو گریز　　کہ مشابہ ہین بہت سرو چراغان ہمسی

لفظ رنگین مین یہ ہین معنی روشن پنہان　　ہو سکا بس یہی صف لب و دندان ہمسی

ضعف نی طاقت رفتار ہی لیلی ناسخ　　انس جب کی لگا یار کا دربان ہمسی

عشق بلبل سے نہایت خار وہاں درکار ہے گلشن تصویر کو کب باغباں درکار ہے

ہے یہ ظلمت سے دل نالاں کی زلف یار کو خانۂ زنجیر کو بھی پاسباں درکار ہے

آشنائے فقر پہلے کرتی ہیں ترک ہوا کشتی درویش کو کب بادباں درکار ہے

گر رہا ہے خانقہ تعمیر جواب شیخ شہر کیا اوسے ایمان فروشی کو دکاں درکار ہے

لی علی نے پاسے مجھ آتش نفس کو جو قضا باغ جنت کو مگر باد خزاں درکار ہے

ہے بجا تعمیر کرتا ہے جو وہ قصر بلند ہے سراپا چاند اوسکو آسماں درکار ہے

شکر تیغ یار بے حد زیست کا عرصہ ہے تنگ ہر دہان زخم میں مجھکو زباں درکار ہے

شمعسان جلتا ہے حسرت سے مرا ہر استخوان کیا سگ جاناں کو کوئی استخواں درکار ہے

کام کیا بے جوہروں سے گردش افلاک کو واقعی کیا تیغ چوبیں کو فساں درکار ہے

حسن کے عالم میں کچھ اسباب حاجت ہی نہیں چشم گویای صنم کو کیا زباں درکار ہے

عذر ہے مجھکو جو مجھسے بات وہ کرتا نہیں دل میں باتیں یار کی ہیں پر دہاں درکار ہے

ڈھونڈتا جاندار تیری عشق میں نالاں نہیں بہر نالہ مجھلیوں کو بھی یہاں درکار ہے

باغ عالم میں نہیں ہے جز دل صد چاک گل یہاں سے آ اشکوں کی کیا آب رواں درکار ہے

[illegible]

ہے لبِ لعلِ یار کو ملیاں اُٹھتی گئی آتش تو — آتش یاقوت سے تو گویا دھواں اُٹھا

ہے ارادہ بیٹھ رہنے کا کسی کوچے یار میں

جیتے جی ناسخ مجھے سیرِ جنانِ دیں کار ہے

ترے وحشی سے فقط دامانِ طفلاں ہو گئے خالی — مرے سر پر تو کہساروں کے داماں ہو گئے خالی

مرے زخموں کی وہ تدبیر سے اک دم نہیں غافل — مگر اُن مشکِ نافہ کے نمکداں ہو گئے خالی

مرے دیوانگی کا ان دنوں ہے شور گلیوں میں — معلم رہ گئے تنہا دبستاں ہو گئے خالی

ترا وہ کوچہ گلشن ہے اور اُس کے شوق میں اکثر — جہاں میں عندلیبوں سے گلستاں ہو گئے خالی

عبث ان غافلوں کو رات دن فکرِ عمارت ہے — زمیں عبرت کدہ کیا کیا قصر و ایواں ہو گئے خالی

ہزاروں بیکسوں کا ہو گیا خوں تجھ کو نہیں پروا — ہوا قاتل کو غم اس کا کہ زنداں ہو گئے خالی

صدف کی طرح تب منہ میں کہو تشنہ لگا پایا — برس کر جبکہ سارے ابرِ نیساں ہو گئے خالی

جلائے ٹھوکروں سے اس قدر مُردے کہ اے دوراں — ترے اعجاز سے شہرِ خموشاں ہو گئے خالی

قلم اتنے ہوئے فرسودہ خطِ شوق لکھنے میں — کہ کلکوں سے نیستاں کے نیستاں ہو گئے خالی

میرے نالوں کی صحرا میں جسے دم شعلہ افشانی — وہیں شیروں سے اے ناسخ نیستاں ہو گئے خالی

[illegible]

[illegible]

ٹیون ہو گیا وہ چاہ میں اس شہسوار کے — جاتی رہی یاں تاب عجب اختیار کے

نخل بریدہ ہوں بھی کیا برگ و بار کے — شاخ شکستہ ہوں نہیں مطلب بہار کے

چشمی روان ہوئی مژہ اشکبار سی — رتبہ ہوں گا وہ کہ نہیں ہوا ان سحاب کے

آتی ہی مجھی کل بدن اغدار سی — آج اس سے آتی ہی کیا بوئی یار کے

برپا ہوا ہی حشر جو رفتار یار سی — روشن ہی قیامت فتنہ بار کے

محو خیال عارض تابان ہوں اسقدر — آئینہ آفتاب ہو میری غبار کے

منہہ کہولتا ہو نہیں کہہ بیادی کو ل آہ — ہر دم حباب ہیان نہیں لیتا غبار سی

عریانی میں بھی چادر آب اپنی جسم پر — سیکھے ہیں طرز رعنائی ہم آبشار کے

ہر ایک کی صدا ہی تم رو دل بی ال — بہتر ہی ہمکو پاس ہی استطار سی

یوں تو سیاہ عشق بھی آتی ہیں سرخرو — بارود جیسی قتی ہی شعلہ شرار کے

بجلی کی طرح داغ ہی جز و بدن نہیں — ہم وہ نکو ہی ربط بنایا ہے جنار کے

سو ہاتھ بدار میں اک سو تابدار — لیو نا کمر وہ او جھی با اعتبار سی

تہلوائی فصد یار نی میں قتل ہو گیا — لم تھی لہو کی دھار نہ خنجر کی دھار سی

[illegible]

[illegible]

مٹی مری عزیز ہوئی یار کی خاک تر — کیا تونی بغل مین لیا مجھکو پیار سی
اوس گل کی دیکھتی ہی مرا رنگ اوڑ گیا — آئی خزان یہ میری چمن مین بہار سی
وہ کان تک تو یہ ہی دل زار تک رہا — آنسو زیادہ ہین گہر آبدار سی
ہی ساتہہ ایسی آتش غم بعد مرگ بھی — دامن صبا بچاتی ہی میری غبار سی
نقش وجود محو ہوا مثل نقش پا — نکلی نہ بعد مرگ بھی ہم کوی یار سی
جلتی ہین سوز عشق سی مری استخوان آج — پروانہ کیا جلا کوئی شمع مزار سی
ای چشم تر تصور ابروی یار باندھ — قوس قزح نمود ہوا ابر بہار سی
دست تہی ہین سوختی زیر آسمان — کیونکر نہ نکلی آتش حسرت چنار سی

ناسخ یہ وہ غزل ہی جنون کہ سنتی ہی
سودا الفن کو پہاڑ کی نکلی مزار سی

ہمصفیر اسقدر نکلی کیسی ہم آتا ساز ہی — طائر رنگ چمن تک مائل پرواز ہی
بیشتر سبزہ کی ہوتی ہی نمو بالای چاہ — ہی بجا خط کا زنخدان پر اگر آغاز ہی
ہین روانہ کوی قاتل سی عالم کو قلق — بسملون کی پھڑکیون مین رنگ کی آواز ہی

اٹھتا ہے دل سے شور تلی جاتی ہیں آنکھیں — یہ زمیں ہے پاؤں لگی کا نیا انداز ہے
پھر رقیبوں کی عداوت سے نہیں ڈرتے ہیں — نالہ برق انداز ہے اور آہ تیر انداز ہے
دم نکلتا ہے مرا ہر عاشق و معشوق — گل میں تیرا رنگ بلبل میں تری آواز ہے
فصل گل ہے چاہیے دن یا تم پینے مدام — گم ہوا ہے میکشو بابا جابت باز ہے
ساتھ ہے داغ جنوں کی مرہم زنگار ہے — یہاں سے آنا جنوں کا ہاتھ ہے یکا آغاز ہے
جسکو آنکھوں نے کبھی پہچانا کانوں نے سنا — ہے وہاں تنگ اوسکا اور پیا ناز ہے
ابر ہے اوس پر رحمت کی سواری کا — رعد ہے اوسکی جلو میں ایک فرق انداز ہے
لے گیا ہے کون صیاد آج گلگشت چمن — دیدۂ بلبل میں ہر گل جیسے غماز ہے
سنتی ہے سطر سحابی لکھتی ہیں جن بالیاں — نعرۂ صوفی ہے گویا چھند کی آواز ہے
شہر میں آنکھیں ہزاروں ملکی ہیں خاک گیر — جو زباں ہے خار کی صحرا میں لی آواز ہے

چونکہ اوٹھی ہے اب لحد سے کسکی سو یہ غزل
شاعری ہرگز نہیں ناسخ فقط اعجاز ہے

شعر لکھتے ہیں جو یاد اوسکا خرام ناز ہے — کلک میں جا ہی سر اب صور کی آواز ہے

نور افشاں اسقدر اوسکا خرام ناز ہے
چادر مہتاب گویا فرش پا انداز ہے

بات جو میری مسیحا کی ہی ایک اعجاز ہے
جان آ جاتی تن بیجان میں وہ آواز ہے

جو ششش سودا میں بھی نہیں اپنا راز ہے
مثل لفظ پیمانہ بیحرکی آواز ہے

اوس بہی قد کو خراماں دیکھکر کہتی ہی خلق
سرو چلتا ہی یہ یکہ حسن کا اعجاز ہے

چھوٹ کر اوڑ جاتی اب کیونکر کہ دست ناز میں
طائر رنگ حنا کو چنگل شہباز ہے

کردیا تہا جسطرح موسی نی پانی کو لہو
خون ہوئی ہی می یہ بحر یار کا اعجاز ہے

زاہدا کیا ڈہونڈہتا پہرتا ہی کعبہ کی کلید
آ در میخانہ مثل باب توبہ باز ہے

جب لگا دی آگ غم نی رقص شعلی سے کیا
یہ دل پر داغ کیا طاؤس آتش باز ہے

سچ ہی جیسی کبوتر لیگیا ہی خط شوق
کوی جاناں میں قاصد اپنا کبوتر باز ہے

مثل صحرا انتظار سیل غم میں رات دن
چار جانب سی در ویرانۂ دل باز ہے

اوڑتی ہی پہرتی ہیں اطراف جہاں میں اپنی شعر
طائر معنی کو کاغذ شہپر پرواز ہے

اوڑ چلا کیا ایک تیری سامنی رنگ چمن
گل کو بھی ہر برگ گل اک شہپر پرواز ہے

جلوہ معشوق کی باعث ہیں عاشق تو یہ ہے
آتش گل بلبلوں کا شعلۂ آواز ہے

ر دیکہہ آنکہہ سی اوٹہا پردۂ تار نظر ٭ گر صدای نغمہ ہی معشوق عاشق ہمارے

اوٹہہ گئی جیسی دوئی ناسخ تو کہتا ہون یہ

آپ ہی شاہد ہی آپ ہی رند شاہد باز ہی

جسم کو جی ہی گران سنگ ہی دل بہار ٭ ہی وہ درویش مجہی عشق کی منزل بہار

اہل غفلت کا ہی ہر جزو بدن تنگ مزار ٭ ہاتہہ بہی جمع اپنی ہی سینہ کو ایک نخل بہار

جو گیا سایۂ دیوار مین دیوانہ بنا ٭ اوس پری رو کی گلی سمجہی مین عامل بہار

یہ درائی دل نالان سی صدا آتی ہی ٭ ناقۂ روح کو ہی جسم کا محمل بہار

سر کی جنبش یہ خورشید قیامت نہ کبہی ٭ گیا مری رات ہی بی حور تمائل بہار

ای دل زار نہ ڈر کوہ غم عشق سی تو ٭ کہ او آخر ہی سبک ور او ثقل بہار

سحر پیدا جو تیری چاہ زنخدان سی ہوئے ٭ رکہدیا سنگ کوئی جہ بابل بہار

سرخ چہرہ نظر آتا ہی اسی باعث سی ٭ عارض نازک جانان کو ہوا تل بہار

یار وہ نارونکی ہی صحبت مین سبک پیچ و قمر ٭ ہو سکی کوہ گرانکا نہ کبہی ظل بہار

قید غفلت مین بہلا قطع ہو کیا راہ طلب ٭ یاوہ مین جو ایک انکی ہی سلاسل بہار

کج ہی گیسوی جانان تو ہجوم دل سی ‌ ‌ شاخ سنبل کی تو نازک ہی عنادل ہاے
بار غم بحر محبت کی شناور کو نہین ‌ ‌ وہ ہاری ہین ہلکی سی کشتی لب ساحل ہاے
ہی کس ان آج مری ماہ کو گرمی سی نقاب ‌ ‌ لیا ہی سمجہا ہی یہ رات آئینہ کامل ہاے
نہ سنا پر نہ سنا کیا ہی کہان گوش مین گل ‌ ‌ ہوگئی بالونسی آواز عنادل بہاری
خفقت اسدر چاو تنہائی ہی سینہ کار ‌ ‌ کہ مری جسم سی ہی دانہ فلفل ہاے

گرچہ ہی فکر سخن خاطر ناسخ کو گران
لاکہہ پر تو بہی ہی یہ شاعر کامل ہاری

مائل سوی سجود یہ تیری حضور ہی ‌ ‌ سر میرا ورنہ یار بہت پر غرور ہی
ہی قد اوسکی صورت سیر تملن اسقدر ‌ ‌ باطن مین ہی وہ ناز بوطا ہر مین نور ہی
مجکو تو یار سی ہی ہم آغوشی کا خیال ‌ ‌ وا میری اشتیاق مین آغوش گور ہی
آیا ہی تنگ ہاتہہ فلک سی ہی مجہی ‌ ‌ ہی داغ نان سینہ سوزان تنور سی
کمخاب کی قبا ہی مرا جسم داغدار ‌ ‌ سر پا مین موی سر کلاہ سمور ہی
چشم خیال مین ہی دہان و میان یار ‌ ‌ ان وزون علم غیب یہ مجکو ضرور ہی

خورشید کی تلاش ہی نصف النہار میں — وہ ہی حضور تو ہی لاابالی حضور ہے
ٹھوکر لگا کے چلتے ہیں جس کھوپڑی کو لوگ — اُس بادشاہ کا یہہ سر پر غرور ہے
ہے بیت ہی میں معنی بیت خیال بند — نزدیک ہے بہت جسے سمجھیں ہیں دور ہے
دیکھا غم فراق مجھے بعد وصل یار — اے آسمان یہ بھی ترا ایک زور ہے

معشوق سے ہے دل کی غرض طالب وفا
ناسخ بھی عاشقوں میں بڑا باشعور ہے

اُٹھ گیا ہے مری آغوش کو جانان خالی — اس مہینہ کو بجا کہتے ہیں انسان خالی
بارہا ہو گئی لالہ سے بیابان خالی — نہ کبھی داغ سے پایا دل نالان خالی
باغ میں سنکے مرے زمزمہ پرداز لہو — آشیان کر گئے مرغان خوش الحان خالی
ہو گیا وصل میں لبریز مرا ساغر عمر — شیشہ مے نہ ہوا تھا ابھی چندان خالی
یہ لگی چاٹ مرے خون کو سیری ہو لی — ہو گئی کتنے ہی قاتل کی نمکدان خالی
جان سے پہلے چلا مال مرا پیرہن — اُٹھ چلی وجہ دہن کو در دندان خالی
صاف ہے خاک کدورت سے دل ہے خراب — اُس طرح ریگ رواں سے ہے بیابان خالی

ایک چھوٹا تو ملی دوسرے میں قیدِ حیات / کبھی ہوتا نہیں یہ خانۂ زندان خالی

اسقدر تشنۂ دیدار ہوئی ہین سیری / نظر آتا ہی ترا چاہِ زنخدان خالی

دیکھہ سکتا نہیں کانٹی کی زبان تک شبنم / کیون نہو چشمۂ خورشید درخشان خالی

مین ہون کیا چیز دلا خاک نشین مور ضعیف / کردیا موت نی اورنگِ سلیمان خالی

روحین جنت کو گئین جسم سوی گور کے یار / دفن ہوتی ہی ہوا گنجِ شہیدان خالی

لعلِ لب خط کی نکلتی ہی ہوا ہی بی آب / خضر آیا تو ہوا چشمۂ حیوان خالی

قابلِ گوہرِ مقصود نہیں ننگین طبع / عین دریا مین ہی کاسۂ مرجان خالی

کون ہو تو مین خدا جانی خدا کو ہو پسند / کفر بھی چاہئی لازم نہیں ایمان خالی

خانۂ عاریتی مین جو درم بھرتی ہین / عقل سی مجکو نظر آئی وہ انسان خالی

ہو گئی میری سرِ شوریدہ پہ آفت نازل / آج لڑکون کی نظر آتی ہین دامان خالی

میری آغوش سی تو صبحِ شبِ وصل چلا / رہ گیا ہالہ مرا ای مہِ تابان خالی

یہ غبار آنکھوں ہی ناسخ نہ ملا ایک گھڑی / صورتِ شیشۂ ساعت دلِ یاران خالی

سایلِ فنالی ساتھ جو ہی سرفرازیے | مرد فقیر لی جود و حقیقت نماز ہی
کرتا ہی ساتھ کے بہل جو سرفراز ہی | وہ اسکو اور عرق مساوق نماز ہے
یہ مشت خاک تیری جلوں نیاز تھا | کرتا ہی ہمند نازبی ترک ناز ہی
زندان خیال ایمین عشرت سرا ہوا | نالہ میرا نغمائی توزیر ساز ہی
مجھ ناتوان سی کیسوی جانان نکلوی نہ | وہ مور ہون کہ مار کو بھی احتراز ہی
کیونکر نہو گریز ز مردی سانپ کو | آتا نظر ہی حضرت زلف دراز ہی
ویہ ملتی جہاں عشق میں اولتی ہر ایک رسم | یوسف جو ہی غلام تھی صاحب ایاز ہے
لالہ کو ربط داغسی ہی گل کو خار سے | دنیا میں جو ہے کسی سی اپنا ساز ہی
ہی آہ سرد عشق بیا کوش یار میں | ہر دم نسیم صبح کو یہان اہتراز ہے
تار نفس ہی پاؤں میں ڈورا بندھا ہوا | مقصود ہی مرغ روح اجل تک دراز ہے
کھلتا نہیں ہی انکھ جب تک نگار سے | صوفی مراقبہ میں ہر اک شاہباز ہی
حیرت سی ہی طلسم جہان دیکھ کر مجھی | شیشی یہ جیسکی ہیں وہ کہاں شیشہ باز ہی
زنہار اختیار نہیں صلح و جنگ میں | عالم تمام بازی شطرنج باز ہی

[illegible]

جب تک طلوع مشرق خم سی ہی آفتاب — ای شیخ یقین ہی در توبہ باز ہی
ہین داغ نان کرم تو آنسو ہین آبرو — آسودۂ معاش دل عشق باز ہی
آتا ہی رحم کافر و مومن کی حال پر — بت محو ناز ہی تو خدا بی نیاز ہی
روشن ہوا یہ محفل عالم مین شمع سی — پروای سر نہین جسی وہ سرفراز ہی
ممکن نہین ہی بی می و معشوق رند سی — واعظ اب اضطرار مین سب کچھ جواز ہی
ہر عضو او سکی عضو کر سی ہی منعکس — حیران ہم یار مین آئینہ ساز سی
سب دولت یہ حسن کی دولت کو ہی شرف — محمود بادشاہ غلام ایاز ہی
جیتی ہین ظلمت شب فرقت کو کر کی طی — کچھ خضر سی بہی عمر ہماری دراز ہی
نام خدا لیا جو نکیرین کی حضور — مر کر بہی ای صنم مجھی اخفای راز ہی

دعوی کی ساتھ یثرب و بطحا ہین دو گواہ
ناسخ ازل سی بندۂ شاہ حجاز ہی

فریب غیر نی مجکو نکالا کوی جانان سی — گیا ابلیس نی آدم کو باہر باغ رضوان سی
پہری دل و رخ خط مین کیا اب جان بر جانا ہی — ملی ظلمت تو کیا ہم ساتھ ہوتا آب حیوان سی

[illegible]

[illegible]

میں وہ مجنوں ہوں پابند فاقہ [illegible] — [illegible]
نظر جب وہ پری آتا ہی تو کہتا ہی [illegible] — [illegible]
چراغ آنکھہ جیسی بنی یکسوں عالم گریزاں — [illegible]
گنہگار و نکی تن سی [illegible] — نکلتا ہوں ہوا مشکل [illegible]
جو اعلی ہی اعلی ہی جو ادنی ہی ادنی — نہیں کچھہ قدر سایہ کی [illegible]
سریع السیر ہوں ایسا میں دنیا گئی [illegible] — [illegible] گیا ہوں منزلوں تک [illegible]
ہوئی ہی چاک کیوں آتی ہی فصل بہار — قبائی گل کی [illegible] تھی مری [illegible]
کسی کا کب [illegible] — [illegible] سایہ [illegible]
اڑا دیتی اگر اخوان [illegible] — نکلتا تہا بہت مشکل [illegible]
[illegible] پروانی ہزاروں [illegible] — تماشا ہی تن پر داغ کو [illegible]

بساں ساحل دریا ہو مشکل چھوٹنا [illegible]
لپٹ جاوں اگر میں بھول کر آغوش جانانی

وہ جا [illegible] پہنچی اگر اور بہی [illegible] — [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible]

فرصت نہیں دم لینے کی اک طفلی غم سے — معدوم ہیولی کی طرح حسن صنم سے

کیا ہوگی نگہبانی جان فوج و حشم سے — ڈرنی کا نہیں پیک اجل طبل و علم سے

پاتا ہون مضامین مین ہر نقش قدم سے — اوس طفل نے لیا کبھی ہی قتار قلم سے

مضمون جو زلفونکی لکھی میری قلم سے — لبریز بیان دہن مار ہی سم سے

ہر تار نفس رشتۂ دیگر ہی پئی شمع — پہنچا نہ کبھی رنج کسیکو مری دم سے

شانہ نظر آتا نہیں گیسو کی بیچ مین — اس نگ نی یہہ ہاتھہ نکالا ہی شکم سے

زاہد مین پڑا ہون اسی چشمۂ بام اپنی صنم کا — خورشید ابہی ہون تیری تسبیح کی شبنم سے

امکان نہین تا بابد دخل خزان کا — داغونکی چمن کم نہین گلزار ارم سے

گل پہولی ہین میری قلم فکر سی جیسی — یون گل نہ شگفتہ ہون کسی گل کی رحم سے

سگان خرابات ہین مطلق متواضع — ثابت مژۂ نرگس مسکون کی خمی سے

وہ حسن ترا نام خدا ہی تری آگی — گلچین کی سر رنگی عرق شرم صنم سے

رہتا ہی فلک سر پہ بنا کر شفق اوسکو — اوڑتا ہی اگر رنگ حنا تیری قدم سے

سمجھی ہین وطن کوچۂ جانانکو حسینا — آزاد وہ ہین اور حسینونکی ستم سے

لیا دام مین زلفونکی کوئی لا سکی انکو | رم کرتی ہین صیاد غزالانِ حرم سی

ناسخ کو ہوئی یاس شبِ ہجر بن بھی نہین غم

محروم خدایا تو نہ رکھہ اپنی کرم سی

مشتاق سب ہین ریشمی افزون بلا لکی | دنیا مین قدردان نہین صاحب کمال کی

مجنون گیا جو مرقد لیلی مین بیٹھ کیا | خالی نہین مزار کی حلقی ہین جال کی

عالم نہ اپنی آہ مین ہو گرد باد کا | تو دی ہماری دل مین ہین گرد ملال کی

تارِ سیاہ ہوتی ہین تشبیہ کی لئی | مضمون ڈھونڈھتا ہون اگر تیری بال کی

مرنا قبول پر نہیں دنیا نہین قبول | غمزی او ٹھاتین کی محبتی اس پیر زال کی

ہمت اگر نہین فلک دون کو کیا ہی غم | یہان لب ہی آشنا نہین حرفِ سوال کی

آنسو ٹپک پڑا جو کوئی بزم یار مین | دریا بہی عرق ہوی انفعال کی

گلشن مین مجکو دیکھ کیان صحرا کا گیا | نرگس کی پہول بنگئی دیدی غزال کی

چھپتا ہون جا کی کنج لحد مین شب فراق | تاری مجھی ڈراتی ہین آنکھین نکال کی

قسمت مین مجکو عرفی بہی دیتا نہین فلک | تا یون وصال نا ہین طالب وصال کی

آئی تری بہار لئی ہیہ تک گل اوڑا — ہین وہ امن نسیم مین تقی دمی گلال کی

لیا بار زلف ہی کمر یار پر و بال — ایذا او تہائی کسنی نہ موٴ و بکو بال کی

بی سایہ ضد سی چرخ نی وسکو کیا و ہین — ٹھہرا ہون ایکدم مین تلی حسب نہال کی

ڈرتہا اثر کا اوسکو سو وہ بہی نکل گیا — نادم ہوا ہون مہنسی مین نالہ کی

ملتی ہی خاک کسی کو ئی دم مین ہما رہی خاک — یہ بہی وصال ہی جو گئی دن وصال کی

آرام کیا کہ جس سی ہو تکلیف اور کو — ہیکو کبہی نہ یاد وشی کا ثنا نکال کی

ناسخ اوٹہین گی حشر مین وہ لوگ سرخرو
دنیا مین جو محب ہین پیمبر کی آل کی

جو تری سامنی آجائی وہ شیدا ہووی — تجکو خورشید اگر دیکہی تو حربا ہووی

کچہہ تصرف سی نہین پیر مغان کی یہ بعید — تاک اگر دانہ تسبیح سی پیدا ہووی

متوجہ ہی سوی اہل زمین توسن ناز — ورنہ پامال ابہی عالم بالا ہووی

پوست کیطرح نہ چہوٹی تری تنسی تو شکک — میری تصویر اگر صورت دیبا ہووی

تیغ قاتل سی تمنا ہی یہ زخمونکی مجہی — کہ ہر اک جزو بدن لا تتجزا ہووی

می لشی کیا کرون بی یار کہ خمو نشی ابھی — ہی یقین ساغرِ می منبعِ دریا ہووے
یہ نزاکت ہی جو لگ جائی صبا کا لطمہ — گلِ رخسار ابھی اوسکا گلِ رعنا ہووے
سر کٹا کر جو بہ بیتِ تو سن قاتل دوڑون — قتل گہ خلق کو اک جای تماشا ہووے
وہیان ارسالِ خطِ شوق کا آئی جو مجھی — ہی یہ قسمت کہ کبوتر وہین عنقا ہووے
تو وہ بت ہی جو تجھی ایک نظر دکھلاؤن — پیرِ ترسا ابھی تا قوسِ کلیسا ہووے
دیر جیون جون کہ لگاتی ہی اجل ڈرتا ہون — مار کر مجکو نہ قاتل کہین رسوا ہووے
ہوا گر سحر بیان دشمنِ افعی سیرت — قلم اپنا ابھی عصائی کفِ موسا ہووے

ہی مرا جوشِ جنون جبسی یا وہ ناسخ
میری سایہ کو جو دیکھی وسی سودا ہووے

بجا ہی کہ وصالِ اغیار کو ہی مجکو ہجران ہے — کہ دنیا کافرونکو باغ ہی مومن کو زندان ہے
مری محبوب کی گردیمین جو دانا و نادان ہے — زمانہ اوسکا مالہ ہی وہ ایسا ماہِ تابان ہے
لیا ہی وہ جہان سی مجکو آزاد ایک اشارہ مین — کہ تیری ہی قطعِ تعلق تیغِ بران ہے
ید بیضا ہی کیا آتشبیہ دون اوسکی کفِ پا کو — جو اوسکا نقشِ پا ہی نیچہ خورشیدِ تابان ہے

گیا اُڑتی ہیں جو حسن آرزو تیغ قناعت میں — ہمارے ہاں ہیں جائے نکتہ زر تیغ شہیدان ہے

چمکتی ہے جو حیرت آئینہ نشان ہے جبینوں کا — جسے ہم روندتے پھرتے ہیں خاک آستان ہے

شب فرقت میں گرتا ہوں نظر حسبدم زرو — کسی کی گور پر میں جانتا ہوں جرعہ افشان ہے

جنوں نے کر دیا فارغ مجھے بند علائق سے — نہ وہ زنجیر داماں ہے نہ وہ طوق گریباں ہے

گسستہ ہوتی ہے ظالم عنان اختیار دل — مگر تیری سمند ناز کو پھر عزم جولاں ہے

لگا اک وار پورا ہی جگہ غیر کی توفا — تری تلوار پر میرا دہان زخم خنداں ہے

میسر ہو اگر عشرت تجھے جان اختلاط اوسکو — جہاں میں پائی کرا پیدا بجز خواب پریشاں ہے

عجب کیا جان پائیں مچھلیاں گر اوسکی بالی کی — پسینا اوسکی رخسار و نگار رشک انجم ہے

اوٹھی جاتی ہیں وحشت دل یا ہی یعنی نالہ ہی — ہوا چلتی ہے گویا تند اور اوسمیں چراغاں ہے

فرشتوں نے در جنت کھولا گور میں تو کیا — کہ مجھکو بعد مردن بھی خیال کوئے جاناں ہے

سبکدوشی عنایت کی قدم شمشیر قاتل نے — نہ تن پر بار ہے اب سر پہ بار سامان ہے

ہوا ہر حلقہ زنجیر یاں سنج حلقہ ماتم
مگر زندانیوں تجکو اندنوں عزم بیاباں ہے

فرقتِ ساقی میں چشمِ تر بطوفان خیز ہی
کشتیِ مے کیا سفینۂ عمر کا لبریز ہی

تیری تیغ کا ہی جو زخم دیکھیں تو کیسی تیز ہی
توسنِ عمر روانکو حاجتِ مہمیز ہی

وحشتِ دل سے بطرزِ امسال شور انگیز ہی
وحشیو نوروز ہی یا روزِ رستاخیز ہی

نغمۂ مے محفلِ عشرت میں باقی ہیں
اشک خون آلودہ اور افغان درد آمیز ہے

ہو تجھے حسن کی خواہش و لا وہ ہی مصفر
جو کہ مستسقی ہی پانی سے وہ سیر پرہیز ہے

کیوں تقاضا کر رہا ہی سقدر دیدار کا
کیا یدِ بیضا کفِ موسی میں دستاویز ہی

کیا عجب عنبر اگر بنجای سارا موم شمع
آج محفل میں کسی کی زلف عنبر بیز ہی

دستِ دشمن سے دم لیتے ہیں کار تیغ ہم
اپنا قتل آرزو میں نام اب چنگیز ہی

وصل کی شب کی برابر صبح کا دیکھا شفق
ہمعنان میدان میں کلگونی کے شبدیز ہے

بادۂ عشرت سے خالی زیست بہر غم ہوا
آج کیونکر جام میری عمر کا لبریز ہی

رسم اولٹی دیکھنا دیوانہ میں جس سے ہوا
وہ پری اب عازمِ صحرای وحشت خیز ہے

کوہکن کو فی الحقیقت اپنی سر سے کام تہا
کوہ پر تیشہ لگا دیکھا کہ کیسا تیز ہی

کون سمجہا وس طفل کی قسمیں جسکو تمیز نہیں
سنو دیوانوں کی صدا آہ درد آمیز ہی

رونی میں آیا جو یاد اوس طفل کا رونا مجھے | چشم تر میں ہی طفل اشک طوفان ہو گئی

جیسی ہی وہ طفل غائب ہو گیا سودا مجھے | یاد اون سنگ طفلون کی جنون انگیز ہو گئی

غیر تجھ پر پھوڑتی ہین سر عبث فرہاد سان

تو اگر شیرین ہے تو ناسخ ترا پرویز ہے

ایسی ہم آماجگاہ تیر مژگان ہو گئے | روزنون کی جا بدن پر سارے تن کے ہو گئے

جب ہوا اس بال کے لفظون کی پریشان ہو گئی | مثل سنبل تار تار اکثر گریبان ہو گئی

باغ میں گلچین ہین گلدستی مزار ونکی تمام | خاک میں کیا کیا ہی گل رخسار پنہان ہو گئے

دل میں جب لایا تصور وسکو تب کہنی لگا | مثل یوسف ہم اسیر کنج زندان ہو گئی

گلشن عالم میں جو ہی وہ عندلیب نغمہ سنج | زاغ جسکی زمزمی سنکر خوش الحان ہو گئے

اوس پری کی فوج میں فتنی کی ہکو خواب نوشتر | ایسی آئی باؤ میں گویا سلیمان ہو گئی

یہ اسیری میں پھنسا یا ناتوانی نے ہمین | رفتہ رفتہ حلقۂ زنجیر زندان ہو گئی

رشک کو ہی یار سی دنیا میں جلنی یا بجے | گلشن شلد و سان نظر و نسے پنہان ہو گئی

وصل کی شب پھٹ گیا جس دم گریبان سحر | پیرہن میں ان بہانے گریبان ہی پہلان ہو گئی

دیکھی اوس گلگون قبا کی باغمین جسدم بہار — پہاڑ کر کپڑی ہزارون غنچی عریان ہو گئی
چلتی چلتی کر گیا اعجاز و رای خوش خرام — جسقدر تہی نقش پا کبک خرامان ہو گئی
گلشن رخسار جانانسی ہوئی رخصت بہار — صورت برگ خزان عاشق پریشان ہو گئی
ارمغانِ داغ سودا لیچلی سوی وطن — دو دن اس وحشت سرا مین ہم بہی مہمان ہو گئی
جلتی ہین داغ جنون مین سکۂ شاہان حسن — شورِ دل مین وان کس کس کی قربان ہو گئی
جس جگہہ تہی قصر و منظر بن گئین گورین تمام — شہر جو آباد تہی شہر خموشان ہو گئی
شانہ کرتی غیر کو دیکہا تو یہ نفرت ہوئی — گیسوی پیچیدہ مجکو مار پیچان ہو گئی

رات دن رہتی ہی ناسخ ہمکو از خود رفتگی
آہ جب سی عاشق رفتارِ جانان ہو گئی

جان کنی بہی سیکہی ہی لی ہی کوہکن استاد سی — یہ صدا آتی تہی ہر دم تیشۂ فرہاد سی
درد سر مجکو بہی ہی پوچھی کوئی فرہاد سی — تو نی یہ تیشہ لیا ہی مول کس حداد سی
پڑ گیا ہی اوسکی ابرو کا مری اشکون مین عکس — آئی تلوارین بہا کہدی کوئی حداد سی
بندگی میں آ و حاضر ہو گیا کہتا ہی وہ — منع ہی خدمت کا لینا بندۂ آزاد سی

جسطرح سی ہی محبت فاختہ کو سرو سے — طوق والی طفل کو الفت ہی جیسے آزاد سے

جو ہر ذاتی بشر کا ہی جسے کہتی ہین عشق — سیکھتا ہی کون فن عاشقی استاد سے

جنکی آنکھین ہین نہین وہ دیکھتی حیران ہون — وہ صنم پنہان نہین ہی کور مادر زاد سے

وہ بہی قد شانہ ہوتا ہی اسکی چوب کا — اس لئی رکھتی ہی الفت فاختہ شمشاد سے

بادشاہی کیجئی جلکر کسی ویرانہ مین — چاہتی الفت گدا کو کوچہ آباد سے

تہلکہ ہی جان کو مرآن زیر آسمان — جلد نکلا چاہتی اس قصر بی بنیاد سے

دنکو گر روزہ رکھین می پین کی راتکو — ہم نہ باہر ہونگی ای پیر مغان ارشاد سے

می سی جب محروم رکھا ہمنی نکر محتسب — ڈھو دیا لاخانۂ خمار کو بنیاد سی

کاٹین ای سرو آویزی مردکی نہین — دانہ انکو پیدا ہو لی شمشاد سی

عشق کی مقتل مین یا رب ہم تو ہون بسمل ہنوز — پوچھتا جاتا ہو ہر کوئی گنہ جلاد سے

رشک گلزار مصلی ہی یہ اک رنگین غزل — آئی ہین حافظ کنار آب رکنا باد سے

ولہ

بیستون پر جا کی ٹکر کیون لین فرہاد سی — سیکھی ہین ہم وہ ہنر فن اپنی استاد سی

طائرِ رنگِ حنا ہاتھوں سے اوڑ سکتا نہیں
چھوٹ آئی مرغِ دل کس طرح اوس صیاد سے

ٹوٹی ہے غلطاں لہو میں ہم جاناں کو لئی
خنجر و آئینہ ہیں ہر چند اک فولاد سے

اغنیا کو ہی یہاں حسرت فقیروں کو ہی عیش
باغ کی مزدور ہی اچھی ہی شداد سے

تہا ازل سے مجکو تا وقتِ لادت عیش
کہل گئی آنکھیں مری شورِ مبارکباد سے

ٹوبکن بہی ہو گیا تیری محبت میں فقیر
ہی مشابہ زخمِ تیشہ قشقۂ آزاد سے

چہرہ ہو جاتا ہی میرا اوسکی آتی ہی بحال
انس ہی رنگِ پریدہ کو بہی اوس صیاد سے

شوق تہہ کہانی کا ایسا مجھہ دیوانہ کو
چھٹیاں اڑکوں کو دلواتا ہوں میں استاد سے

حلقۂ گیسو جو ہیں مانندِ طوقِ فاختہ
بال سلجھائی ہیں شاید شانۂ شمشاد سے

کوہ کو ٹکڑے کیا ہی تیشے سے کس بیدلی
انس مجھہ وحشی کو ہی اتنی لیلی فرہاد سے

دیکھنا ہمت کہ ساتھ اوسکی بعادت ہی جنون
تہی طلب شیرین کو جوئے شیر کی فرہاد سے

سبزۂ نارستۂ خط کی عنایت چاہیے
تیری رخ کو دوں مثال آئینۂ فولاد سے

دیکھنا تیر تعین کیا ہی آپس میں جنگ
تیغ و چار آئینہ دونو کو ہیں اک فولاد سے

سنتی ہی آپس میں ٹکہلی لگی سر ہر صنم
کیا بہلا ناقوس کو نسبت مری فریاد سے

بیٹھنے دیتی ہمیں پاس اپنی کہ ناسخ دشمنین
گرد بادونکو ہی کام محجہ خانمان بادیہ

سبز آئینہ نہیں عکس خط صیاد سے — نکلی ہی طوطی مقرر بیضۂ فولاد سے

ہی یقین اے خسرو تیری عشق میں شمشاد سے — تیشہ مانگی اپنی سر کی واسطی فرہاد سے

زاد ہاے سخت دل خونریز ہوتی ہین ولا — نکلی کیا جز تیغ و خنجر بیضۂ فولاد سے

زیست بھر مجبور رہا خونریز محبوبوں کی کام — روز مولد نال کٹوائی ہی کیا جلاد سے

مفتین ہم وحشیونکی بڑھتی ہین روز وفات — طوق ہر سال اور پہنائے ہو حداد سے

صحن گلشن مین تو آتی ہی ای شکر بہار — حشر برپا ہی شکست رنگ کی فریاد سے

ہی یہہ سفاکی کی جانب یار کا مائل مزاج — شمع کی سر کو بھی کٹوائی لگا جلاد سے

آپ پیدا ہوتی ہین سبحہ وای سامان ازل — طوق قمری کوئی بنواتا نہیں حداد سے

دشت مین ماندہ ہوگا کبھی یہہ کی سیاہ — بڑھ گیا آگی نہ ہرون کی حق مین نمرود سے

ای سہی قد چشم تر کو کر نہ قد موزون سی جدا — آبجو ہر باغ مین ہی متصل شمشاد سے

مچھلیان ہی شست مین دل خانۂ صیاد — لب ہی ماہی گیر کو نسبت بھی صیاد سے

لٹیے ہی سب یہاں میخانہ مین مستونکا خروش — کون ویرانیکو جاتی خانہ آبادی سی
ای سہی قد تجھسے سرخوش قد کا ہی صد چاک دل — ہو گیا ثابت یہ مجکو شانہ شمشاد سی
صبح سے قامت جانان ہی سر فاختہ — سرو موزون ہی مشابہ بانو آزاد سے
گرچہ ای اہد خدا کو دیکھتی ہین پر نہین — ایکدم فرصت نہین لیکن تو نکی یاد سی
خوبین غلطان گل نظر آتی ہین ہی پاس نسیم — کیا قلم کروائی تہی کلبن کسی جلاد سی
ہاتہ میری یار کی زنجیر دیسی باندہ دیئ — اور زنجیرین بنوا ہین عبث حداد سے
ربع مسکون ہو مسخر دو مین ہو گر اتفاق — خلق تابع ہو رکہی گر رابطہ ہمزاد سی
آہن شمشیر کی بیڑی گڑہی میری لیئ — عاشق آبرو ہو نہین کہہ دیجئی حداد سے
نظم شیرین ہی جو تو نہین نقش شیرین سنگ پر — ہی قلم اپنا نہ یاد و تیشہ فرہاد سی
چہاڑتا ہی سر سہی قد گیسوئی تیری آہ — نقش پا تیرا نہین کم سایہ شمشاد سے
گر قفس مین پہنسی کیسی بلبل کو اسکا غم نہین — ہی یہی صدمہ کہ چہوٹی بچہ صیاد سے
قامت جانانکی آگی کچھ اوسی تنہا نہین — جانور ہی فاختہ جو عشق ہی شمشاد سے
آج مجکو شور ہے سر کی جان شیرین جائیگی — توڑ وائی ہین اوسنی تیشہ فرہاد سے

عکس خط سبز نہ بنجائی کہیں رخسار مین — ربط اتنا نکر آئینہ فولاد سی
پہرتی پہرتی سب و تر آیا ہی تلوو مین لہو — خار صحرا مین یا وہ نشتر فصاد ہی
ضعف سی ہی طائر دل طائر رنگ حنا — کب یکایک چہوٹتا ہی پنجہ صیاد سی

تاب سننی کی نہین پہر خدا خاموش ہو
ٹکڑی ہوتی ہین جگر نالہ تیری فریاد سی

فراق مین ہی دم تیغ موج آب مجہی — ہی گرد لشکر غم جوش ماہتاب مجہی
جو میفروش نی زر لیکی دی شراب مجہی — عوض مین دہ کی بخشتا ہی آفتاب مجہی
ملا ہی وہ بت محجوب بی حجاب مجہی — عجب ہی اسی نظر برق بی سحاب مجہی
پیا جو جام ہی اشک نکی ساری شراب — بغیر یار ہو گیا نشہ شراب مجہی
دل منتظر مین نکلا تب آیا ہی جی اب — جواب نامہ ہوا نامہ کا جواب مجہی
جوان دل ہی پیری نہین ہی مانع عشق — سفیدی بالونکی ہی جوش ماہتاب مجہی
تڑپ تڑپ کی موا پیاس سی لب دریا — نظر جو آگئی چین جبین آب مجہی
مین جسکی غم مین جلون ہو وہ بہرہ مجہی — گیا ہی بخت نی کیا سوختہ کباب مجہی

خوشی جہانتکو ہی میری اشکباری سی ۔ گیا ہی بخت نے ہمطالع سحاب مجھے

بچی کی جان مری وز ہجر مین کیونکر ۔ دکھا رہا ہی فلک تیغ آفتاب مجھے

بہا جو اشک کا سیلاب آنکھین ہوئین تنہ ۔ ملی تھی کیا عوض آنکھ کے حباب مجھے

جنون سی ملتی ہین کتنی ہی خانہ زنجیر ۔ گیا ہی عشق نے جو خانمان خراب مجھے

درود پڑہنی لگا ہون جو یک بیک یا شیخ

کسی پسینہ کا یاد آگیا گلاب مجھی

وصل کی وقت ملی جذب دل ہتیا سی ۔ کیمیا ہمنی بنائی ہی مگر سیماب سے

دنکو رات اوسنی کیا ہی گیسوی پرتاب سی ۔ راتکو دن کر دیا ہی روی عالمتاب سے

او ستم ایجاد سکی فرق پر جب پھر آیا تیغ ۔ دور ہو جاتی ہین تنکی حلقہ گرداب سے

بی حقیقت کو ملا سی کب ہی تنہا آبرو ۔ عکس تنکی کا بہی بہ سکتا نہین سیلاب سے

ہی مسرت رحمت دنیا سی غفلت کی سبب ۔ گون جوش ہوتا ہی بیدار مین عالم خواب سے

آسمان کی پاس سامان عیش نہین ۔ کب کسی کا ستر ہو کا چادر مہتاب سے

آگی افتادہ تکی ملتی ہین کوئی سرکش فروغ ۔ سرد ہو جاتی نکیون بازار آتش آب سے

پڑتی ہی عکس رخ جانانکی ہی تشبیہ بام
یہ جو اوٹہتی کو ہالی سی آئینہ تو مہتاب ہے

خیر سی لگوائی مہندی وسنی ہاتہو پر آج رات
پنجۂ مژگاں کو ہمنی بہی نگا خوناب ہے

مدتین گذرین کہ رکہتا ہوں فراق یار میں
دنکو پروانہ سی صحبت اتکو سرخاب ہے

ہونٹہہ تیری دیکہکر مجکو ہوا جوش جنون
لڑتی ہین کیونکر طبیب اصلاح عناب ہے

کہاتی ہین ایسی ہی محراب ابرو کی قسم
بہاگتی ہین دور ہم مسجد کی بہی محراب ہے

خاک کوچۂ یار ہی بس ناسخ مری تن پر لباس
کام کیا مجکو حریر و اطلس و کمخاب سی

چشم جانان اور ہی چشم غزالان اور ہے
وضع انسان اور ہی ترکیب حیوان اور ہے

گلستان اوس سی بہتی اس سی ہو جائے کہ جل
ماہ تابان اور ہی خورشید تابان اور ہے

سیر گل مت سمجہہ گلگشت ای نازک مزاج
باغ و بستان اور ہی کنج شہیدان اور ہے

یہ میسر ہی وہ دیکہین ہو میسر یا نہو
کوی جانان اور ہی گلزار رضوان اور ہے

ایک یوسف وہان گرا تہا یہان کتنے گرے
چاہ کنعان اور ہی چاہ زنخدان اور ہے

برق سینہ سی ہی تا ہی اسیر کہہ بان
ابر باران اور ہی چشم گریان اور ہے

[illegible]

خاک جنت میں ملی کا بعد مردن دل مرا — نار غلمان اور ہی انداز انسان اور ہے
اسمین ہی داغ فراق اسمیں ہی صبح وصل آفتاب — یہہ گریبان اور ہی تیرا گریبان اور ہے
دلسی ہی کاوش اسی تلوونسی اپنی سکو خلش — خار مژگان اور ہی خار مغیلان اور ہے
جانورا وسیر ہی عاشق اسیہ عاشق آدمی — سرو بستان اور ہی وہ خرامان اور ہے
ہوتی ہیں حوران اسکی دیکھی اتنی اسکی صنم — جسم عریان اور ہی شمشیر عریان اور ہے
زحمتیں دونون خاکپر غلطان مین لیکن فرق ہی — سنبلستان اور ہی زلف پریشان اور ہے
نازنین ہی وہ اور یہہ ہی سانچی مین ڈھلا — شاخ مرجان اور ہی دست حسینان اور ہے
باعث ایمان ہی وہ غارتگر ایمان ہی یہہ — نظم قرآن اور ہی خسار جانان اور ہے
فرق ہی ثنا وہ کہان قول شاعر سی یہہ — شیر قالین اور ہی شیر نیستان اور ہے

ولہ

غیر نی آکی چھڑایا دست جانان مجہسی — دیو نی چھین لیا تخت سلیمان مجہسی
مجھمین رہا وہ جسمین ہی آتش و سیماب کا — گرم جوشی کرون جلتی ہو گریزان مجہسی
ہونٹ وہ عریان کبھی چوما نہ کیا مجکو لیا — ہون وہ کانٹا کہ نہ اولجھا کبھی دامان مجہسی

[illegible]

بیٹھو دیکھین شب غم اپنی گریبان کے ہو ۔۔۔ پھٹ گیا صبح قیامت کا گریبان مجھے

میری قسمت کی وطن میں بھی سیہ بختی ہی ۔۔۔ تیرگی کا ملتی ہی شام غریبان سے مجھے

گرچہ ہون رونق تہ بربادی مین ۔۔۔ اوڑ کی جائی کا کہان تخت سلیمان مجھے

لاکھ ہو گردش ایام پہ حاضر ہی مدام ۔۔۔ انس کیا ہی نہایت شب ہجران مجھے

خانہ ویران مجھی کہتا تھا مرا کل ای ناسخ

اب تو آباد ہوا خانہ زندان سے مجھے

دلا فصل بہاری میں جنون زا ربع مسکون ہی ۔۔۔ گلستان جہان مین ہر شجر بید مجنون ہے

سمجھتا ہون نہین شاخ گل کو اوسکا قد گلگون ہے ۔۔۔ صبا دیتی ہی جنبش جانتا ہون قصد موزون ہے

گر گیا خاک پر رغبت سے مجھ چشم میگون ہے ۔۔۔ کہ آب رنگ کافی ہی شراب اور زہر افیون ہے

نہین کی ماہ نو نشان نعل توسن کے ۔۔۔ اگر ایسی شہسوار ایسا ہی حسن او روز افزون ہے

جہان دیکھی ہین دنیا مین سحر زرستی ہی ۔۔۔ کہ نقش رخ خزانہ مین ای یار افسون ہے

برابر جانتی ہین خشک و تر کی جزو کل کو ہم ۔۔۔ جو ذرہ ہی وہ ماہون ہی جو قطرہ ہی وہ جیحون ہے

بجز رنگین مزاجی ہم نشان دل ہو نا ہین ممکن ۔۔۔ کہ رنگ زندگی کافی ہی ان مین جب تلک خون ہی

خدا نی زر کیا پیدا اوڑا وینی کو دنیا مین — زمین مین جسکو پنہان تسی تی ہین وہ گنج قارون ہے

نہ ہووی گی تا حشر کبھی علی کی رتبہ کی — زمین پر اسم سی ہی اندر کر دو نشیمن دون ہے

لیا ہی اسقدر لاغر فراق یار نی مجکو — کہ کبھی ہین ہی ہم نام لیلی ہی مجنون ہے

کسی محبوب مکو کیا ہی ہی محبوب سی نسبت — کہ رشک خال مشکین ہی اوسکی الف کا جو نون ہے

اندہیرا ایسا اندہیرا چھا گیا ہے آنکہوں کی — شب تاریک مین مجکو خیال زلف شبگون ہے

نظر آتا ہی مجکو غیرت شمشاد کیون شجرہ — رباعی ہین مگر موزون تی نی اسکا مضمون ہے

سخاوت کو بدل ایسا کسی ایسا کیا ہی — کہ ہر ساغر مین جاری بادہ گلرنگ افیون ہے

سیہ مستون کی ہی فتار میری کلک مین ناسخ

دم فکر سخن مجکو خیال چشم میگون ہے

ری محمل نشین کے آگی لیلی کا جو مفتون ہے — وہ مجنون ہے وہ مجنون ہے وہ مجنون ہے وہ مجنون ہے

علی بند و سی پیرو کی سر مین آج گلگون ہے — نہین معلوم کس بیچارہ پر عزم شب خون ہی

تو وہ لیلی ہی ظالم سر بریدہ تیرا مجنون ہے — تری گی گی ہی شمشاد قامت بید مجنون ہے

تری قد کا نہایت طبع کو مرغوب مضمون ہے — مری دیوان مین ہی جو الف اک سرو موزون ہے

رہوں آغوش میں مانند ساحل کیوں نہ عالم کو — حبابِ موج میں سب دستِ تمنا پار چھوٹا ہے

بظاہر سب وہی ہیں پر کہاں ہے فرق باطن میں — نہ ہر سینہ میں حکمت ہے نہ ہر خم میں فلاطون ہے

بلند ہیں مثل آسمان کے قصر تھا تو کیا — اجل کی تا بھی زیر زمین آخر فریدون ہے

بیکاری ہی حاصل ہے کاروبار سے دنیا میں — معیشت بالوں کی سینہ کی میں یوں صبا ہے

بہار حسن جانان کی کیا ہے رنگ گلشن کا — کہ جاتی ہے کل ہر غنچہ میں آکر قطرہ خون ہے

سفید و سیاہ آفت دوران ہے جو مو سیاہ تو اوالا — بر نکا شاخ شیو اندیوں گیسوی شبگون ہے

کبھی فقط بر جھی بنتی جاتی زمانہ کا — تو وہ لیلی ہے ظالم کہ عالم تیرا مجنون ہے

کبھی سینہ میں ہی کھلتی نہیں چشم ہی ہی — مری ان تو میں چھپا یوں سلک گوہر ہے

ہوئی سیل فنا سے قصر عالی کی نشان لا کہوں — تری عمر کو منعم ایک باقی طاق گردون ہے

قناعت سے ہی حاصل ہے تری لذت مجنوں کو — چمکتی ہے حق ریگ دشت گویا کہ فوارہ خون ہے

تکیہ نگر روئی و تی لال ہو جائیں ہی آنکھیں
شفقت میں ہی نا سخ خیال وہی گلگون ہے

تو سن عمر روان ایسا ہی چالاک ہے — گردسان بربادا کر میری مشت خاک ہے

شعلہ رو سکا پھوٹنا مجھسی بعد از مرگ بھی
ابر ساں دود میرا قطرہ افشاں خاک ہی

آئینہ کو دوستا ہی میں جہاں کی خوب و زشت
دل ہمارا صاف بس عالم سی جیسا پاک ہی

یاد ساقی میں مجھی ہی یہ اثر زنجیر اشک
سایہ بان میرا کہاں تک کا داربست تاک ہی

یوں نکالی حسرت دل صیدہ عشق نی
جیسکل شاہیں کو میں سمجھا ہی فتراک ہی

آل سی جب تک سینکیں میں کمان کیوں نگر دست
حسن ابرو کی لئی وہ رو ہی آشناک ہی

دست صانع ہی ہی حق میں اوس جنون
تن برنگ غنچہ پیش از پیرہن چاک ہی

شست و شو کو آب شبنم چاہیئی یا آفتاب
کون ہی جو دھو آلودگی سی پاک ہی

جسقدر رشتہ زیادہ اوڑتی ہی سر کشتگی
اتنی صعوبت پر ارسی گردش افلاک ہی

ساکن دل تم ہوا انکھوں کو ترساتا ہی کیوں
جسقدر دل صاف ہی ایسی نگہ بھی پاک ہی

جلد پاتی ہی رہائی قیدی زندان عشق
یار میں پی کر پی لی ہی جو سفاک ہی

داغ دل کی یہ شعلی ہیں کیونکی سامنی
پنجہ خورشید اک مشت خس و خاشاک ہی

حسن یار آلودگی سی پاک ہی تو کیا خطر
ہی گواہ اشک وان اپنی نگہ بھی پاک ہی

وسعت مشرب ہی تم زند و کتہ سی کیا ضرر
دامن یار ہزار آلودہ کیسی پاک ہی

رباعی

یہی کو عجب مکان ملا ہی ای یار
ہر سمت سی خاک آتی ہی بلبل و بہار

رباعی

ہوتا ہی جو خط روانہ سوی جانان

یہ تہو تا تو نہین شعر یہی کی تخلیق

اسلئی ناسخ جو مداح شہ لولاک ہی

گلشن عالم مین کیا وحشت جان کاہ ہی ‏ ‏ جیب گل سی تا گریبان سحر صد چاک ہی
اسفل و اعلی جو ہین ملجا ہین سب کے خاک تیرہ ‏ ‏ آسمان سی مرتبہ عالی تیرہ پر خاک ہی
پست ترکی کو کردون سکو کرتا ہی بلند ‏ ‏ اشک کا آنکھون سی آنا دلیل پر خاک ہی
حسن ہو کیسا ہی رہتا ہی بلا دست عشق ‏ ‏ ہی زلیخا کو جنون دست یوسف چاک ہی
دیتی ہین تشبیہ مذ نو سی بہوش مین ‏ ‏ تیغ ہی نا پاک چشم مست جانان پاک ہی
پاک ہو کیونکر نہ اپنی چشم گریان کی نگاہ ‏ ‏ آب حسن سی کند رجاتا ہی وہ تشی پاک ہی
آج یہ جوہر کہلی ہین معنی والسماوات ‏ ‏ ہر ستارہ میری بحر اشک مین پیراک ہی
سانپ جیسی کیجلی ڈالی وہ یون عریان ہوا ‏ ‏ جو حسین ہی جسم پر اوسکی عیب پوشاک ہی
جلتی ہین سوز دامی میری ہی بار سی ‏ ‏ شعلہ آتش ہو نہین عالم خس و خاشاک ہی
روح ہی ہر جسم مین مشتاق اخبار اجل ‏ ‏ اس لئی یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہی
خصیہ مالی اغنیا کی ہی عبث اہل ح ‏ ‏ نقد سی خالی ہمیشہ کیسہ ادراک ہی

قتل کر بیکو تو آخر تہہ سی یا بیگانی کا
ہی یہ لا امید لی جا یار اکر سفاکی ہی

مثل نکہت جسم اوسکا ہی لطافت سی نہان
غم نہین تکڑی بنک گل اکر پوشاک ہی

ڈرکی مارے صبح کا دیو سفید آتا نہیں
اسقدر صورت شب فرقت کی وحشتناک ہی

مطلع روشن اب ایسا ہی کہ جسکی رشک سی
پنجۂ خورشید سی جیب سحر صد چاک ہی

ولہ

وحشت عشق میں میرے جسم پر پوشاک ہی
داغ سر پا ہیں خار اور بدن پر چاک ہی

خواہش نظارہ کو ضعف بصر کا باک ہی
راہ دن آنکھوں کی آگی وہ ہی آتشناک ہی

خوار ہی نکلا جو کوئی صحبت ہم جنس سی
جب تلک دریا سی قطرہ متصل ہی پاک ہی

فاش افشا میں ہوا جاتا ہی اپنا راز عشق
زخم سی تیری ہنسا دل اگر غمناک ہی

سیکڑوں نخچیر آتی ہیں جلو میں خود بخود
ای شکار افگن تجھی کیا حاجت فتراک ہی

کھینچتا ہو آہ جب شکوی میں اکر میں آہ سرد
ہنسکی کہتا ہی ابر ساقی نمناک ہی

چشم سی سرمہ کی تجلی ہی شیرین ہیں دہن
نیشکر سی بہی وہ شیرین ہی مسواک ہی

بیکسی میں تیرہ بختی کی بہا ہی شب ہمارے
گیا مری صحرا معاذ اللہ وحشتناک ہی

رباعی

بیرہن آئی نوجوانی میں اوڑہی تہمین پہچان
جسم گل مین یہ مرا و تری ہمی تنباک ہی

ہی عیان جلوہ ع اکا ان تابِ ہند مین
سو جہی کیا زاہد تجہی آنکہون کی آگی ناک ہی

گیا چٹک کر جا پڑا ہی ور ما تند سپند
یہ زحل تو نیہ خالِ رومی آتشناک ہی

ہی مروکی یہ آویزو نسی مہجبیں آشکار
کان مین بالا نہین ہی ازبس تاک ہی

اے ایا نور تجلی وادی ایمن ہی تو
بولتا ہی پر جہان تو ہی مین بیباک ہی

ہو رہا ہی اک جہان تیرا شکار اے شہسوار
صید کیا صیاد بہی یہان بستہ فتراک ہی

اور کون اس بحر مین ناسخ ہلالی دست و پا
فکر یہان غوطہ اوس ہی طبع روان پیراک ہی

ہی بجا کر خط غبار روی آتشناک ہے
آگ مین پڑجا ہی جو شی ایکدم مین پاک ہی

دست سی اوسکی بدولت تا بسی فاک ہی
کیسہ زر سی یا وہ کیسہ ولاک ہی

ہجر مین کیا باغ جاؤن دل مرا غمناک ہی
گل نظر مین شعلہ ہی گلبن خس و خاشاک ہی

آج تیرا جسم ہے اور کیسہ ولاک ہی
خاک مین گل جسم کیا ہر استخوان ہی خاک ہی

تو بدلتا ہی لباس اپنا تو دِن مین کتنی بار
گل کی و تریکی جو تیری آخری پیباک ہی

عشق اوسکی جان پہ بچا ہی کچہہ سود نہیں — مثل گل یہان جیب لی دست جنون چاک ہی

آگی افتادگی عالی منزلت ہوتی ہین — دیکہہ پامالی کی نیچی گنبد افلاک ہی

عالم بالا سی ہم پست پاتی ہین ترقی — اپنی آگی آسمان ایک دار بست تاک ہی

تیری آگی رنگ گلشن ہو گیا ایسا سفید — جیب ہر گل مثل جیب صبح صد چاک ہی

موتی کان کی پانی مین ہی سی سفید — انہار ونکی کچہہ اپنی ہین نناک ہی

نرگس و زنبق سی پوچہو رنگ عارض یار کا — ای گل سنبل کہ دیکہی آنکہہ وسکی تاک ہی

تو بنا ہر خاک کی پتلی ہین سب بیکسان — لوٹی ہی اکسیر سنیو اور رکونی خاک ہی

ہی یہی حسرت کہ پہنچون اوسکی کوچہ میں یار — بعد مردن خاک میں بہی مجکو جسد خاک ہی

ہون سوار توسن معنی زمین شعر مین

صید مضمون جو ہی ناسخ بستہ فتراک ہی

جو غزل ہی وہ مضمون دل مایوس ہی — جو ورق ہی میری دیوان کا کف افسوس ہی

روشنی دونون کہو نکی شمع سان مجبور ہی — جو کتوری ہی انکہا کی ہی اک فانوس ہی

گلہائی رنگین تیری داغ عشق سینی پوس ہی — شاخ گلبن مین جو ہی گویا پر طاوس ہی

دستکِ بطرب ہی غم میں تف افسوس ہے | داغِ حسرت ہے بطِ می صورتِ طاؤس ہے
مجکو اپنی گوشۂ دل میں ہی اوس گلشن کی سیر | آسمان پلکون ہی جسمین الِ طاؤس ہے
اسقدر میں بی دستِ حنائی کر کی یاد | خون سی قیمتیں نگین ہی کفِ افسوس ہے
قبر پر تعویذ اوسکی نقشِ پا کا چاہیی | بعد مرنی کی بھی ہمکو حسرتِ پابوس ہے
بسکہ ہی دل میں جگہ تیری ہی خالی اے صنم | سینہ ہی آتش کدہ نالہ مرا ناقوس ہے
کیا کرون شکوہ کہ روزن دیکھکر دیوار کا | جانتا ہوں تو نے لگائی کان یہ جاسوس ہے
جامِ مے تا ہی نہیں لبریز غیر از جامِ عمر | آسمان ہی نظر میں شیشۂ معکوس ہی
قرض لیتی ہی عرش روشن ہی ماہ اجل کی تابش | شمع ہو نہیں سوزِ غمسی آسمان فانوس ہی
اوسکی آ نکاہ کا ہو یہ تنِ خاکی غبار | یا الہی مرغِ جان کس طفل کا ناموس ہی
خاک ہو جاتی ہیں تو خاکیں ملتی کی تمنا | چار رون کوئی گدا ہی کوئی کیکاؤس ہے
عشق کی جیسی کہ ہی کفر و دین میں اتحاد | اپنی سجدہ میں ہمدون کی عوض ناقوس ہے
چھوڑ دی میرا گریبان تار تار ہوا ہو کوئی | دستِ وحشت پہ سینہ کا [illegible]
اے صبا لیجا وہان نالہ مری زنجیر کا | دل مرا [illegible]

وصل کا وعدہ لیتے صبح صاحب تو وہ تھا پر شب فرقت میں شب بھی نہ کیا پوری

وصل کو لکھا ہے ناسخ درد عاشق کی دوا

دل ہمارا قابل تشخیص جالینوس ہے

کسی کی تیر دزدیدہ نگہ سے لگو ہمارا ہے لہو روتی ہیں آنکھیں اور پہلو میں انگارا ہے

بسر کی عمر مثل شمع تا ہم بزم ماتم میں چراغ گور شاید اپنے طالع کا ستارا ہے

زمانہ میں لگا دی آگ کافر پھبکی نے جہاں ہے تمام دہ بارود گویا وہ شرارا ہے

نظر میں جا تمہارے رو کی خال اک یار ابرو بھی تماشا ہے دو ماہی چشم کو یا چاند تارا ہے

ہمیں اے عندلیب باغ عالم موسم گل میں دکھانا ساغر گل بادہ خوار کا اشارا ہے

نظر آتی ہیں جرم آفتاب افلاک سے تا آب شراب وصل کی تن نازک سے عیاں صبا کے آشکارا ہے

نکل آوے گی جو آہ بھی پر گزر ہو کر سینوں کا لحد یارہ کی ہے کان اور میری خاک آیا ہے

گلو کا اور میرا فیصل کل کی عالم ہے چبھے ہیں خار یا وضیق بیابان وہ یارا ہے

تو وہ [illegible] تو آواز شکست غنچہ گل نے پکارا ہے

[illegible] نہاں ہے تنگ گل اور نکہت گل آشکارا ہے

رباعی

رباعی

رباعی

خدا کا آب کو طالب نہیں رہنے سارے خدائی مین | تبو پہر کوئی بندہ کسطرح بندہ تمہارا ہی
نظر آئی لگی ہی چشم عزرائیل جو مجکو | الٰہی کیا ہی صبح شب فرقت کا تارا ہے
یہ مضمون غم و شادی مرگ و زیست یکجائی | جہان وہ بیت ہی جسمین سراسر استعارا ہے
و لا اب نتیجہ مرگ کا یہ نہیں ہی تسبیح اشکونکی | ارادہ کو چ جانکا ہی منظور استخارہ
گیاہ دشت کو رکہتا ہی مجنون سر اشکونکی | سمجہتا ہی کہ یہ جنازہ لیلی کا چارا ہی
مگر تیری وہ ہی جسنی کمر توڑی ہی جنونکی | تری انکہوں کی لی ہی تپ آ ہو جیکارا ہی
اثر رکہتا ہی سیل یہ کیا ہی لوش لف عنبر کا | بجائی خاک کوہی باز مین عنبری سارا ہے
مرا یہ رنگ فرقت نہو دی چشم تر اوسکو | شب مہتاب ہی تی ہی پا کا کنارا ہے

ہماری حلم ہی یہ تخم زیری ہی جا مین مشکل کے
کہ تا سنح ہر زمین شعر مین اپنا اجارا ہے

فرقت ہوئی صبح کو اک شکک ماہ ہی | غربال آفتاب ہوا تیر آہ سے
اب تک جو او سکی بین ہی عین خلان و میان | آگاہ کیا نہین می حال تباہ سی
عاشق کو رنج ہو تو ہو معشوق کو بھی رنج | یوسف گرا کنوئین مین زلیخا گناہ سی

رباعی تاریخ

آئی طواف مین تیری چشم سیہ جو یاد | بسمل ہوئی غزال حرم تیری آہ سی
کیا پیروان شرع کو مرشد کی احتیاج | کچھ کم نہین نشان قدم خضر راہ سی
یہ خود نمائیان ہین کہ معجز نمائیان | روشن ہی چشم نور تری گرد راہ سے
مشرق سی کا ہے نہین نکلا یہ کس سبب | خورشید ذرہ کیا مری روز سیاہ سی
صبح شب فراق کو بھولی افق کی راہ | یہ تیرگی ہی اختر بخت سیاہ سی
فرقت کی می کشی مین جو باقی کرے نہیز | لی لین کی سخت دل کوئی ہم سنگ آہ سے
حجام خط یار رنائی ہی مرکیا | عارض کا سبزہ کم نہین مردم گیاہ سے
پھر کی جو چشم یار ہوئی اوسکی احتیاج | نسبت ہی کوہ سرمہ کو کیا برگ کاہ سی
موذی اگر ہی گوشہ نشین کچھ خطر نہین | ایذا ہی راہرو کو فقط خار راہ سے
کرخلق سی کنارہ کرے کوئی بادشاہ | تاج خروس غضب ہی اوسکی کلاہ سی
ہر روز روز ہجر ہی ہر شب شب فراق | نفرت ہوئی ہی ہاتکی سفید و سیاہ سے
آتا ہی یاد ہجر مین وہ رہ کی وہی یار | دن رات مجکو رنج ہی خورشید و ماہ سے
یا رب حضور شاہ زمن حشر تک رہین | بندی ہزارون حشمت و اقبال و جاہ سے

مہر انکھیں سے بیسلتا ہے جو اوس شکستہ ماہ سے | تار شعاع لمعہ نہیں تار نگاہ سے
ای وہ سیہ رقیب تعشق در میری آہ سے | بجلی کو لاگ ہوتی ہے ابر سیاہ سے
ہم آدمی ہیں وصل میسر نہیں کبھی | ہوتا ہے غم نظارۂ مردم گیاہ سے
اعضا تمام گھل گئے ہیں غم سے اسقدر | مثل حباب بنتے ہیں ہوا کلاہ سے
دو دن جو باغ میں وہ نہیں آتے کیا | شمشاد باغ میں ہیں برگ گیاہ سے
املی ہیں وہ کہ جیسے لی دل ہی ملتجی | سیراب کیا ہوا ہے جلاب جاہ سے
غزلت گزین تا رہی جیسی بانہ صاف | اوٹھتی ہی ہر دون کی سبب گرد راہ سے
روتا ہی ہی غم میں جو آہ زار زار | چشم سیاہ کم نہیں ابر سیاہ سے
سبزہ ہی عارض کا گلون تو عیب کیا | کالے ہی پانی جاتی ہیں اکثر گیاہ سے
میری طرح جو بہتی ہی تحریر یا نہیں | گیا عشق چاند کو بھی ہی تیری نگاہ سے
انکھیں جسینوں کی لگی ہیں خط یار سے | ہوتا ہے ہوونکو تعلق گیاہ سے
مجھ ناتوان سے حسن وہ بالا ہے یار کا | دو دا فروغ آگ کا ہوتا ہے کاہ سے
ہر ایک اپنی آنکھوں میں وہ ہی مجکو کتنا جگہ | سرمہ کیا ہی یار نی ہر قد نگاہ سے

ہے آہ کا قطرہ نمی کی جو تیری آنکھ میں ناتوان سے ترن تار نگاہ ہے
آتش نہیں حساب عشق میں پر تو ترے حسن کا تار نگاہ ہے جو وہ خط نور ماہ ہے
روشن ہے وصل میں عارض تابان یار کیا کم شب فراق سے زلف سیاہ ہے

گرد ہی سے آپ خجالت سے ابدا
ناسخ کو انفعال ہے اپنے گناہ سے

مجکو وقت گلہ سیری رسائی ہوتی
کاش عیسی کی عوض مجھ تک اجل آئی ہوتی

گر نہ ہو شمع تو عدم میں روائی بہی
تو نہوتا تو صنم کب یہ جدائی ہوتی

غیر سے کرتی ہو ابرو کی اشارے دم دم
کبھی تلوار تو مجھپر بہی لگائی ہوتی

اسکی ہر دم کی نصیحت سے میں تنگ آیا ہوں
کاش ناصح سے بہی آنکھہ کسی سے آئی ہوتی

ہوش ہو غم دوست کہ سب اپنے ہی دلمیں بہرتا
غم عالم کی اگر اسمیں سمائی ہوتی

خط کے آغاز میں تو مجھسے ہو اصاف تو کیا
لطف تب تہا کہ صفائی میں صفائی ہوتی

ابر رحمت سے تو محروم رہی کشت مری
کوئی بجلی ہی فلک تو نے گرائی ہوتی

ہو جو گر کیوان اشک کی طوفان سی محفوظ
سرنوشت اپنی ہے ناسخ کی تباہی ہوتی

قطعهٔ تاریخ ۱۲۴۳

قطعهٔ تاریخ ۱۲۴۵

زندگی بہر ہم نہ ٹوٹی کلر خانسی او ٹہہ سکی
کیا عجب لاشہ بھی اپنا از رہ ہیہات نسی او ٹہہ سکی

لا دو ان اسکی پشت پر اپنا اگر بار گنہ
ہی یقین ہرگز نہ کا و آسمانسی او ٹہہ سکی

آنی جانی والی لاکہوں ٹہوکرین پا گئی
پر نہ ہم مانند سنگ اس آستانسی او ٹہہ سکی

رعب صیاد ایسا تیری نخچیر نگاہی
ہو اگر بستم نہ چلہ بھی کمانسی او ٹہہ سکی

تو ہی جا بانسی وہ ٹہاون کس طرح اغیار کو
جب دل آیا ہو اچہنہ تو آنسی وہ ٹہہ سکی

مصر کو جذب لیخا کہینچ لایا ہی او
اور جانب کو قدم کیا کارو انسی او ٹہہ سکی

کر لکہوں ناسخ نہ حال اپنی غم جانسوز کا
شمع سان شعلہ نہ خامہ کی زبانسی او ٹہہ سکی

خونچکان دل کی حکایت ہی بیان کیا کیجی
تیغ سان جو ان تی آلودہ زبان کیا کیجی

منہ نہی داشکسین سرخ اور ہی نام منیر
حالت دل ہی اِن اسکو بیان کیا کیجی

ہو سکی یاد الہی نہ اگر ای زاہد
شغل پیر اور بجز یاد بتان کیا کیجی

وصل محبوب میسر نہ جوانی مین ہوا
ہوئی پیری مین اگر بخت جوان کیا کیجی

ناصحا چاک کی کرنی مین ہین کیہہ معذور
وہی ہاتہ اور گریبان ہی آن کیا کیجی

قطعهٔ تاریخ ۱۲۴۴

قطعهٔ تاریخ

قطعهٔ تاریخ

[illegible]

خونِ بسمل لی ہی اس باغ میں یقین پہ ہی بہر
تو جہ یار میں اثر تلو نمو روان لیا بہی

سلک کے ہر سخن اپنا ہی لیکن ناسخ
دہن یار کی مانند نہاں کیا بہی

پاس یار جانی ہی بادہ ارغوانی ہی
شغل شعر خوانی ہی عالم جوانی ہی

رنگ زرد سی ہمدم ہو تی عشق سی مجرم
رو تی ہیں لہو ہر دم چہرہ ارغوانی ہے

ابری گلستان ہی مطرب غزلخوان ہے
مست بادہ جانان ہی لطف زندگانی ہے

خیال کس کی پیو کی وقت فکر یاد آئی
آج کچھ بہت اپنی طبع میں روانی ہی

منہ سی کس لگی مینا آب خضر ہو پینا
پیکی ایکدم جینا عمر جاودانی ہی

آئینہ یہہ و ران ہی سمین عکس جانانہ ہی
آپ اپنا حیران ہی آپ اپنا ثانی ہی

منہ نہ ٹوٹ پڑتا اگر تو وہ آتی سر کی
منہہ نہیں ہی مچہیر قہر آسمانی ہی

سن لی نالی و تی ہیں اسی عندلیبین
او ر یہ نوحی ہو تی ہیں اپنی وہ کہانی ہی

شور ہو گیا ہی کہہ نالہ شورش محشر
عین محبت بی لب اپنی زندگانی ہی

لینیچی ہی شیشہ اپنی دستی لگ کہہ جا
سو قلم ہی لفا وسکی تہہ و سکا مانی

[illegible]

قطعہ تاریخ
١٢٤٨

قطعہ تاریخ
١٢٤٨

قطعہ
مرزا علی خان بہادر

قطعہ تاریخ مرزا علی خان بہادر
١٢٤٩

تاریخ
١٢٤٣

خواب میں وہ آنے کا کہیوں شب آکے وعدہ ہی
یعنی کہ جب آنکھ میں مجکو نیند آنی ہی

تجلی ادہی میں کردی ہے مجنوں کو
تیری رنگ میں لیلیٰ بانک بن آنی ہی

آفتاب کا کہتا ہی شراب کو زیبا
بس لئی کہ شیشہ کا رنگ آسمانی ہی

عمرِ خضر تک ناسخ ہی ثبات سخن کو بھی
کہ ہر سخن میں یہاں آب زندگانی ہی

گیا ہے سیاہ اور سرخ لالہ وار آنکھوں سے
چشم بد دور آج ہی بہار آنکھوں سے

کیوں سفید ہی وہ سیاہ اشک آنکھوں سے
عکس افگن ہے زلف وہی ان آنکھوں سے

گئی وعدہ شب کی آنی کا نہیں آیا جو
بیقراری دل میں ہی انتظار آنکھوں سے

جامِ مئی ان لبی ساقی نظر آیا مجھی
جوش کیا گریہ کی اختیار آنکھوں سے

کر دیا بسمل اوسی جس نی اقاتل وہ
یہ نگہ ہی کہ تیغ آبدار آنکھوں سے

دل میں اوس آتش کی گالہ لی بہ کہہ کیا
آج ہی پارۂ دل شعلہ بار آنکھوں سے

آج جو وہ پھول سا چہرہ نظر آیا ہمیں
نوک مژگاں کی ہی نشتر آنکھوں سے

قطرہ رشکِ چاہ کنعان ہی خیال یار میں
طفل اشک بیٹھ گئی آنکھوں سے

لی سب پریں عاقل تم نظر آتا نہیں — تو سمجھ رو انکا پتہ پا انکھوں سے تی
آگی ہیں کھینچ کی دل تک دل اُنکی آشنا ہو کی سنا — فرقت سنا سہیں ناله انکھوں سے
لوٹی جاتا ہی بانکا تصور باندھ کر روتا ہوں میں — سہمی کا شر دل ہیں اپنی آفتاب انکھوں سے
ہوگئی طاقت سیاہ تیری نظر و پھیر — ابتو انکا نام بھی نچا انکھوں سے
ظاہر انکار ہی باطن میں ہوں لبریز شوق — دل ہی مجھ سی کلام انکھوں سے
لہو کی تونکلی باہر بہی نکلی ای پری — دیری اپنی نکل سب وا انکھوں سے
مثل بادام بیٹھی ہی اپنی نظر میں وہ — کس قدر ظالم ہی وہ اٹھا انکھوں سے

تکری تکری ہوا کر عاشق نہیں آتا تو وار
لخت دل آج ہی وہ ناسخ بقطرے انکھوں سے

آئینہ دیکھی تماشا ہو جسی دیدار کی — پتلیوں کی جگہ انکھوں میں تصویر یار کی
صفحۂ ہستی میں صورت ہی نہیں اغیار کی — ہر مرقع میں ہیں تصویریں بس اپنی یار کی
اسقدر نکلی گہر ہی دست نرجسار کی — تھی میں بھی سب شہری جدا لی
جابجا تعریف کی ہی خط دلدار کی — جیسا جسی جدول سی ہو انکو نگار کی

ہین جو سالک جانتی ہین اپنی تن کو ہیچ و پست
آبلو نکو فائدہ کرتی ہی کاوش خار کی

ڑتی ہو تعمیر اور ونکی لئی قصر رواق
غافلو تمکو ملی قسمت مگر معمار کی

ہجر مین منہہ سی لگاتی ہی صدا صد مجھے
ہین لب فنجان ہی یا بارہ ہی تلوار کے

طور پر موسی نی جسکا نام کہا صاعقہ
ایک چنگاری ہی یہ آتش رخسار کے

پہلجھڑی کی طرح خط اپنا شرر افشان ہوا
آگیہی لکہی حقیقت آہ آتشبار کی

بو نہی لف یار لائی ہی جو گلشن مین نسیم
ہو گئی یا نیز غنچون مین دہان مار کی

چہرہ اوس گل کا چمک جاتا ہی جسدم باغ مین
بند ہو جاتی ہین آنکھین نرگس بیمار کی

لی تصور مین صبا بوسہ تو مرجھائے گل
برگ گل کو تاب ہی بلبل تری منقار کی

دیکھنی آیا مرا جوش جنون خود فروش
آتش سودا کی مے ہی بہای بازار کی

باغ مین لی یار فوارے نہی آتش فشان
ہی ہزارون مین وہی منقار موسیقار کی

آبلو نکو دیکھکر عبرت کرو اے ظالمو
اشک خون مین روتی ہین آنکھین غریب آزار کی

ہیکر نازک کو کافی ہی نظارہ نگاہ
اوس بت کافر کو کیا حاجت نہین تلوار کی

شوق مے نی کردیا اسدرجہ مجکو بیحواس
محتسب سی راہ پوچھی خانۂ خمار کی

[illegible]

تیری آگی خشک ہو جاتی ہین تیرا میری بو | دیکھنا ہو ناوک فگن چشمی لب سوفار کی
لی سبب تو ڈرا انہین تم جب سے نے ساقیا | روح شاید تشنہ تھی تیغ کسی خونخوار کی
تیری لکھی ہی دل مین اوس لب کلگون کی یاد | جب نظر آجاتی ہی تحریر لب رخسار کے
چھید ڈالا کھون ناوک غمزے نے دل مین نہین | مین نہ یہ تصویر ہی کس دل کے دیدار کی
اپنی جنون مین صحرا نوردی لی گیا زور نقاب | پاؤن مین سید ہوا مین تحفہ چھالی پر ستار کے
چاندنی شب ہمارا فرقتین کہان مانند صبح | فکر کیا ہی ہمدمون میری تن افگار کی

عندلیب روح ناسخ اوڑ کی پہنچی خلد مین
ہو گیا پرواز الفت جعفر طیار سے

ہی محبت سب کو اوسکی ابروی خمدار کے | ہند مین کیا آبرو باقی رہی تلوار کی
منتہی کرتی ہی الفت ابروی خمدار کے | آدمی کیا جبکہ جھک جاتی ہی کمر دیوار کی
وصل کی شب چاندنی پوری ہی جاتی تم یاد | منتین کرتا ہون سر خار سہ دیوار کی
استرا پھرتی ہی وہ یار پر ہی خط | چال الٹی کم بخت نی سیکھی ہی کیا پرکار کی
جو کہی ہین ان بحث اون کا حافظ جان ہی خدا | دی مسیحا کو جو ایذا کیا ہی طاقت دار کی

[illegible]

بند ہوجائی در توبہ تو نا امید ہم نہیں ہین
ہو قیامت بند اگر دروازہ ہو ان آنکھون کا

آ رسبو ہا تھ وضو پر ایک مستانہ نگاہ
مسجد جامع بہی ہو ساتہ دکان خمار کی

نقد جان تو ہین اوس بے وفا کو سب نثار
راہ بہی تکتی نہین ہر چند ابہی بازار کی

نشہ می کا گمان کرنے لگا وہ بدگمان
دیکہکر سرخی ہماری چشم خونبار کی

گہر بہی میرا منتظر ہی یار کا میری طرح
روزن دیوار مین ہی صورت دیدۂ بیدار کی

سوزن اگر جسطرح ہوتی نہین رشتہ کی تنگ
پاسبان زنجیر پا ہی جسم زار کی

آ ہتی ہو تم خواب مین آ تی جو تو سو تا کبہی
خوب کی برباد محنت دیدۂ بیدار کی

پانی بہر آتا ہی قاتل یہان زخم مین
میان لیتا جب منہہ پر زبان تلوار کی

باغ عالم مین کہان ہی کوئی مجسا رحم دل
روز کرتا ہون عیادت نرگس بیمار کی

بزم می ہی عالم آب بقا ای اعتبار
منہدم ہوگی عمارت گنبد دستار کی

داغ سر مین جوش سودا مین نکل بہی
مثل کلین پاؤن مین کہی شکایت خار کی

وہ خدا کا دوست ہی اور دوست اوسکا خدا
کیون نہو تاریخ صحبت حیدر کرار کی

ہوئی محفل کی محفل قتل تیغ ناز قاتل سے
مثال شمع گردن کٹ گئی حلقوم بسمل کی

محبت بیت بھر مجکو نہیں اک دم شمائل سے
مری لاشہ کو دینا غسل آب چاہ بابل کا

زیادہ بار الفت اوٹھے کا کب ناتوان دل سے
محبت مجکو کافی ہی تری رخسار کی تل کا

مگر لیلی کو مجنون کر دیا تری محبت نے
کہ آواز جرس ملتی ہی آواز سلاسل سے

نہیں موقوف کچھ جرات پہ تو منصور و قاتل سے
تمام اعضای تن کو کیا ہی نسبت تیغ قاتل کی

پئی تسکین دل تصویر شیرین جسکی کھینچی دی
بنائی کوہ کن کی لوح تربت بس وہی سل کی

کسی دن پاؤن اپنی ہو لئی تھی اوسنی دریا
حباب آکی اتک سر ٹیک جاتی ہین ساحل کی

تری آواز کیا انسان ہی کچھ قتل کرتی ہی
کہ شہنا بھی نہیں ہی کم گلوی مرغ بسمل سے

یہ بحر حسن مجھ پہ ثابت قدم سے گذر آن ہی
نکل سکتا ہی کب آب روان آغوش ساحل کی

جہان مین خشک و تر جو ہی مشتاق رہتا ہے
نمایان صورت آغوش ہی دابِ ساحل سے

سمجھ کر سہل توڑا تو نی میری شیشہ دل کو
غضب ہی محتسب ہو کا سنگ شیشہ دل سے

چراغ آفتاب ایسا نظر آیا تجھی روشن
ملا ہی کیا اسی داغ تری رخسار کی تل کا

[illegible]
عیسیٰ کو محبت ہوتی ہی سلطان دل کی

مرزا کاظم علی خان [illegible]

جو آنکھیں سوئیں تو دل خراب ہیں مجنوں کو دیکھو — نہیں ہشیار بہر جستی تھی عاقل سی

نچھوڑو ساتھ سیاہ و سفید سیاہ کو — صدر کافور کو پہنچی کر دی بی چھوٹی فلفل سی

گلابی کا مرکا ہی ہم ہر منصر کو — لہو میرا نہیں چھوٹتا شمشیر قاتل سی

کمال عشق میں آنکھوں کی آگی ارسی دم — نہاں میں ہوتا نہیں خورشید مہ کامل سی

وہیں اطفال مارے پتھروں کی ٹکڑی ٹوٹی — لہو لی کر بھی ہتی ہیں دیوانہ کی گل سی

سرہانی کی گھڑ سی آتی ہی بانگ جرس ہر دم — مسہری کم نہیں ہی اہل غفلت کی محمل سی

روش قل کی سایہ کی ہی جام سی گردش — بھی قیمت کیا ہوئی سخاوہ دل کی محفل سی

کہاں یہ بولتا او تراب دل کی ساتھ وہ فن میں — نہیں آواز نہ کا سو ان کو کام محفل سی

میری گھر آمد آمد آج ہی کس ماہ تاباں کی — کہ شکل کم شتاب و جلی ہی شمع محفل سی

جو ہی ممدوح اوسکا بس وہی ممدوح ہی سکا
نہیں ناسخ ذرا رتبہ میں کم سحبان وائل سی

ہوا میں لعنت ہی ہر خاک کر کل آج بسمل سی — گلستان قتل کا میدان ہی تیغ نازک کی

صدا ہر دم یہ آتی ہی درائی نالہ دل سی — نکل جائی کی اکدن یہی جان تن کی محمل سی

[illegible]

پی تحصیل زر زاہد خدا کا ذکر کرتا ہے [illegible]

مری آغوش سے وہ جو خوبی کی [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

نصیحت سے منجم [illegible] [illegible]

یہ ہیں اشعار شور انگیز [illegible] [illegible]

در خمار اگر ہے [illegible] [illegible]

فلک پیمانہ کو مجنون نے جب دیکھا تو کہا [illegible]

وله

[illegible] گل کا پیالہ ہی [illegible] [illegible]

عجب انداز سے ساقی [illegible] پیالی ہے [illegible]

نسبت [illegible] عاشقی [illegible] [illegible]

دل خون ہے شیشہ چشم [illegible] [illegible]

آنکھوں کو [illegible] [illegible]

[illegible]

تری فیض قدم سی ہی خیابان گلزار قالی ہی
بندھی کب سی جگہ بند ار تصویر نہالی ہی

شب تاریک ہجر اکدن ہمیشہ آنیوالی ہے
دل ناداں فراق یار کی کیا راتکا غم ہی

کہاں ساقی کی کوئی بات کیفیت سی خالی ہی
کہ تلخی مین شراب وصل کی لذت شکر کی گالی ہی

برنگ تیر دل مین لگتی ہی جو تیری گالی ہی
لب شکر فارسی قاتل تری منہ کی نکالی ہی

قدم کیا رکھہ سکون محفل مین ایسا عیب جو ہی اوسکا
کہ میری جان کو تیر زبان ہر قالی ہی

نہین عجب رات مین ہی جان مردونکی طرح ٹھہر
جو ہی جا لیلکی کرتی ای صنم وضعہ کی چالی

زمین پر لوٹتا ہو شمین او سکی آلم الشیر
شب فرقت مین بہتر مجھسی نقش نہالی ہی

نہوگا می کشی مین یہان عروج نشہ لی ساقی
نہین کروں [illegible] خالی ہی

نہ پائی ریش قاضی نے لیا عمامہ مفتی
مزاج ان میفروشونکا [illegible]

کمال انسان نے پیدا کیا جو کا وزر پیدا
تفاخر کیا ہے مین ایک کاونس پیر او نہالی

گران گوش ای پری تو ہی اسکا تعجب کیا
کہ تیری گوش نازک کو گران سونی کی بالی ہے

چراغ روی جانان آج روشن ہی حقیقت مین
تو بس قندیل کی جالی مری وصہ جالی

بلا کروان شمع عارض جانان ہین سیار
فلک سم جہان مین مشعل نوخیالی ہی

پیمبر اوس کی لیجی کیا جو ہم النظر و نیستی ہی ہم | جو موتی کا گل ہی جان تیسی تصویر خیالی ہی
جو کیفیت بہری ہی تی انکہون مین کہان اونرگس | لہ نرگس کی کٹوری سا قیا اک جام خالی ہی
دلہاتی ہین وہ جام چشم کیفیت نما نہ لی | اوسی کی می کشی سی آسمان مینا یی خالی ہی
چمن دولت سرا کا صحن ہی کا نگین خرامی ہی | تری جاروب کش کی تو کرمی لو نکی ڈالی ہی
جو اوسکا نام لیتا وہ بن جاتا ہی دیوانہ | کہین اب وس نکی نام کو عاقل جلالی ہی
قفس مین کیون نہ تڑپی ہی ہم آج ای بلبل | چمن مین کیا کیسی نی کی ڈالی تو ڑ ڈالی ہی
رہا دنیا میں تو نکا مزرع امید لا حاصل | دلا جز آبرو ریزی جہان مین خشکسالی ہی
نہ لیوا ات ورہ کی ہیچون سے آہین سحر قیمتین | ہوا ہی بادہ خواری ہی ای سنگالی ہی
ہزارون قامت بالا کی مضمون کیون نہ موزون ہون | رسا تا عالم بالا ہمارا طبع عالی ہی
زر گل ہی کدہ زا ہی شعلہ خو تیری تو | لہ جو گل ہی چمن مین ایک سونی کی کٹہالی ہی

چمن مین جوش رنگ گل یہان ہی جوش خون تا سحر
جلال اپنا زیادہ کیون نہو ماہ جلالی ہی

نسیم ... شوق رفتار مین گرمی | ہی حشر کی میدان سی بازار مین گرمی

ہی داغ جنون سی بدن زار مین گرمی
یہان آتش گل سی ہی لی خار مین گرمی

گیا بند ہوا مدفن تاریک مین جو کی
تجھ بھی نہین گرما کی شب تار مین گرمی

ہین داغ مری کی جنون مشتعل ایسی
خورشید میں ہے ماند ہی ستارہ مین گرمی

ہین قطرۂ شبنم لب گلبرگ تبخال
اس حسن کی آتش سی ہی گلزار مین گرمی

ہر عضو دکھتا ہی پڑا آتش غم سی
ہی تپ سی ہی یا اپنی تن زار مین گرمی

ہر دم یہی کہتا ہی کہ جلتی ہین بلائین ہی
ہی تلک خنا سی کف پا مین گرمی

ہی آگ مین اسپند اگر ہو نہین بیتاب دل
ایسی ہی مری دید بیدار مین گرمی

گل جلنی لگی بید چمن کو جو وہ آیا
آفت ہی غضب ہی نگہ یار مین گرمی

زرد آنکھین ہوئین صاف خلل ہی پہ دکھاتا
پیدا یہ ہوئی نرگس بیمار مین گرمی

پتھر مین شرر مین ہی دل مین ہی عشق
داغ عشق سی کہان [illegible] کہسار مین گرمی

سب زخم مری جلتی ہین شعلہ کی طرح ہی
بجلی کی طرح ہی تی تلوار مین گرمی

ای شعلہ صفت [illegible] زن محشر کی [illegible]
سہتی ہی تی [illegible] دیوار مین گرمی

کیون سوز تپش غم ہی دل صد چاک مین ای
کم ہوتی ہی [illegible] مین گرمی

بل کہائی ہی ہر زلف مین عالم ہی دیکا | شعلہ کی طرح پیچ ہی تار نفس مین گرمی
بجلی کی طرح کیون نہ تڑپ جائی دل زار | کیسی ہی تری تیغ نی ہوا مین گرمی
جاتی ہی سپہر آہ شرر بار فلک تک | ہی ہی دم سی کرہ نار مین گرمی
... کی جلجائی زبان شمع کی مانند | ہی ... قدم تک مری اشعار مین گرمی
ہر بات مین منہ سی نکلتا ہی دم سرد | یاد آتی ہی جس دم تری گفتار مین گرمی
ساقی کی جدائی مین ہوئی آتش می سیال | دوزخ کی طرح خانہ خمار مین گرمی

کس طرح جہان سوز نہ ہو موزون ہوئی اوصاف
ناسخ ہو کیونکر مری اشعار مین گرمی

سودا ہی مجکو عشق خط سبز رنگ سی | ممکن نہین کہ عقل ہو زائل ہو سنگ سی
خوشبو ہی بھی نہین غنچہ رنگ سی | شرمندہ ہی گلاب کا شیشہ تفنگ سی
ہشیار ہونکی مصلحت ... | نسبت نہین ... کی جنگ سی
لکھا لکھا کی حال دلکی محل گری | قاصد نہین ... کوئی بہتر پتنگ سی
تو ڑ ... نہین ... | بیٹھا کیا نہ کوئی ہی تیمور لنگ سی

ایضاً

زہی عالی بنائی خسروانہ
عبادت خانہ ...

تاریخ چاہ

تاریخ حمام

ہمخواب تجھ سے ہوا نہ کبھی جیسے ایک شب | یارون کی آج جلوہ نما ... تک
ہر امر مین خیال ہی مجکو مآل کا | ایذا ہی صلح یار سی تا جنگ تک
تو تیر رقیب تیر حسد کا نشانہ ہو | آج میری کان مین آیا نہ ... تک
گل کردیا چراغ ہماری حیات کا | بجھی ... تو نہ کی خدنگ تک
ہوتی ہین اور عشق مین سوائیان مجھے | ثابت ہوا ہی مجکو اجل کی ... تک
گذری جو باغ مین وہ سوار سمند ناز | کلکا ... بہی آگی ... تک
ہوجاے عشق یار مصور ورق سفید | تصویر کہینچی مری ... تک
تصویر مین ہی کشتہ تیغ کی آن | آہی ... نکال ... تک
بہیجون مین ناتوان ہوا گر کوئی نارنگ | سو ... مجکو ... رنگ تک
باد بہار سی ہی گلکو نکی حال ہی | ٹہوکر لگی ... سنگ تک

پیک اجل سی ہاتھ کی سختیا محال ہی
ناسخ حصول کیجیے ہمین ... تک

تمام

تاریخ

نهر ... خبان وا نهایہ لبن | اس حوض نفیس کی ہین طالب عجب
آب عبادات یہین داخل ہی حوض | توصیف اسکی ہی مشہور و اجب
یہہ چشمہ فیض اوسی ہی جاری ہی شاہ | ہی چشمہ فیض کی ... اب
لو ... اور اوسمین اتنا ہی فرق | حاضر ہی یہہ حوض او ... بہ
... مصرع تاریخ مین اغراق نہین | ہی نہر خبان یہہ حوض پاک طیب

١٢٥٣

تاریخ سٹرک

خسرو ... ابو الفتح معین الدین شاہ | رشک شاہان جہان بادشہ ...
... دار جگر بند جناب زہرا | حامی شرع نبی عاشق ...
سالک راہ یقین خسرو دین مبین | پیرو چار دہ معصوم قبول ...
ہست خورشید جہان تا ... | دست دربار جنابش ...
چون ... باخت ... تاریخ ... | ہست این شرع شرک ...

١٢٥٣

ایضاً

بنام شهنشه علی پادشاه | که باشد همه عالم او را مطیع
تماشش چه گنجفه سطر کند صد درست | که از کهکشان هست قدرش رفیع
کند سلطنت تا صد و بست سال | بعون خدای بصیر و سمیع
رسول خدا در دو عالم بود | برای جنابش معین و شفیع
خرد مصرع سال تاریخ گفت | برآمد ره مستقیم و وسیع ١٢٥٣

تاریخ جشن بادشاه عالیجاه محمد علی شاه

حضرت پادشاه شاهنشاه | حامی دین و هست ظل اله
آسمان جهان سلطانی | نیر طارم جهانبانی
دست پر نور او زر افشان است | لب جان بخش گوهر افشان است
نخل قد سهی ثمر بار است | تیغ او بر عدو شرر بار است
لیث شاه چون ابو الفتح است | بر جنود عدو ورا فتح است
لقبش می سزد معین الدین | هست بیشک معین دین مبین
او انوشیروان عادل هست | پادشاه کریم بلند است

[illegible]

جامی او محمد است و علی — که محمد علی است اسم جلی
صد و سی سال حکمران بادا — حکم او در همه جهان بادا
تندرستی بود سراپایش — چست و چالاک باد اعضایش
هر دم آب باد آب بقا — باد اکسیر لقمه‌های غذا
یا الهی بحق آل رسول — کن بالطاف بر دعا مقبول
سال تاریخ جشن سعد جلوس — که جلوس است میمنت مانوس
شنو این مصرع ای خدای کریم — باد فرمان روا بهفت اقلیم
۱۲۵۳

تاریخ تولد

علوت نوشیروان زمان — ز مه تا بماهی مبارک بود
به مرزا محمد تقی خان پسر — بفضل الهی مبارک بود
نشاط و طرب‌های جشن چهٹی — بایوان شاهی مبارک بود
نبیره خداوند اقبال و جاه — بعالم پناهی مبارک بود
خرد سال عمر و مولود گفت — بفضل الهی مبارک بود
۱۲۵۳

[illegible]

تاریخ تولد

چون عظیم الشان جلیل الشان پسر — یافت از الطاف خلاق انام
یک جهان زین جشن عشرت خانه است — خرمی شد عام اندر خاص و عام
درة التاج شهنشاه زمان — زیب اورنگ شه عالیمقام
یا الهی تا صد و سی سال باد — در حضور خسرو ذی الاحترام
صاحب اقبال علم و فضل باد — پادشه راضی بود از وی مدام
حامی او حضرت شبیر خداست — ناصر او حضرت خیر الانام
مصرع تاریخ مولود سعید — آفتاب جاه اوج احتشام ۱۲۵۰

تاریخ عطای خلعت ها

جناب ابو الفتح نوشیروان — خدیو زمان پادشاه جهان
مددگار او سید انبیاست — نگهدار او سرور اوصیاست
کف جود او گوهر افشان سحاب — رخ روشنش غیرت آفتاب
جهان کرد آباد از عدل و داد — بنای جفا و ستم شد به باد

لذا راغبی می کند بی سوال | کند خار را ز آبیاری نهال
بجود از سوابق سبق برده است | دل حاتم طائی افسرده است
حکومت کند تا صد و بست سال | زیاده شود عز و جاه و جلال
تن و جان او باد یا رب صحیح | بود عمر او همچو خضر و مسیح
لذا خلعت فاخره یافته | بدستار پشمینه زر بافته
ز بس عزت خویش انگاشته | علم از تفاخر برافراشته
شده سال انعام خلعت عیان | سلامت انوشیروان زمان

۱۲۵۳

قطعه دعائیه

ظل سبحان عزت نوشیروان | پادشاه پادشاهان جهان
حسن مین یوسف ہی سلطان جمیل | خوان نعمت عام مانند خلیل
ہی سواری کا ہوا اس طرح | باد بر تخت سلیمان جس طرح
مثل رستم ہین پیادی بیحساب | راکب افراس سب افراسیاب
ہی عمارت مین عیان اوج فلک | پاسبانی لئی فوج ملک

ہی سواریمین عجب شانِ شکوہ ۔۔۔ فیل سب محمود ہین مانند کوہ

ابرِ رحمت ہی سواری کا غبار ۔۔۔ ہر طرف بارانِ زر ہی بار بار

فاخرہ خلعت عطا کرتا ہی روز ۔۔۔ توڑ ہی لی منت عطا کرتا ہی روز

فیضِ شہ ہے موسمِ گل کی مثال ۔۔۔ کر دیا ہی باغ عالم کو نہال

غیرتِ برجِ حمل ہی تختِ شاہ ۔۔۔ نیرِ اعظم ہی نجم بختِ شاہ

یہہ ابو الفتح معین الدین لقب ۔۔۔ ہو صد و سی سال اسکا عیش و طرب

ہند کو آباد اسنے کر دیا ۔۔۔ غمزدونکو شاد اسنے کر دیا

روز مظلومونکو یہہ دیتا ہی داد ۔۔۔ ہر کسیکے دل کی بر آتی مراد

اوسکو ہو و یدار اما م عصر کا ۔۔۔ ہو سپہ سالار ۔۔۔ کا

اسکا جو بد خواہ ہی جاہل ہی ۔۔۔ شہ کا تقدیر کہا پامال ہے

اسکا حامی ہی محمد مصطفیٰ ۔۔۔ اسکا ناصر ہی علی مرتضیٰ

یار ہی اسکا حسن باو حسین ۔۔۔ حضرت خیر النسا کی نور عین

چتر اسکا سایۂ فضلِ خدا ۔۔۔ شہپر جبریل ہی جای ہما

تا ابد بہرہ پادشہی تندرست | تا ابد بہرہ ہیچ کلہ ہی تندرست

تاریخ سالگرہ شاہ

صد و سی جشن گرہ سال مبارک باشد | چتر و اورنگ باقبال مبارک باشد
خسرو ہند ابو الفتح معین الدین را | پادشاہی صد و سی سال مبارک باشد
گل امید بدامان مقدس بادا | سبزہ گلشن آمال مبارک باشد
بنشاط و طرب و عیش و مسرت ہر روز | ہست چون غرہ شوال مبارک باشد
صحت و عافیت و قوت جان و بدن | با ہمہ خوبی احوال مبارک باشد
تاج زرین بسر پاک ہمایون بادا | شد بد اندیش تو پامال مبارک باشد

۱۲۵۵

مبارکباد

عید اضحی بہ شہنشاہ مبارک باشد | بلکہ صد عید بہ ہر ماہ مبارک باشد
مدد احمد مختار ہمایون بادا | التفات اسد اللہ مبارک باشد
صد و سی سال باقبال بدولت بادا | حشمت و مرتبہ و جاہ مبارک باشد
قوت روح لطیف و بدن پاک لطیف | بجہان بانی دلخواہ مبارک باشد

فیل و اورنگ مه و اورنگ سواری سعید — ای شه هند بهر راه مبارک بادا

بر مراد تو بود سیر همه سیارات — روز خورشید شود ماه مبارک بادا

تهنیت

به شهنشاه زمان تاج ور کشور هند — رشک دارا و فریدون و جم و اسکندر هند

هفت سیاره بفرمان تو و هفت فلک — هفت اقلیم بحکمت بود و دانی و در هند

حالت هند تبه بود به بحر ظلمت — شد الحمد که شد معدلت داور هند

سر اعدای تو پامال سپاه تو بود — تا ابد باد به پای مبارک سر هند

آنکه انست نشان تو فلک نقاره — کثرت ثابت و سیار همه لشکر هند

سکه بر سیم زر مهر و مه ای شاه بزن — ای فدای قدم تو همه سیم و زر هند

هست عالم بدم رشک مسیحت زنده — روح خاک قدمت لیک بود پیکر هند

زجنود تو سوار اختر ترکستانیست — هست آواز غلامان تو تا اختر هند

صحت و عافیت و سلطنت تو باشد — تا زمانیکه بود زیر فلک کشور هند

هست نعل شه ما افسر شاهان دگر — حالیا کشور دیگر شود همسر هند

تاجِ پرنورِ سرِ پاکِ معین الدین است　　مشعشع و بضیا پادشہ خاورشید

مبارکباد

جشنِ شاہی صد و سی سال مبارکباشد　　تاج کلاہی صد و سی سال مبارکباشد
تخت و دیہیم ابو الفتح معین الدین را　　یا الٰہی صد و سی سال مبارکباشد
چتر تا دورِ فلک باد بلاگردانش　　پادشاہی صد و سی سال مبارکباشد
حکم او شرعِ نبی کرد مروج بجہان　　دین پناہی صد و سی سال مبارکباشد
داوری دادگری تا ابد باد سعید　　باج خواہی صد و سی سال مبارکباشد
صد و سی جشن جلوسِ شہِ ما از ماہی　　تا بماہی صد و سی سال مبارکباشد
زندہ ہست از اثرِ فیضِ نگاہش عالم　　خوش نگاہی صد و سی سال مبارکباشد

قطعۂ دعائیہ

یہہ بادشاہ انوشیروانِ عادل ہی　　یہہ آفتابِ درخشان یہہ ماہِ کامل ہی
اسی لئی تو رسولِ کریم کی ظل ہی　　کہ بس حبیبِ خدا کا یہہ بادشہ ظل ہی
جہاں میں از جہاندار ہی یہہ تخت نشین　　یہہ تاجدار کریم و رحیم و عادل ہی

گل عذار شہنشاہ کی سدا ہو بہار | اب اس چمن مین یہی نغمۂ عنادل ہے
یہی ہے قبلۂ ایمان یہی ہے کعبۂ دین | اسی کی فیض سے آباد کعبۂ دل ہے
یہ بادشہ صد و سی سال زندہ رہے | کہ نظم کشور دنیا و دین مین کامل ہے
ہمیشہ تا چہ زمزم ہے یہ قبلۂ فیض | خدا سے بس یہی کعبہ یہی آج سائل ہے
دعا وہ اوسکی لئی مانگتا ہے کعبے مین | جو سوی نجف پاک دل سی مائل ہے
بسان دنبہ قربان بحق ابراہیم | اسی کی تیغ سی اسکا حسود بسمل ہے

تاریخ ضریح

عرش برین سی ہے کہین اعلا مقام یہ | یہ روضۂ حسین علیہ السلام ہے
یارب یہ ہے ضریح مقدس کہ قصر نور | ہے یہ امام باڑہ کہ بیت الحرام ہے
اوج امام باڑہ ہے تا بلند آسمان | اوسمین ضریح عرش شاہ تمام ہے
غم مین امام باڑہ بیت ہو گیا | یہ جای اشکباری خیر الانام ہے
رونا تمام کعبہ پہ ستونکو چاہیے | رونا یہان خلیل بہتی وہ مقام ہے
زمزم غم حسین مین بہتا ہے چشم تر | پر آب چشم چشمۂ کوثر مدام ہے

بانی ہی اس ضریح مقدس کا وہ جناب | جو تاجدار ہند شہ خاص و عام ہی
نوشیروان عدل ابو الفتح فتحیاب | دریای فیض و ابر کرم لاکلام ہی
دیدار امام عصر کا اسکو نصیب ہو | مومن جو ہی یہہ دادسی صبح و شام ہی
تاریخ اس ضریح کی مطلوب جب ہوئی | بولی ملک ضریح قبول امام ہی
١٢٥٣

مدح

ورای ابو الفتح سلطان غازی | فدای ابو الفتح سلطان غازی
ذکای ابو الفتح سلطان غازی | دکای ابو الفتح سلطان غازی
رضای ابو الفتح سلطان غازی | خدای ابو الفتح سلطان غازی
بود ہیچو ادریس و خضر و مسیحا | بقای ابو الفتح سلطان غازی
ز روز ازل مرغ سدره نشین | ہمای ابو الفتح سلطان غازی
بہ از ماه تابان و مہر درخشان | لقای ابو الفتح سلطان غازی
خدا ساخت اکلیل و چتر و اریکہ | برای ابو الفتح سلطان غازی
قبول سمیع الدعا باد دائم | دعای ابو الفتح سلطان غازی

[illegible]

به از قیصر روم و خاقان چین است — گدای ابو الفتح سلطان غازی

سر گشتان امانِ باد یا رب — بیایِ ابو الفتح سلطان غازی

چو حمد خدا تو امانت زبانم — ثنای ابو الفتح سلطان غازی

شبِ تیرهٔ هند کرده ست روشن — ضیای ابو الفتح سلطان غازی

پسندیدهٔ اهل بیت رسالت — ولای ابو الفتح سلطان غازی

بروز وغا رایتِ فتح آیت — لوای ابو الفتح سلطان غازی

بود جزو اعضای اقدس همیشه — غذای ابو الفتح سلطان غازی

الهی بود در اثر آب حیوان — دوای ابو الفتح سلطان غازی

دمد در تن سامعان جانِ تازه — صدای ابو الفتح سلطان غازی

فلک با کواکب شب و روز جوید — رضای ابو الفتح سلطان غازی

زدامان امید سائل فرو بست — عطای ابو الفتح سلطان غازی

بلطف جناب قوی باد اقوی — قوای ابو الفتح سلطان غازی

کند قطرهٔ قطر هواز وفا تر — سخای ابو الفتح سلطان غازی

[illegible]

نشد پادشاهی باین عدل و بخشش — سوائی ابو الفتح سلطان غازی

بیان خلیل است بر خوان نعمت — صلائی ابو الفتح سلطان غازی

نصیب سر حاسدان باد یا رب — بلائی ابو الفتح سلطان غازی

تاریخ جلوس میمنت مانوس ابو المظفر معز الدین غازی الدین حیدر شاه زمن بادشاه غازی

بحمد الله که با اقبال و دولت — بتخت زر جلوس شاه گردید

زمین چون آسمان یک بزم عیش است — ز ماهی خرمی تا ماه گردید

مبارکباد ای آفاق عالم — طلوع آفتاب جاه گردید

ندا آمد بگوشم زود یا رب — که شاه امروز شاهنشاه گردید

پی سال همایون جلوسش — بگو تاریخ که ظل الله گردید ١٢٣٤

تاریخ جلوس نمودن شاه زمن بر تخت مرصع و وزیر اعظم شدن معتمد الدوله

چون شاه زمن صاحب جود و انصاف — شد بر سر او رنگ مرصع جالس

کرد وزیر اعظمش ضیغم جنگ — که است بمضمار فراست فارس

از شفقت شاه شد قوی هر مظلوم — وز جود وزیر شد غنی هر مفلس

سازد قدم شاه خرقبا یاقوت / وز خاک در وزیر زر گردد مس

تاریخ سعید گرد ناسخ تحریر / شه اسکندر و وزیر ارسطالیس ۱۲۳۴

تاریخ مولد همایون فرزند ارجمند جناب اسدعلیخان

الهی بود مولد پور مسعود / بحق علی شاه مردان همایون

بگو سال تاریخ این جشن ناسخ / به برج اسد شمس تابان همایون ۱۲۴۳

ایضا تاریخ ختنه

نشاط ختنه سید علیخان / به آقای جهان مسعود بادا

ز دست جود سیم و زر فشاند / بفیاض زمان مسعود بادا

فزون هر دم بود حشمت الهی / بگویم هر زمان مسعود بادا

شده از وا شده دلها همه بزم / برنگ بوستان مسعود بادا

ز رعب صیحه کوس شکوهش / عدو بسته نشان مسعود بادا

برای سال تاریخ همایون / بگو تاریخ ختان مسعود بادا ۱۲۳۹

تاریخ مسجد لودی الدار علی مجتهد

دلبر زهرا و دلدار علی — کامل اندر اجتهاد و اتقا
ساخت چون مسجد شده تاریخ آن — مسجد اقصای ثانی شد بنا
۱۲۳۳

تاریخ غسل صحت مصنف

بسمه کن عمر تاریخ جست حالا — نصیب شمنات باد سستی
نوشتم سال تاریخ شفایت — الهی باد دایم تندرستی
۱۲۳۲

تاریخ کدخدای مرزا بیک

کدخدا شد چو برور سعدو — پاک دین دل پاکیزه سرشت
سال تاریخ عروسی تاریخ — کدخدا شد مرزایم نبوشت
۱۲۳۱

وله ایضا

چو گردید مرزای من کدخدا — ببالید جسم دلم گشت شاد
دلا سال تاریخ جشنش بگو — که این کدخدائی همایون شواد
۱۲۳۱

تاریخ تولد فرزند ارجمند مرزای بیک

شد امروز مولود مرزا محمد — بتن طول عمرش عطا یا الهی

تاریخ ختنه پی سال مولود او گفت تاریخ
بثروت بود و ایا تا ابد الهی ۱۲۳۳

امیدم هست کز فضل تو باشد | خدایا ختنهٔ مهدی همایون
رقم کردم تاریخ سال تاریخ | که بادا ختنهٔ مهدی همایون ۱۲۳۴

تاریخ مخلع شدن حسین علی خان بهادر

چون جناب امیر ابن امیر | یافت وقت سعید خلعت سعد
بهر تاریخ بانگ هاتف غیب | دوش تاریخ شنید خلعت سعد ۱۲۳۴

تاریخ کدخدائی فرزند ارجمند حسین علی خان بهادر

میرزا محمد تقی خان سه الهی | مبارک بود و شادی کدخدائی
همیشه بود و الد ماجدش شاد | فزون حشمت و جاه و اقبال او باد
احبابش باشند خرم اسه الهی | دل دشمنان باد پیشم الهی
حبابراز فیضش بود کامیابی | کنند دست کو فیضانش سحابی
بتحریر اخلاق او خامه نوسود | بتقریر جود دستش [illegible]
برون از قیاس است مدح و صلاحش | رود در عبادات شام [illegible]

[illegible]

بین سال تاریخ او ناسخ انشا　　عطا ساز فرزند صالح خدایا

۱۲۳۴

تاریخ تولد فرزند میرزا علی بیگ

کرد خالق عطا بمیرزا آدم　　پور خوشتر بشهر ذیحجه

سال تاریخ این فرح ناسخ　　شد مسرور بشهر ذی حجه

۱۲۴۲

تاریخ تولد فرزند احمد میرزا آسمان قدر

چو میرزا آسمان قدر آسمان قدر　　ز خالق یافت پور ماه طلعت

پی سال ولادت طبع ناسخ　　بگفتا کوکب برج شرافت

۱۲۴۴

تاریخ مجروح شدن دست نقشبند محمد خان بهادر

سر دست خان نیشان چو رسید زخمی از تیغ　　بعیادت وی آمد گل بوستان ایجاد

چه گلی که زر ببخشد به که و مه زمانه　　دُر بی بها چو شبنم بدهد بهر ده و داد

چه گلی بعدل و دادی که بباغ آفرینش　　ستمی بغنچه‌ای نشده دست داد

گل بوستان احمد که [illegible]　　شده برگ گل بنام حکیم زبان و انشا

سر خود بجیب بردم چو بفکر سال [illegible]　　دل من بگفت ناسخ [illegible]

۱۲۳۵

[illegible]

تاریخ غسل صحت مصنف

معاذ الله ز دردِ نزلۂ حار — بروی بستر افتادم یکایک
چنین سالِ شفا گفتم الٰهی — شود صحت همایون و مبارک
۱۲۳۵

وله

چون شفا شافی مطلق بخشید — میشود دور کنون ضعف بدن
سالِ تاریخ شفایش ناسخ — زو رقم رفت تبِ [illegible]
۱۲۳۵

وله منه

لله الحمد که ماندم محفوظ — سر ز تیغ و قدم از شدِ بلا
سال این رد بلا ای ناسخ — گشت مرقوم کنم شکر خدا
۱۲۳۵

تاریخ فتح یافتن نواب آصف الدوله بهادر

[illegible] ای ناسخ که با اقبال و جاه — بر عدو نواب آصف فتح یافت
از پی تاریخ [illegible] فتح مبین — [illegible] نواب آصف [illegible]

تاریخ تولد فرزند جناب [illegible] علی

یافت چون محمد و مناو ارجمند   بر خوش اقبال از فضل اله
گفت تاریخ تولد هاتفی   روز جمعه بیستم شوال ماه
۱۲۳۶

تاریخ مسجد

بهر سال بنای این مسجد   فکر کردند جمله اهل زمین
از سر آسمان ندا آمد   مسجد گاه محمد تقی ست این
۱۲۳۶

تاریخ

همایون خلعت از شاه زمین یافت   جناب با شکوه و حشمت و جود
برای سال تاریخ مبارک   نوشتم باد این تشریف مسعود
۱۲۳۸

تاریخ خسوف شدن ماه

از خسوف این شب چهاردهم   در نظرها می شد شب تیره
سال تاریخ خامه تاریخ   زد رقم وای شد شب تیره
۱۲۳۸

تاریخ

بی بهانه لطیفی بحر فیضی   که آبش شربت قند و نبات است

[illegible]

پی تاریخ خضر فکر تاریخ — بگفتا چشمهٔ آب حیات ست
۱۲۳۰

تاریخ کدخدائی خواجه وزیر صاحب

سد الحمد کدخدا گردید — مونس دل پذیر من امروز
گفت سال عروسیش تاریخ — شده نوشه وزیر من امروز
۱۲۳۲

تاریخ خطاب مهر نواب محسن الدوله بهادر

پیش نواب محسن الدوله — پیر گردون مطیع فرمان باد
بر سر آسمان حشمت و جاه — آفتاب شکوه تابان باد
گلشن خار چشم اعدایش — محفلش غیرت گلستان باد
یا الهی بحق صاحب عصر — دمبدم عمر او دو چندان باد
سال مهر خطاب او تاریخ — زد رقم خاتم سلیمان باد
۱۲۲۹

تاریخ تولد فرزند ارجمند نواب محسن الدوله بهادر

محسن الدوله بهادر ذی کرم — صاحب اقبال [illegible] و حشم
از خدا فرزند گل اندام یافت — کامران در خلق جود و کرم یافت

[illegible]

عمر او یارب صد و سی سال باد چون سکندر صاحب اقبال باد
محفلش از خرمی شد بوستان همچو گل گشتند خندان دوستان
بهر تاریخ چه در تاج بسفت نو گل بستان سلطانیست گفت
۱۲۲۹

تاریخ جلوس نواب سعادت علیخان بهادر

خداوندا یمین الدوله در دهر حکومت را صد و سی سال باشد
خرد سال جلوس سندش گفت بجاه و حشمت و اقبال باشد
۱۲۱۲

تاریخ وفات شاه عالم بادشاه

ختم شد سلطنت حضرت تیمور امروز گرد ملک عدم آباد شه کشورمند
سال تاریخ پی رحلت شاه عالم گفت دل زیر زمین بادشه کشورمند
۱۲۲۱

تاریخ وفات نواب آصف الدوله بهادر

الهی آصف الدوله بهادر بحق نائب تو باد مغفور
نوشتم سال تاریخ وفاتش بود با حیدر کرار محشور
۱۲۱۲

تاریخ وفات نواب سعادت علیخان بهادر

افسوس که نواب یمین الدوله | از ملک فنا رفت بحکم تقدیر

بر سینه و سر دست زنان میرفتند | پیش تابوت او چه برنا و چه پیر

با ناله و گریه زلب هر کس بود | نواب وزیر های نواب وزیر

از معدلتش بهم بسر می کردند | زاغ و ملخ و گرگ بزور روبه و شیر

تاریخ وفات او نوشتم ناسخ | افسوس وزیر بود آصف تدبیر ۱۲۲۹

تاریخ وفات والد مصنف

والد من زین جهان رحلت نمود | یا آله العالمین مغفور باد

گشت ناسخ سال تاریخ وفات | یا رسول هاشمی محشور باد ۱۲۱۴

تاریخ وفات مرزا رفیع تخلص سودا

از وحشت آباد دنیا | رفت بخلد رفیع سودا

گفتم سال وفاتش ناسخ | [illegible] جهان و اویلا ۱۱۹۵

تاریخ وفات خواجه حسن تخلص حسن

خواجه حسن چون یافت وفات | گشت غمش ما را جان بهنود

[illegible]

تاریخ سال وفاتش گفت   خواجه حسن مرده امروز
۱۲۳۹

تاریخ وفات استاد الاساتذه مولوی مخدوم مرحوم

حیف مخدوم از جهان رفت   گفتند بزرگ و خرد صد حیف
تاریخ وفات گفت تاریخ   مخدوم زمانه مرد صد حیف
۱۲۳۹

تاریخ وفات مرشد دوران مجتهد کربلائی شاه شهیدان

حیف بود آنکه خضر راه هدی   راهی کشور بقا گردید
شد سیه خانه عالم و هر سو   حشر در ماتمش بپا گردید
در عزایش وظیفه عالم   نوحه و ناله و بکا گردید
چه غم است این که قبله عالم   بانی مجلس عزا گردید
چون ... [illegible]   طاق از بار غم دوتا گردید
[illegible]   سبحه چون سلک اشکها گردید
... صبرها خراشیده   جامه ضبط ها قبا گردید
... یک عمر اجتهاد ولی   نه یکی حرف او خطا گردید

[illegible]

هست سید علیش اسم شریف | از سمک شهره تا سما گردید
دست ماتم شکست بهر دل | سینه ها تعزیه سرا گردید
ناخدای سفینهٔ ایمان | غرقه لجهٔ فنا گردید
گفت سال وفات و تاریخ | جسم وی خاک کربلا گردید ۱۲۴۳

تاریخ فوت علی مرزا فرزند مرزا الی بیک

روان هست اشک آه از دیده | چو طفل شیرخوار رفتم از دست
برای سال فوتش فکر تاریخ | بگفتا بهر طفلی طفل [illegible] ست ۱۲۴۶

تاریخ وفات امیر الدوله بهادر نایب آصف الدوله بهادر

زین جهان نواب حیدر بیگ خان | عازم ملک عدم گردیده ای
سال تاریخ وفاتش پیر عقل | گفت رحلت کرد امیر الدوله [illegible] ۱۲۰۶

تاریخ فوت پسر مرزا [illegible] فصیح

ز گلشن بجنت رفت کاظم | قرار و صبر ما هم برد [illegible]
چنین سال وفاتش کلک تاریخ | رقم بنمود کاظم مرد [illegible] ۱۲۳۳

[illegible]

تاریخ وفات قلندر بخش جرات تخلص

جب میان جرات کا باغ دہر | گلشن فردوس کو جانا ہوا
مصرع تاریخ ناسخ نے لکھا | ہای ہندستان کا شاعر ہوا
۱۲۲۵

تاریخ وفات میرزا گدا علی مرثیہ گو

رفت چون میرزا گدای علی | زین جہان سوی سید الشہدا
سال تاریخ گفت دل بنوای | مرثیہ گوی سید الشہدا
۱۲۳۳

تاریخ وفات جناب میر محمد تقی تخلص میر

شد ز جہان میر محمد تقی | داغ ز بی مہری اہل جہان
ناسخ تاریخ وفاتش نوشت | واویلا مرد شہ شاعران
۱۲۲۵

تاریخ وفات محمد غنی سوداگر

بسکہ بست دم از کرم [illegible] | نیل گون شد کف دست از صدمہ
[illegible]ت تاریخ وفاتش ناسخ | گمر ما بشکست از صدمہ
۱۲۳۰

تاریخ فوت حیدر علی تف تخلص

[illegible]

چون هاتف غیبش کمال خوش گفت   جا نرا با جل سپرده صفدر

تاریخ وفات گفت تاریخ   هاتف بشباب مرده صفدر

١٢٤٤

تاریخ وفات انور علی بیک استاد محسن الدوله بهادر

انور علی از غیل بفتاد و بمرد   هر کس که شنید گفت بیهم افسوس

تاریخ وفات او نوشتم تاریخ   افسوس ای هفتم محرم افسوس

تاریخ موت صاحب بخش ١٢٣٨

شد مسجد امام باڑه بتخانه خراب   از فقد تو وای ایصاحب بخش

تاریخ وفات آن عزیز دلها   دل گفت که هائی هائی صاحب بخش

١٢٣٨

تاریخ وفات مولوی انوار الحق

زین جهان رفت مولوی انوار [illegible]   [illegible] رضوان

سال تاریخ رحلتش تاریخ   [illegible]

تاریخ وفات مولوی نور الحق

علامهٔ عصر مولوی نور الحق   جا نرا با جل سپرده [illegible]

[illegible]

تاریخ وفات او زه ده و نجوم　　نور الانوار مر دبهیات آید

۱۲۳۸

تاریخ وفات مولوی مخدوم

زین جهان رفت مولوی مخدوم　　عامل و عالم حدیث نبی

بهر سال وفات آن مرحوم　　گفت دل خادم حدیث نبی

۱۲۲۹

تاریخ وفات مفتی غلام حضرت

مرده مفتی غلام حضرت افسوس　　که بود در شهر لکهنو حاکم شرع

سال تاریخ رحلت آن مرحوم　　فرمود خرد که بود او خادم شرع

۱۲۳۴

تاریخ

ربیع ثانی دوازدهم　　خوار قمر شد های افسوس

گفتم سال انحراف شمس　　شهر بدر شد های افسوس

۱۲۳۸

تاریخ وفات میر یعقوب عباس تخلص

افسوس افسوس میر یعقوب افسوس　　از مردن خود مرا رسانید آلام

تاریخ وفات او نوشتم یارب　　عباس بفردوس کند عیش مدام

۱۲۴[illegible]

[illegible]

تاریخ وفات برادر بزرگوار جناب سید علی اوسط

زدنیا سیدِ عالی مناقب بجنت بهر پابوس علی رفت

نوشتم سالِ تاریخ وفاتش صد افسوس از جهان سید علی رفت

تاریخ وفات مجتهد کربلا سید علی

چون ز جهان حضرت سید علی آه سوی جنت ماوا برفت

قافلهٔ طاقت و اشک و فغان از بدن و چشم و دل ما برفت

ناسخ تاریخ وفاتش نوشت رهبر دین آه ز دنیا برفت

تاریخ وفات فرزند قبلتی و کعبتی مرزا کاظم علی خان ۱۲

رفت چون مرزا محمد باقر آه بست و دو ساله بفردوس برین

گفت ناسخ سال تاریخ وفات حشر بادا با امام المتقین

تاریخ وفات مرزا محمد علی بیگ کامل خط نسخ و نستعلیق ۱۲

چو مرزای فرید صناع دوران ز ناسوت شد سوی لاهوت جنت

پی سال تاریخ این ریخ ناسخ بگفتا خود رشک یاقوت جنت ۱۲۴۹

تاریخ وفات مرزا حسین ولد مرزا حسن که نوجوان گشته شد

بست سال از جهان رحلت کرد　سوخت داغ غم جانگاه حسین
سال تاریخ خرد گفت که هاى　هست این ماتم جانگاه حسین
۱۲۳۱

تاریخ وفات والدۀ مقیم بیگ

رفت از دنیا سوی فردوس آن عفت مآب　باد زیر سایۀ آل عبا روز جزا
سال تاریخ وفاتش هاتف غیبی بگو　گفت الهی باد با خیر النسا روز جزا
۱۲۳۴

تاریخ وفات مرزا مغل بیگ

چون میرزا مغل بیگ بوای مرنا کام　دل گفت صبر تا بهم برداشتادم افسوس
مصراع سال فوتش تاریخ رقم نمودم　افسوس وای و یلا مرا دوستادم افسوس
۱۲۳۴

تاریخ مردن شمع رجسون سنگه پروانه پسر راجه بینی بهادر

از مردن پروانه جان سوخته　شمع بزم اهل سخن هاى برد
تاریخ چنین رقم نمودم ناسخ　پروانه برد شمع هم وای برد
۱۲۴۸

تاریخ وفات خواجه باقی

چونکه ثلث از جمادی الاولی اثد شد فنا خواجه باقی دل سوز
گفت سال وفات او تاریخ خواجه باقی نبرد آه جگر دوز
۱۲۳۴

تاریخ وفات مرزا مغل بیگ

رفت از جهان فانی چو مرزا مغل بیگ گفتند خلق عالم یا وای رستم وقت
چون بود رستم وقت از بهر سال تاریخ تاریخ گفتم مود طوای رستم وقت
۱۲۳۶

تاریخ وفات نجابت علی شاه مجذوب

نجابت علی شاه از دنیا رفت دلا صاحب حال مجذوب مرد
شماری اگر زبده هم بیات بگو تو پی سال مجذوب مرد
۱۲۳۴

تاریخ وفات مرزا قتیل

شاعر معجز بیان مرزا قتیل رفت ازین عالم سوی باغ بهشت
کلک تاریخ سال تاریخ وفات سعدی شیراز هم ثانی نوشت
۱۲۳۳

تاریخ وفات شیخ احمد بخش مع ذکر

ماه ذیقعده بست و چارم بخدا جان سپرد احمد بخش

گفت تاریخ وفاتش تاریخ آه ای وای مرد احمد بخش

۱۲۳۵

تاریخ

در بغاکه میرزا احمد امان بصد غم ندیم است بی فاطمه

شده سال این غم چو گفتا غمین حسینم یتیم است بی فاطمه

۱۲۳۵

تاریخ وفات میرزا حسین علی محنت

دلا بلبند من محنت تخلص ز دنیا کرد رحلت وای افسوس

نوشتم سال تاریخ رحلتش گذشت بر باد محنت وای افسوس

۱۲۳۵

تاریخ وفات میر تراب علی

میر تراب علی در مسقط جان بخدا ایش بسپرد ابو ای

تاریخ سال وفاتش گفتم میر تراب علی مرد ابو ای

۱۲۳۵

تاریخ

خبر مرگ سه همدم رسید بر فلک چون برود افغانم

سال این هر سه مصیبت یکجا گفت تاریخ سه غم و یکجانم

۱۲۳۵

تاریخ وفات میر کھسیٹا

جب میر کھسیٹا مر گئی تا ہی — ہر ایک نی اپنی منہہ کو پیٹا
ہاتف نی کہی یہہ اوسکی تاریخ — افسوس کہ موت آئی کھسیٹا
۱۲۴۴

تاریخ

دلا میرزا مغل سبقت صد افسوس — ز دنیا سوی جنت کرد رحلت
نوشتم سال تاریخ رحیلش — کہ مرد افسوس بی افسوس سبقت
۱۲۴۵

تمام شد دیوان اول شیخ ناسخ

بانش تاریخی بعدد زبر و بینات آوردہ میان عشقی شاگرد شیخ صاحب مرحوم
دیوان ناسخ است شیخ عدد حروف زبر و بینات جمع کردہ تاریخ می برآید
قاعدہ اش اینست کہ از اسم ملفوظی ہر حرف فا والنون حرف زبر است ما بقی بینات مثلا
حرف واو اسم ملفوظی آن واو ال است پس واو حرف زبر است و ملی عدد حروف
بینات پس دیگر عدد حروف بہمین قیاس باید فہمید مجموع عدد حروف زبر از دیوان
تاریخ ہفتصد و شدند ہ ی و ا ن ن ا س خ

مجموع عدد حروف بینات از دیوان تاریخ چهار صد و پنجاه ال می او
لف میان ون لف بین می هر کا یک عدد زبر و بینات بهر و جمع
زبر هم مجموعش یکهزار و دو صد و شصت و شش شدند و همین سال تاریخ تصنیف دیوان
اول است نام تاریخی دیوان دوم از مصنف که در پریشانی آمد و رفت اله آباد هم
نام کرده دفتر پریشان نام تاریخی دیوان دوم از میر علی اوسط متخلص رشک دفتر [illegible] ۱۲۵۸

تاریخ وفات صاحب از رشک

[illegible] استاد من و قبله من　　حیف کرد دیده خاک نهان او ویلا
رشک تاریخ پی لوح مزارش گفتم　　مرقد تاریخ اعجاز بیان اولیا
۱۲۵۴

تاریخ دیگر بسن عیسوی

در کانپور بودم این واقعه شنیدم　　زین [illegible] متصل شد از خلد جای تاریخ
سال وفات جستم تاریخ شد مسیحی　　صد حیف تاریخ صد حیف ناسخ
۱۸۳۸

تاریخ در دائره مؤتلفه که به سه بحر هزج و رمل و رجز خوانده می شود

[illegible] بی داغ وحشت تا ابد کردی　　بیا ای ظلم بی پایان حد کردی

نوشتم سال م تاریخ این مصرع — چه بجا بی عشره میشود مه بدر کرد ۱۲۵۴

دیگر دائرہ متقصہ کہ در دو بحر متقارب و متدارک خاص ہی و

اٹھا مرک تاریخ کامل جہاں سے — لیا لطف تحقیق کا گفتگو سے

کہار شک کی مصرع سال رحلت — دلا شعر کو بھی اوٹھی لکھنو کی

۱۲۵۴

تاریخ وفات شیخ ناسخ حکیم قلم شیخ کرامت علی اظہر تخلص

حیف کہ آن ناسخ فرخ کلام — سیر ازین دہر کہن آمدہ

گفت بہم حور و ملک فلک — شاہ ز اقلیم سخن آمدہ

۱۲۵۴

عبارت خاتمہ ریختہ قلم پسندیدۂ درگاہ صمد

مولوی مقبول احمد مصحح مطبع جناب سید

والامناقب میر حسن رضوی صاحب مطبع حسنی

حمد وافر منشی اسرار کہ بیت وجود کائنات او بعلی ارکان باعلی عناصر بنا

بخشید و شکر کامل صانعی را زیبا کہ رقم الوف نعم با نقطۂ انتخاب لقد کرمنا بنی آدم

بصفحۂ موجودات نشین شعر حمد تو بنای اسلام شکر شب مرزبانم

سپاس بی قیاس حضرت بیسطه یل و عسرت طی ادای ثنایش را لا احصی دلیل شعر
گراد سرکام از شکر و حمد شکر و هدیه درود محمود ثنا محفل صدآرایی که
وجود باجودش مطلع دیوان کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین و شهود مسعودش
مقطع قصیدهٔ رسالت و لکن رسول الله و خاتم النبیین صلوا علیه و آله و اصحابه و قوا فیه
اجمعین اما بعد چون از بدو ایجاد قاعدهٔ مستمره چنان جریده عالم ثبت گردیده که در هر
زمانی نسخهٔ علم شیرازه دولت جمعیت گزیده و دفتر مجموعه هنر بانتشار خاطر ابتر و اوراق منشور
منثور و منظوم برشته خصوصا بال تزفه حال تالیف دفترم اعنی بیاری معاضدت امر انهال
طبع اد شعر استاد اسرشار و بدستیاری مساعدت عالی همتان خسابان جائزه و فنونان کو هر ز بیاض یگانگی
هنر مایه گنج فضل و بلاغت یکنج خمول نهان و بسبکاری اهل دل مطالب خفیه نهان خانه ضمیر
بر نوک زبان بیداری بخت خوابیده هنر از بختیار نهست و چراغ شبستان علم افروخته هنر ازان
دوین ایام میمنت التیام از الهامات غیبی و فتوحات لاریبی لوح دل صافی منزل سید صاحب الا
مناقب عالی مناصب محمدشیم اخلاق سراپا اشفاق انسان عین مروت عین انسان فتوت
فرد بروشد مردمی ختم بحق بهٔ که هست او مردم چشم سخاوت به مقبول بارگاه

ذو المنن میر حسن رضوی ولد میر حسین عرف میر کامل رئیس محله [illegible]

در رفع کلیۀ مرام قابوس جاه خیال منقوش گردید که کلیات سه دفتر [illegible] حضرت [illegible]

فصحای دهر در علم و عمل راسخ شیخ امام بخش ناسخ که الفاظ دلپذیرش با حسن ادای [illegible]

و معانی پر تاثیرش تمنای استماع سخنی دیگر بخاطر نمی گذارد [illegible] مضامین نکاتش [illegible]

یگانه و عذوبت الفاظش گوی سبقت ربوده اگر بطبع در آید هر آینه باعث مزید [illegible]

و موجب فیض بخشی ناطقه گردد الحمد لله که بفرمایش سید صاحب ممدوح کلیات [illegible]

بالتمام [illegible] که دیوان اول مسمی بدیوان ناسخ در متن و دیوان دوم مسمی بدفتر پریشان برحاشیه و دیوان

سوم مسمی بدفتر شعر برحاشیه در هر ردیف بضمیمه دفتر پریشان و مثنوی و رباعیات تاریخها

نیز در متن و بعضی از تاریخها و رباعیات برحاشیه بتاریخ بست و یکم ذی حجه سن یکهزار و دویست و

پنجاه و هشت هجری در مطبع محمدی بکتابت عبد الحی اللکهنوی عبد الستار رسید [illegible]

میدان خوشنویسی [illegible] نستعلیق عارف [illegible] نور الله [illegible] سید [illegible] نظام [illegible]

رونق [illegible] مشتاقان معانی رنگین و منظور نظر بلند [illegible] مضامین [illegible]

بطبع آمد از دیوان ناسخ [illegible] کان ناسخ [illegible] معانی [illegible]

[illegible]